AKU-EB

اسلامیات (لازمی)

آغاخان بورڈ

مرتب:

ڈاکٹر زہرا بتول

اسلامیات سلیبس اعلیٰ ثانوی جماعت 2024ء

(NEW SLOs)

فہرست مضامین:

باب(ا):

القرآن کریم Al.Quran

1.1.1۔ لفظ وحی کے لغوی اور اصطلاحی تعریف کر سکیں۔

Q. Explain literal and terminological meaning of word Wahi.

جواب۔ وحی عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی خاموشی یا چپکے سے کسی بات کا دل میں آجانا، یا اشارہ کرنا ہے، شریعت کی اصطلاح میں وحی سے مراد اللہ کے وہ پیغامات ہیں جو انھوں نے اپنے پیغمبروں تک حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے سے بھیجے، بعد ازاں پیغمبروں نے اللہ کے حکم سے اللہ کے بندوں تک ان پیغامات کو پہنچایا۔

.1.1.2۔ قرآن مجید کی رو سے انبیاء علیہ السلام پر نزول وحی کے مختلف طریقے بیان کر سکیں۔

جواب۔ پیغمبروں تک وحی پہنچانے کے تین طریقے ہیں۔
ا۔ کوئی بات نبی کے دل میں ڈال دی جائے۔ ۲۔ پردے یا کسی اوٹ سے نبی تک پیغام پہنچے۔ ۳۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کے پیغام کو نبی اور رسول تک پہنچائیں۔
یہ تین صورتیں قرآن کریم میں اس طرح سے بیان کی گئی ہیں!
وَمَاكَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَايَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْم ٌ (الشوری ۔۵۱)
ترجمہ۔ کسی بشر کا یہ مقام نہیں ہے کے اللہ اُس سے رُوبرُو بات کرے۔ اُس کی بات یا تو وحی (اشارے) کے طور پر ہوتی ہے، یا پردے کے پیچھے سے، یا پھر وہ کوئی پیغام بر (فرشتہ) بھیجتا ہے اور وہ اُس کے حکم سے جو کچھ وہ چاہتا ہے وحی کرتا ہے وہ برتر اور حکیم ہے۔

1.1.3۔ وحی متلو (جلی) اور وحی غیر متلو (خفی) کو مثالوں سے بیان کیجئے۔

جواب۔ وحی کی دو اقسام ہیں۔ ا۔ وحی متلو (جلی)۔ ۲۔ وحی غیر متلو (خفی)۔
ا۔ وحی متلو (جلی): سے مراد قرآن کریم جس کی بہت تلاوت کی جاتی ہے۔ مثال: قرآن کریم کی تلاوت نماز میں بھی کی جاتی ہے۔
۲۔ وحی غیر متلو (خفی): سے مراد جس کی تلاوت نا کی جائے یعنی احادیث نبوی ﷺ۔ مثال: رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سنت پر عمل کیا جاتا ہے اس کی تلاوت نہیں کی جاتی ہے۔

1.1.4۔ وحی بنی نوع انسان کے لئے راہنمائے ہدایت ہے وضاحت کر سکیں۔

جواب۔ اللہ تعالی نے وحی کے ذریعے سے اپنے پیغامات رسولوں تک پہنچائے، یہ پیغامات نبیوں اور رسولوں نے اللہ کے حکم سے اللہ کے بندوں تک پہنچائے، ان پیغامات میں اللہ کے بندوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کے احکامات موجود ہیں، یعنی بنیادی عقائد، عبادات، حلال حرام، قاعدے قوانین، حقوق و فرائض اور زندگی کے دیگر معاملات اور ان سے متعلق چھوٹی بڑی تفصیلات شامل ہیں، چنانچہ انسان جب اللہ کے بتائے ہوئے احکامات (وحی الہی) پر عمل کرتا ہے تو وہ دین اور دنیا میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اس کی دنیا اور آخرت سنور جاتی ہے۔

1.1.5۔ رسول اللہ ﷺ پر نزول وحی کے وقت جو کیفیت ہوتی تھی اسے بیان کیجئے۔

مر تب ہوتے ، آپ ﷺ کی طبیعت بوجھل ہو جاتی ور آپ ﷺ کے ماتھے پر پسینہ نمودار ہو جاتا اور آپ ایک شدید اور نا قابل بیان بوجھ اپنے او پر محسوس کرتے تھے ۔

1.1.6۔ قرآن مجید نوع انسانی کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے دلائل دے سکیں (جامعیت)۔

(-2014- - 2018- -)

Q. Explain in the light of the Quran and Hadith that the Quran is a source of guidance for every aspect of life.

جواب۔ قرآن کریم میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر بات کی گئی ہے جس میں شامل حقوق اللہ (یعنی روزہ، نماز، حج، زکوۃ اور جہاد) حقوق العباد (یعنی والدین کی کی فرمانبرداری، اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت، پڑوسیوں کے حقوق بیوی اور شوہر کے حقوق و فرائض، حلال و حرام، معاملات، نکاح، طلاق، عدت، مہر، میراث اور آداب مجلس وغیرہ شامل ہیں)۔ قرآن کریم میں سماجی، دفاعی، معاشی اور معاشرتی معاملات پر بھی بحث کی گئی ہے یعنی زندگی کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں ہے جس پر قرآن کریم نے ہدایت یا رہنمائی نہ فرمائی ہو۔ اسی حوالے سے ارشاد خداوندی ہے!

یہ قرآن سراسر ہدایت ہے۔ (الجاثیہ۔۱۱)

قرآن کریم بے شمار خوبیوں اور خصوصیات کا ایک خزانہ ہے۔ جس میں بنی نوع انسانیت کی ہدایت ہے۔ اس میں قیامت تک آنے والے مسائل کا حل ہے۔ قرآن میں عبرت و نصیحت ہے، پچھلی اقوام کی سرکشی کے نتیجے میں انھیں ملنے والی سزاؤں کا ذکر ہے۔ اس میں بشارت اور خوشخبری ہے۔ مومنین کے لئے انعامات کا وعدہ ہے، جنت کی نعمتوں اور جہنم کی سختیوں کا ذکر ہے۔ قرآن کریم میں کائنات کی تخلیق کا ذکر مولا بیان کیا گیا ہے نیز دن اور رات کے بدل بدل کر آنے اور موت زندگی بارش رزق کی فراہمی، جہاد، جنگیں، میراث، قصاص و دیت اور عبادات، حلال و حرام کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

1.1.7۔ گزشتہ الہامی کتابوں کا موازنہ کرتے ہوئے قرآن کریم کی اہمیت کا جائزہ لیجیے۔ (ERQ)۔

سوال۔ قرآن کریم دیگر الہامی کتابوں سے کس طرح سے مختلف ہے۔ تین نکات میں واضح کیجئے۔

(-2016- 2024-)

Q. Give an overview of significance of the Holy Quran in comparison to other revealed books.

جواب۔ گزشتہ الہامی کتابیں بھی اللہ تعالی کی بھیجی ہوئی کتابیں ہیں جو اللہ نے اپنے پیغمبروں پر نازل فرمائیں۔ جن میں تورات، زبور، انجیل، قرآن اور دیگر صحائف شامل ہیں۔

ان تمام کتب اور صحائف میں بنی نوع انسانیت کی بھلائی کے پیغامات اور ہدایات درج ہیں۔ اسی حوالے سے ارشاد خداوندی ہے!

پچھلے رسولوں کو ہم نے روشن نشانیاں اور کتابیں دے کر بھیجا ہے۔ (نحل۔۴۰)

تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی لیکن اب یہ اپنی اصل حالت میں موجود نہیں ہے کیونکہ قوم بنی اسرائیل نے اس میں (تبدیلی) کیں۔

زبور حضرت داؤد پر نازل کی گئی، اس میں دعائیں اور مناجاتیں ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے! ہم نے داؤد کو زبور دی۔ (النساء۔۴)

حضرت عیسیٰ پر انجیل نازل ہوئی۔ ارشاد خداوندی ہے! (عیسیٰ) کا انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور ہے۔ (المائدہ۔۵)

قرآن کریم آخری الہامی کتاب ہے، قرآن کریم پچھلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے یہ حق و باطل میں فرق کرتی ہے اس کی تعلیمات پر عمل کر کے انسان اپنی دنیا اور آخرت کو کامیاب بنا سکتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے! قرآن سراسر ہدایت ہے۔ (الجاثیہ۔۱۱)

گزشتہ الہامی کتابوں میں تبدیلیاں ہو چکی ہیں اور اب وہ کتابیں اپنی اصل شکل میں موجود نہیں لیکن قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالی نے خود لی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے! بے شک ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ (الحجر۔۹)

1.1.8۔ قرآن مجید کا انداز بیان معجز آنہ ہے تبصرہ کر سکیں۔

جواب۔ قرآن کریم کا یہ سب سے بڑا معجزہ ہے کہ یہ ہر دور کے لئے ہے۔

قرآن کریم کی ہر سورۃ کا ایک جوڑ ہے قرآن کریم کا سلوب مختصر اور جامع ہے، قرآن کریم میں مثالوں کے ذریعے سے بات کو سمجھایا گیا ہے قرآن کریم نے بے شمار مقامات پر قسم کھائی ہے۔اللہ تعالی نے قیامت تک تمام انسانوں کو ایک چیلنج دیا ہے! تم اس جیسی ایک سورۃ ہی بنالاؤ۔(البقرہ۔۲۳)

چنانچہ دنیا کی ہر کتاب قرآن کریم کے سامنے ناقص و نا مکمل ہے جبکہ قرآن کریم میں کسی قسم کا کوئی نقص و رکمی نہیں۔

قرآن کی ہر آیت ہر دور کے لئے ہے اور اس کو پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری باتیں ہمارے ہی دور کی ہیں۔

.1.1.9۔ قرآن مجید میں موجودہ معجزات جدید سائنس تسلیم کرتی ہے مثالوں سے واضح کر سکیں۔

جواب۔ قرآن مجید میں دنیا کے تمام علوم،سائنس اور ٹیکنالوجی موجود ہے،انسان اللہ کی آیات میں جب غور فکر کرتا ہے تو اس پر کائنات کے بے شمار اسرار کھلتے ہیں اور وہ ایک عظیم ہستی کی بادشاہت ،طاقت ،علم ور کل شیاء کائنات پر اللہ کے کنٹرول کو دیکھتا ور سمجھتا ہے جیسے جیسے انسان شیاء کائنات پر تفکر کرتا جاتا ہے اس کا اللہ سے تعلق مضبوط ہو تا جاتا ہے انسان دن رات کے بدلنے،بارش کے برسنے،موت و حیات کے حقائق،رزق کی تقسیم، کائنات کی پیدائش، مردہ زمین کا بارش برسنے کے بعد زندہ ہو جانا،بیٹھے اور نمکین سمندروں کا یک ساتھ بہنا لیکن آپس میں نا ملنا، آسمان کا بغیر کسی سہارے کے ہمارے سروں پر قائم رہنا، کشتی ور سمندری جہازوں کے ذریعے کامیاب سمندری سفر کرنے کا مشاہدہ کرتا ہے دوسری جانب انسان اپنی ذات اور دیگر مخلوقات پر بھی غورو فکر کرتا ہے تو اس کو اپنی عاجزی و ربے بسی کا شدت سے احساس ہو تا ہے، اللہ نے انسان کو سڑی ہوئی بدبو دار مٹی سے پیدا فرمایا جبکہ مرنے کے بعد بھی وہ اسی مٹی میں دفن ہو جائے لیکن ان تمام حقائق کے باوجود وہ اللہ کے سامنے اکڑ تا ہے اس کی نافرمانی کرتے نہیں تھکتا۔تمام مسلمانوں کو قرآن کریم سے جڑنا چاہیے اور اس میں موجود سائنس اور ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنا چاہیئے جب ہی وہ دنیا میں کامیابی ور ترقی حاصل کر سکے گا۔

1.2.1۔ دورر سالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حفاظت قرآن کے طریقے (صدری ور کتابی) تحریر کر سکیں۔(ERQ)

(--2014-)

Q. Narrate the ways in which the Quran was preserved in the days of the Holy Prophet (P.B.U.H).

جواب۔ دورر سالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قرآن کریم کی حفاظت کے اقدامات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو طریقوں سے فرمائے۔

ا۔صدری طریقہ یعنی (قرآن کو حفظ کرنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی ان آیات کو یاد رکھتے ور صحابہ کرام کو بھی یہ آیات زبانی یاد کروائی جاتیں۔

۲۔ کتابی طریقہ یعنی (قرآن کو لکھ کر محفوظ کرنا) جب وحی آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان آیات کو کاتبان وحی سے لکھوالیا کرتے چنانچہ قرآنی آیات کو لکڑی پتھر کی سل یا کسی جانور کی کھال پر لکھ کر محفوظ کر لیا جاتا۔

1.2.2۔ خلفائے راشدین (عہد صدیقی،عہد عثانی) کے دور میں قرآن کریم کی جمع و تدوین واضح کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Describe how the Quran was collected and compiled during the period of rightly-guided Caliphs.

جواب۔ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے دورِ خلافت میں جب جنگ یمامہ میں ۷۰ سے زائد حفاظ قرآن شہید ہوئے تو حضرت عمر فاروق ؓ نے انھیں قرآن کریم کو کتابی شکل دینے کی تجویز پیش کی چنانچہ کتابت قرآن کی ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے سربراہ حضرت زید بن ثابت ؓ تھے جو خود حافظ قرآن، کاتب وحی ور کئی زبانوں پر دسترس رکھتے تھے،اس کام کے لئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی ایک حصے کو منتخب کیا گیا کیونکہ صحابہ کرام بھی ہر نماز میں مسجد آتے تھے اور اصحاب صفہ بھی یہاں علمی ور تحقیقی کاموں میں مصروف رہتے، تاہم ہر آیت کے لئے دو گواہوں کی گواہی ضروری تھی۔یہ ایک نہایت مشکل کام تھا اور حضرت زید بن ثابت ؓ یہ فرماتے ہیں اگر کوئی مجھ سے یہ کہتا کہ اس پہاڑ کو اٹھا کر فلاں جگہ رکھ دو تو یہ کام میرے لئے آسان ہوتا بہ نسبت قرآن کریم کی کتابت کے۔

حضرت عثمان غنی کو 'جامع القرآن' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے دورِ خلافت میں نئے مسلمان غلط تلفظ کے ساتھ قرآن پڑھتے چنانچہ حضرت عثمان ؓ نے حضرت حفصہ ؓ کے پاس

رکھے ہوئے نسخے کی سات کاپیاں بنوائیں جنھیں تمام صوبوں میں بھجوایا گیا جبکہ لوگوں کے پاس موجود قرآن کریم کے نسخوں کو تلف کر دیا گیا یعنی حضرت عثمان غنیؓ نے پوری امت کو ایک قرآن پر جمع کر دیا اسی وجہ سے انھیں 'جامع القرآن' کہا جاتا ہے۔

1.2.3۔ جمع و تدوین قرآن کے تینوں ادوار (عہد نبوی، عہد صدیقی اور عہد عثمانی) پر تبصرہ کر سکیں۔

جواب۔ جمع و تدوین قرآن کے پہلے دور یعنی دورِ نبوی ﷺ میں قرآن کریم کی صدری حفاظت یعنی (قرآن کریم کو حفظ) کروانے کا انتظام کیا گیا، اس کے ساتھ ساتھ کتابی حفاظت یعنی قرآنی آیات کو لکھ کر بھی محفوظ کیا گیا اگرچہ اس دور میں کاغذ با آسانی دستیاب نہ تھا چنانچہ چوڑی لکڑی کے تختے پتھر کی سل یا کسی جانور کی کھال و ہڈی پر قرآنی آیت کو لکھا گیا۔

جمع و تدوین قرآن کے دوسرے دور میں یعنی دورِ صدیقی میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قرآن کریم کو باقاعدہ کتابی شکل میں مرتب کروایا اور اس کام کی ذمہ داری حضرت زید بن ثابتؓ کو دی گئی، انھوں نے نہایت محنت سے ایک ایک آیت کی چھان پھٹک اور اس کے شواہد کے بعد اس کو قرآن کریم میں لکھا یہ کام نہایت مشکل اور صبر آزما تھا۔

جمع و تدوین کا تیسرا دور یعنی دورِ عثمانی میں حضرت عثمان غنیؓ نے امت کو ایک قرآن پر جمع کیا کیونکہ مسلمان نہایت تیزی سے فتوحات کر رہے تھے اور روز بروز مسلمانوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا تھا جبکہ عجمی مسلمان عربی الفاظ اور قرآن کے درست تلفظ سے ناواقف تھے جس کی وجہ سے وہ قرآن کو غلط طریقے سے پڑھتے تھے، یہ ایک انتہائی سنجیدہ مسئلہ تھا اور اگر اس پر فوری توجہ نا دی جاتی تو امت میں قرآن کی وجہ سے بہت بڑا اختلاف پیدا ہو جاتا چنانچہ حضرت عثمان غنیؓ نے اس جانب فوری توجہ دیتے ہوئے اس مسئلے کو ہنگامی بنیادوں پر حل کیا اور قرآن کے تمام پچھلے نسخوں کو تلف کرتے ہوئے ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس موجود نسخے کی کاپیاں تیار کی گئیں اور ان کاپیوں کو مختلف صوبوں میں رکھوایا گیا پھر ان کاپیوں کی مزید کاپیاں تیار کی گئیں اور اس طرح سے تمام امت کا ایک قرآن اور اس کی درست قراءت پر اتفاق ہو گیا اسی وجہ سے حضرت عثمان غنیؓ کو جامع القرآن بھی کہا جاتا ہے۔

1.3.1۔ لفظ بقرہ کے معنی اور سورہ البقرہ کی وجہ تسمیہ تحریر کر سکیں۔

جواب۔ بقرہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی گائے کے ہیں، اس سورہ میں دو واقعات گائے سے متعلق ہیں اسی وجہ سے اس سورہ کا نام سورہ البقرہ رکھا گیا۔

ا۔ پہلا واقعہ یہ ہے کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک شخص کا قتل ہو گیا اور قاتل کا کہیں کوئی سراغ نہ ملا چنانچہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے قاتل سے متعلق پوچھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا، تو اللہ نے قوم بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کے گوشت کو مقتول کے جسم پر لگاؤ، ایسا کرنے سے مقتول زندہ ہو کر اپنے قاتل کا پتا بتا دے گا چنانچہ ایک گائے ذبح کی گئی اور اس کا گوشت مقتول کے جسم پر لگانے سے وہ زندہ ہوا اور اس نے اپنے قاتل کا نام بتا دیا۔

۲۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر چالیس دن کی عبادت کے لئے گئے تو اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنی قوم پر نگران کی حیثیت سے چھوڑ کر گئے تا کہ وہ ان کی غیر موجودگی میں دین اسلام کی پیروی کرتے رہیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جاتے ہی اس قوم میں موجود سامری جادوگر نے لوگوں کو بہکانا اور ورغلانا شروع کر دیا اور انھیں بتایا کہ ہم نے تو موسیٰ کے خدا کو دیکھا ہی نہیں لہٰذا ہم اس کی عبادت کیوں کریں، جبکہ میں نے دنیا کے کئی ممالک کا سفر کیا اور وہاں میں نے لوگوں کو بتوں کی پوجا کرتے دیکھا چنانچہ میں تم لوگوں کے لئے بھی سونے کی گائے کا ایک بچھڑا بنا دیتا ہوں تا کہ تم لوگ بھی اس کی عبادت کر سکو، قوم بنی اسرائیل کو سامری جادوگر کا یہ مشورہ بہت پسند آیا اور اس طرح سے ان کے لئے ایک گائے کا بچھڑا عبادت کے لئے بنا دیا گیا۔ سورہ البقرہ کی وجہ تسمیہ اس سورہ میں موجود یہی دو واقعات ہیں۔

مطالعہ قرآن (منتخب سورتیں):

نوٹ: منتخب سورتیں طلباء میں قرآن فہمی اور قرآن سے لگاؤ پیدا کرنے کے لئے شامل کی گئی ہیں تاہم ان سورتوں کو جماعتی سرگرمیوں تک محدود رکھا گیا ہے۔

1.5.1۔ سورہ البقرہ، سورہ آل عمران، سورہ التوبہ اور سورہ المائدہ کو ترجمے کے ساتھ پڑھ سکیں۔

1.5.2۔ سورہ النور اور سورہ احزاب کے اہم موضوعات کی وضاحت کر سکیں۔

1.5.3۔ سورہ الحدید تا سورہ مریم کو سمجھ کر ان کا خلاصہ کر سکیں۔

سورہ البقرہ:

1.3.2 منتخب آیات کی تشریح کر سکیں۔(ERQ)۔

1.3.3 ان آیات میں مذکورہ اخلاقی تعلیمات کو واضح کر سکیں۔(CRQ)۔

1.3.4۔ منتخب آیات کی مرکزی تعلیم کی وضاحت کر سکیں۔(CRQ)۔

1.3.5۔ منتخب آیات میں موجود احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) میں اطلاق کر سکیں۔(ERQ)۔

باب اول (ب):

منتخب آیات اور ان کے تراجم اور تشریحات:

سورہ البقرہ: (آیات۔۱۔۳۹)

سورہ البقرہ آیات اور تراجم:

سورہ البقرہ۔ آیت۔۱۔۷۔

۱۔ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔

ترجمہ۔ الم۔ یہ کتاب یعنی (قرآن کریم) اس میں کچھ شک نہیں کے یہ اللہ کا کلام ہے اور پرہیز گاروں کے لئے رہنما ہے۔

الف لام میم

ان الفاظ کو حروف مقطعات کہا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں یہ جان لیجئے کہ ان کے حقیقی، حتمی اور یقینی مفہوم کو کوئی نہیں جانتا، سوائے اللہ اور اس کے رسول کے ۔2یہ ایک راز ہے اللہ اور اس کے رسول کے مابین۔3.حروف مقطعات کے بارے میں اگرچہ بہت سی آراء ظاہر کی گئی ہیں، لیکن ان میں سے کوئی شے رسول اللہ سے منقول نہیں ہے۔4.البتہ یہ بات ثابت ہے کہ اس طرح کے حروف مقطعات کا کلام میں استعمال عرب میں معروف تھا، اس لیے کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا۔5.قران کریم کی 114سورتوں میں سے 29 سورتیں ایسی ہیں جن کا آغاز حروف مقطعات سے ہوا ہے۔

Translation:

Alf, Lam, Meem

This is the Book about which there is no doubt, a guidance for those conscious of Allah.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ذٰلک۔(وہ)۔۲۔الکتٰب۔(کتاب ہے)۔۳۔لا۔(نہیں)۔۴۔ریب۔(شک)۔۵۔ھدی۔(ہدایت)۔٦۔للمتقین۔(متقیوں کے لئے)۔

اپنی زندگی میں آیات کا اطلاق۔

اللہ کی کتاب میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے اور یہ متقین کے لئے ہدایت ہے۔

منتخب آیت میں بیان کردہ موضوعات۔

کتاب اللہ ہر قسم کے شک اور شبہ سے پاک ہے۔ یہ اللہ کا سچا کلام ہے، جس سے اللہ پر یقین رکھنے والے لوگ ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

اپنی زندگی میں ان آیات کا اطلاق۔

اللہ کی کتاب میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے اور یہ متقین کے لئے ہدایت ہے۔ یقین ایک بہت بڑی دولت ہے اور جو لوگ اللہ کی وحدانیت پر دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرتے ہیں وہی لوگ قرآن کریم سے ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

ان آیات کی مرکزی تعلیم۔

قرآن کریم شک وشبہ سے پاک ہے اور یقین کرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔

آیت کے اس ٹکڑے کے دو ترجمے ہوسکتے ہیں۔ پہلے ترجمے کی روح سے یہ ہے کہ وہ کتاب موعود جس کی خبر دی گئی تھی کہ نبی اخرالزماں ائیں گے اور ان کو ہم یک کتاب دیں گے یہ گویا حوالہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پیشگوئیوں کی طرف کہ جو تورات میں موجود تھی۔

اج بھی" کتاب مقدس" کی کتاب استثنا Deuteronomy کہ اٹارویں باب کی اٹھویں ایت کے اندر یہ الفاظ موجود ہیں کہ " میں ان بنی اسرائیل کے لیے ان کے بھائیوں بنی اسماعیل میں سے تیری مانندا یک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا ہی وہ ان سے کہے گا". تو یہ بائبل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئیاں تھی۔

اور یہ دنیا کی واحد کتاب ہے، جو یہ دعوی لے کر اٹھی ہے کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ جو کتابیں سمانی کے لائی جاتی ہیں ان کے اندر بھی یہ دعوی کہیں موجود نہیں ہے، انسان کتابوں میں تو اس کا سوال ہی نہیں ہے۔

لیکن یہ قران کا دعوی ہے کہ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے یعنی یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی شک وشبے کی گنجائش نہیں ہے۔۔

٣۔ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَۙ۔

ترجمہ۔ اور جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

Translation:

Who believe in the unseen, establish prayer, and spend out of what We have provided for them

مشکل الفاظ کے معنی:

١۔ الذین۔ (لوگ)۔ ٢۔ یومنون۔ (ایمان لاتے ہیں)۔ ٣۔ بالغیب۔ (غیب پر)۔ ٤۔ ویقیمون۔ (قائم کرتے ہیں)۔ ٥۔ الصلوۃ۔ (نماز)۔

٦۔ ما۔ (جو)۔ ٧۔ رزقناھم۔ (ہم نے انھیں دیا)۔ ٨۔ ینفقون۔ (وہ خرچ کرتے ہیں)۔

اخلاقی تعلیمات:

غیب پر ایمان لانا، نماز کی پابندی، اور جو رزق اللہ نے دیا ہے اس کو خرچ کرنا۔

مرکزی تعلیمات:

ان آیات کی مرکزی تعلیم میں اللہ پر ایمان، غیب پر ایمان یعنی (جو چیزیں عقل انسانی سے ماوراء ہیں ان پر یقین کامل رکھنا)، نماز کی پابندی کرنا، اور اللہ کے دئے ہوئے رزق سے خوش دلی سے خرچ کرنا۔

ہدایت قرآنی کا نقطہ زاویہ ہے کے انسان ہی سمجھ لے کے جو اصل حقیقت ہے وہ اس کی نگاہوں سے مستور رہے۔

یعنی وہ حقائق جو انکھوں سے دیکھے نہیں جاسکتے ان سے زیادہ یقینی اور واقعی حقائق کوئی اور نہیں ہیں۔۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:۔

غیب پر ایمان لانا، نماز کی پابندی اور جو رزق اللہ نے دیا ہے اس کو اللہ کے ضرورت مند بندوں پر خرچ کرنا کیونکہ ضرورت مندوں پر خرچ کرنا عین عبادت ہے۔

٤۔ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ١ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۔

ترجمہ۔ اور جو کتاب اے پیغمبر تم پر نازل ہوئی اور جو کتاب تم سے پہلے پیغمبروں پر نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔

Translation:

And who believe in what has been revealed to you (O Mohammad) and what was revealed before you

and of the Hereafter they are certain (in faith).

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔ولاذین۔(جولوگ)۔۲۔یومنون۔(ایمان رکھتے ہیں)۔۳۔بما۔(اس پر)۔۴۔انزل۔(جونازل کیا گیاہے)۔۵۔قبلک۔(آپ سے پہلے)۔۶۔وبالآخرۃ۔(آخرت پر)۔۷۔ھم یوقنون۔(وہ یقین رکھتے ہیں)۔

اخلاقی تعلیمات:

قرآن کریم ور گزشتہ الہامی کتابوں پر ایمان لانا اور آخرت پر یقین رکھنا۔

مرکزی تعلیمات:

تمام الہامی کتابوں پر ایمان اور آخرت کے لئے اچھے اعمال کرنا۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) زندگی پر اثرات:

اللہ کی الہامی کتابوں پر ایمان لانا، اور دنیا کی زندگی سب کچھ نہیں ہے بلکہ یہ اچھے اعمال کی جگہ ہے اور انھی اچھے اعمال کے نتیجے میں آخرت کی کامیابی کا دارومدار ہے۔

اللہ کی کتابوں پر مکمل یقین رکھنا اور ان ہدایات پر سچے دل سے عمل کرنا اور آخرت کی کامیابی کے لئے مسلسل جدوجہد کرنا۔

۵۔أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۔

ترجمہ۔یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

Translation:

Those are upone (right) guidance from their Lord and it is those who are successful.

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔اولئک۔(یہی لوگ)۔۲۔علیٰ۔)اوپر)۔۳۔ھدی۔(ہدایت کے ہیں)۔۴۔من۔(سے)۔۵۔ربھم۔(اپنے رب کی طرف سے)۔۶۔المفلحون۔(فلاح پانے والے ہیں)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ پر ایمان لانے کے بعد نیک اعمال انجام دینا تا کہ آخرت میں فلاح، کامیابی اور بلند مقامات حاصل ہو سکے۔

مرکزی تعلیمات:

اللہ کے بتائے ہوئے سیدھے راستے پر چلنے والے لوگ آخرت میں کامیاب ہو جائیں گے۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) زندگی پر اثرات:

سیدھے راستے پہ چلنے والے لوگ، کامیاب ہیں۔اللہ پر ایمان لانے کے بعد نیک اعمال انجام دینا تا کہ آخرت میں فلاح، کامیابی اور بلند مقامات حاصل ہو سکے۔

۶۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔

ترجمہ۔جولوگ کافر ہیں انھیں تم نصیحت کرو یا نا کرو ان کے لئے برابر ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

Translation:

Indeed, those who disbelieve it is all the same for them whether you warn them or do not warn them they will not believe.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ان۔(بے شک)۔۲۔الذین۔(جن لوگوں نے)۔۳۔کفروا۔(کفر کیا)۔۴۔سواء۔(برابر)۔۵۔علیھم۔(ان پر)۔۶۔انذرتھم۔(خواہ آپ انھیں ڈرائیں)
۷۔ام لم۔(یا نہ)۔۸۔تنذرھم۔(ڈرائیں)۔۹۔لا یومنون۔(ایمان نہ لائیں گے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ پر ایمان لانا اور اللہ سے ڈرتے رہنا۔

مرکزی تعلیمات:

کفار کبھی ایمان نہیں لائیں گے چاہے کچھ کرلیں۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) زندگی پر اثرات:

کفار کو اللہ کا پیغام پہنچانا، لیکن بدلے میں ان کا مسلسل انکار۔اللہ پر ایمان لانا اور اللہ سے ڈرتے رہنا۔

۷۔خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَ عَلٰی سَمْعِھِمْ ؕ وَ عَلٰۤی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ ؗ وَّ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔

ترجمہ۔اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہوا ہے۔

Translation:

Allah has set aseal upon their hearts and upon their hearing and over their vision is a veil. And for them is a great punishment.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ختم اللہ۔(اللہ نے مہر لگا دی)۔۲۔علیٰ۔(پر)۔۳۔قلوبھم۔(ان کے دلوں پر)۔۴۔سمعھم۔(ان کے کانوں پر)۔۵۔ابصارھم۔(ان کی آنکھوں پر)۔۶۔غشاوۃ۔
(پردہ)۔۷۔ولھم۔(ان کے لئے)۔۸۔عذاب عظیم۔(بڑا عذاب ہے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ کی نافرمانی سے بچنا تاکہ اللہ کی کتاب سے ہدایت حاصل ہو سکے۔

مرکزی تعلیمات:

کافروں کو نیکی کی ہدایت اور دین اسلام کی تعلیم کسی صورت نہیں پہنچائی جا سکتی کیونکہ وہ ہٹ دھرم و سرکش ہیں۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

اللہ کی نافرمانی سے بچنا تاکہ اللہ کی کتاب سے ہدایت حاصل ہو سکے۔اللہ کے نافرمان بندوں کے دلوں اور کانوں پر مہر لگ جاتی ہے اور ان کی آنکھوں کے آگے پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ سخت سزا کے مستحق ہیں کیونکہ انھوں نے حق کا انکار کیا ہوتا ہے۔

۸۔وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔

ترجمہ۔اور بعض لوگ ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کے ہم اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔

Translation:

And of the people are some who say, We believe in Allah and the Last Day but they are not believers.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔وَمِنَ(اور سے)۔۲۔النَّاسِ۔(لوگ)۔۳۔مَنْ(جو)۔۴۔یَقُوْلُ(کہتے ہیں)۔۵۔آمَنَّا(ہم ایمان لائے)۔۶۔بِاللّٰہِ(اللہ پر)۔۷۔وَبِالْیَوْمِ(اور دن پر)
۸۔الْآخِرِ(آخرت)۔۹۔وَمَاھُمْ(اور نہیں وہ)۔۱۰۔بِمُؤْمِنِیْنَ۔(ایمان لانے والے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ اور قیامت پر ایمان لانا۔

مرکزی تعلیمات:

ایمان نہ لانا اور ساری عمر جھوٹ بولتے رہنا۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

کچھ لوگ ساری عمر جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ ایمان لے آئے لیکن وہ دین اسلام کو اپنی زندگی پر یکٹس نہیں کرتے ایسے لوگ مومن نہیں ہیں۔ اللہ اور قیامت پر ایمان لانا۔

۹۔ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَھُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ۔

ترجمہ۔ یہ اپنے خیال میں اللہ اور مومنین کو دھوکہ دیتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ اپنے سوا کسی کو دھوکا نہیں دیتے لیکن یہ اس سے بے خبر ہیں۔

Translation:

They (think to) deceive Allah and those who believe but they deceive not except themselves and perceive(it) not.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ یُخٰدِعُوْنَ (وہ دھوکہ دیتے ہیں)۔ ۲۔ اللّٰہَ (اللہ کو)۔ ۳۔ وَ (اور)۔ ۴۔ الَّذِیْنَ (ان لوگوں کو)۔ ۵۔ اٰمَنُوْا (جو ایمان لائے)۔ ۶۔ وَ (اور)۔ ۷۔ مَا (نہیں) یَخْدَعُوْنَ (وہ دھوکہ دیتے)۔ ۹۔ اِلَّاۤ (مگر)۔ ۱۰۔ اَنْفُسَھُمْ (اپنے نفسوں کو)۔ ۱۱۔ وَ (اور)۔ ۱۲۔ مَا (نہیں)۔ ۱۳۔ یَشْعُرُوْنَ (وہ شعور رکھتے)۔

اخلاقی تعلیمات:

دھوکے، جھوٹ اور غلط بیانی سے بچنا۔

مرکزی تعلیمات:

دھوکا لوگوں کو بے وقوف بنانا چالاکی کا مظاہرہ کرنا اور اپنے آپ کو بہت عقلمند سمجھنا۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

دھوکا دینا لیکن دھوکا دینے والا اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہے کیونکہ اسی جھوٹ کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو جہنم کے گڑھے میں پھینکنے میں کامیاب ہو جائے گا لہذا اللہ تعالی اس آیت میں یہی نکتہ سمجھا رہے ہیں کہ وہ دوسروں کو دھوکا دے رہا ہے لیکن وہ دراصل اپنے آپ کو دھوکا دے رہا لیکن اس کو اس بات کا شعور نہیں۔ دھوکے، جھوٹ اور غلط بیانی سے بچنا۔

۱۰۔ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا ۚ وَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ ۙ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ۔

ترجمہ۔ ان کے دلوں میں کفر کا مرض تھا اللہ نے ان کا مرض اور زیادہ کر دیا اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا عذاب ہو گا۔

Translation:

In their hearts is disease, so Allah has increased their disease and for them is a painful punishment because they (habitually) used to lie.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ فِیْ قُلُوْبِھِمْ (ان کے دلوں میں)۔ ۲۔ مَّرَضٌ (بیماری ہے)۔ ۳۔ فَزَادَھُمُ (پس زیادہ کیا ان کو/بڑھایا ان کو)۔ ۴۔ اللّٰہُ (اللہ نے)۔ ۵۔ مَرَضًا۔ (بیماری میں)۔ ۶۔ وَ (اور)۔ ۷۔ لَھُمْ (ان کے لئے)۔ ۸۔ عَذَابٌ۔ (عذاب ہے)۔ ۹۔ اَلِیْمٌ (دردناک/المناک)۔ ۱۰۔ بِمَا (بوجہ اس کے جو)۔ ۱۱۔ کَانُوْا (تھے وہ)۔ ۱۲۔ یَکْذِبُوْنَ (جھوٹ بولتے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ پر یقین رکھنا اور ہمیشہ سچ بولنا

مر کز تعلیمات:

جھوٹ بولنے کی وجہ سے انسان اللہ کی ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے ،اور یہ جھوٹ اس کو دنیا اور آخرت میں رسوا کر کے چھوڑتا ہے۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

مسلسل جھوٹ بولنے اور غلط بیانی کی وجہ سے وہ ہدایت سے محروم ہو گئے اور بلا آخر جہنم واصل ہو گئے۔ اللہ پر یقین رکھنا اور ہمیشہ سچ بولنا۔

۱۱۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔

ترجمہ۔ اور جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نا ڈالو تو یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

Translation:

And when it is said to them, Do not cause corruption on the earth, they say, We are but reformers.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ وَاِذَا (اور جب)۔ ۲۔ قِيْلَ (کہا جاتا ہے)۔ ۳۔ لَهُمْ۔ (انہیں)۔ ۴۔ لَا تُفْسِدُوْا (نہ فساد پھیلاؤ)۔ ۵۔ فِي الْاَرْضِ (زمین میں)۔ ۶۔ قَالُوْا (وہ کہتے ہیں)۔ ۷۔ اِنَّمَا (صرف)۔ ۸۔ نَحْنُ (ہم)۔ ۱۰۔ مُصْلِحُوْنَ۔ (اصلاح کرنے والے)۔

اخلاقی تعلیمات:

جھوٹ اور دھوکے سے بچنا اور اللہ کی زمین پر امن اور سلامتی کو پھیلانا۔

مر کزی تعلیمات:

فسادی اللہ کی زمین پر فتنہ اور فساد کرتے ہیں۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

جھوٹے لوگ اللہ کی زمین پر فتنہ اور فساد پھیلاتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے لوگ ہیں۔ جھوٹ اور دھوکے سے بچنا اور اللہ کی زمین پر امن اور سلامتی کو پھیلانا۔

۱۲۔ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۔

ترجمہ۔ دیکھو یہ بلا شبہ مفسد ہیں لیکن اس کی خبر نہیں رکھتے۔

Translation:

Unquestionably, it is they who are the corrupters, but they perceive (it) not.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ اَلَا (سن رکھو)۔ ۲۔ اِنَّهُمْ (بیشک وہ)۔ ۳۔ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (وہی فساد کرنے والے)۔ ۴۔ وَلٰكِنْ (اور لیکن)۔ ۵۔ لَا يَشْعُرُوْنَ۔ (نہیں سمجھتے)

اخلاقی تعلیمات:

ہر قسم کے فتنے اور فساد سے بچنا اور اللہ کی زمین پر امن و سلامتی کو قائم کرنا۔

مر کز تعلیمات:

فسادی اور دنیا میں نفرت پھیلانے والوں کو نہیں معلوم کہ وہ کتنا بڑا گناہ کر رہے ہیں۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

فسادی اللہ کی زمین پر لڑائی جھگڑے اور نفرتوں کو پھیلاتے ہیں لیکن ان کو نہیں معلوم کہ ان کے اعمال انھیں جہنم کے گڑھے میں دھکیلنے کے لئے کافی ہیں

ہر قسم کے فتنے اور فساد سے بچنا اور اللہ کی زمین پر امن و سلامتی کو قائم کرنا۔

۱۳۔وَ اِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَھَآءُ ؕ ۱ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَ لٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ۔اور جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کے جس طرح سے اور لوگ لے آئے تم بھی ایمان لے آؤ تو وہ کہتے ہیں کے بھلا جس طرح سے بے وقوف ایمان لے آئے ہیں اسی طرح سے ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کے یہی بے وقوف ہیں لیکن یہ نہیں جانتے۔

Translation:

And when it is said, to them, Believe as the people have believed, they say, should we believe as the foolish have believed? unquestionably, it is they who are the foolish but they know (it) not.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔وَإِذَا(اور جب)۔۲۔قِیلَ(کہاجاتاہے)۔۳۔لَھُمْ(انہیں)۔۴۔آمِنُوا(تم ایمان لاؤ)۔۵۔کَمَا(جیسے)۔۶۔آمَنَ(ایمان لائے)۔۷۔النَّاسُ(لوگ) ۸۔قَالُوا(وہ کہتے ہیں)۔۹۔أَنُؤْمِنُ(کیاہم ایمان لائیں)۔۱۰ کَمَا(جیسے)۔۱۱۔آمَنَ السُّفَھَاءُ(ایمان لائے بیوقوف)۔۱۲۔أَلَا إِنَّھُمْ(سن رکھو خود وہ)۔۱۴۔ھُمُ السُّفَھَاءُ(وہی بیوقوف ہیں)۔۱۵۔وَلٰکِنْ لَا یَعْلَمُونَ(لیکن وہ جانتے نہیں)۔

اخلاقی تعلیمات:

پورے یقین کے ساتھ اللہ پر ایمان لانا۔

مرکزی تعلیمات:

ایمان والوں کو بے وقوف سمجھنا اور لوگوں کو دھوکا دے کر اور ان سے جھوٹ بول کر اپنے آپ کو عقلمند سمجھنا۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

دھوکے بازی، جھوٹ، اپنے آپ کو عقلمند سمجھنا، ایمان والوں کو بے وقوف سمجھنا، پورے یقین کے ساتھ اللہ پر ایمان لانا۔

۱۴۔وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ ۱ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ ۙ ۱ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ ۙ ۱ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُوْنَ۔

ترجمہ۔اور یہ لوگ جب مومنین سے ملتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کے ہم ایمان لے آئے اور جب یہ لوگ اپنے شیاطین سے ملتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کے ہم تمھارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں۔

Translation:

And when they meet those who believe, they say, We believe but when they are alone with their evil ones, they say, Indeed, We are with you , we were only mockers.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔وَإِذَا لَقُوا(اور جب ملتے ہیں)۔۲۔الَّذِینَ آمَنُوا(جو لوگ ایمان لائے)۔۳۔قَالُوا(کہتے ہیں)۔۴۔آمَنَّا(ہم ایمان لائے)۔۵۔وَإِذَا(اور جب) ۶۔خَلَوْا(اکیلے ہوتے ہیں)۔۷۔إِلَیٰ(پاس)۔۸۔شَیَاطِینِھِمْ(اپنے)۔۹۔شیطان قَالُوا(کہتے ہیں)۔۱۰۔إِنَّا(ہم)۔۱۱۔مَعَکُمْ(تمہارے ساتھ) ۱۲۔إِنَّمَا(محض)۔۱۳۔نَحْنُ(ہم)۔۱۴۔مُسْتَھْزِئُونَ(مذاق کرتے ہیں)۔

اخلاقی تعلیمات:

پوری سچائی اور ایمانداری سے اللہ پر ایمان لانا۔

مرکزی تعلیمات:

دھوکہ، جھوٹ، شیاطین سے دوستی، مسلمانوں کا مذاق اڑانا

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

دھوکہ، جھوٹ، شیاطین سے دوستی، مسلمانوں کا مذاق اڑانا۔ پوری سچائی و ایمانداری سے اللہ پر ایمان لانا۔

۱۵۔ اَللّٰہُ یَسْتَہْزِیُٔ بِہِمْ وَ یَمُدُّہُمْ فِیْ طُغْیَانِہِمْ یَعْمَہُوْنَ۔

ترجمہ۔ ان منافقین سے اللہ ہنسی کرتا ہے اور انھیں مہلت دیتا ہے تاکہ یہ شرارت اور سرکشی میں پڑے بہکتے رہیں۔

Translation:

(But) Allah mocks them and prolongs them in their transgression (while) they wander blindly.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ اَللّٰہُ (اللہ)۔ ۲۔ یَسْتَہْزِئُ (مذاق کرے گا/مذاق کرتا ہے)۔ ۳۔ بِہِمْ (ساتھ ان کے)۔ ۴۔ وَ (اور)۔ ۵۔ یَمُدُّہُمْ (وہ ڈھیل دے رہا ہے ان کو)۔ ۶۔ فِیْ طُغْیَانِہِمْ (ان کی سرکشی میں)۔ ۷۔ یَعْمَہُوْنَ (وہ بھٹک رہے ہیں/اندھے بنے پھرتے ہیں)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ انسان کے دلوں کے حال سے واقف ہے، اللہ کو کوئی انسان دھوکہ نہیں دے سکتا ہے، انسان کو چاہیئے کہ وہ پوری ایمانداری اور خلوص سے اللہ کی عبادت کرے اور اس کے حکم کو مانے۔

مرکزی تعلیمات:

لوگوں کا مذاق اڑانا، اللہ کا انھیں ڈھیل دینا، سرکشی کرنا اور اندھوں کی طرح بھٹکتے رہنا۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

لوگوں کا مذاق اڑانا، اللہ کا انھیں ڈھیل دینا، سرکشی کرنا اور اندھوں کی طرح بھٹکتے رہنا۔ اللہ انسان کے دلوں کے حال سے واقف ہے، اللہ کو کوئی انسان دھوکہ نہیں دے سکتا ہے، انسان کو چاہیئے کہ وہ پوری ایمانداری اور خلوص سے اللہ کی عبادت کرے اور اس کے حکم کو مانے۔

۱۶۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْھُدٰی ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ وَ مَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ۔

ترجمہ۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی خرید لی ہے تو نہ تو ان کی تجارت نے ہی انھیں کچھ نفع دیا اور نہ ہی یہ ہدایت یاب ہی ہوئے۔

Translation:

Those are the ones who have purchased error (in exchange) for guidance, so their transaction has brought no profit, nor were they guided.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ أُولٰئِکَ (یہی لوگ)۔ ۲۔ الَّذِینَ (جنہوں نے)۔ ۳۔ اشْتَرَوُا (خرید لی)۔ ۴۔ الضَّلَالَۃَ (گمراہی)۔ ۵۔ بِالْھُدَیٰ (ہدایت کے بدلے)۔ ۶۔ فَمَا رَبِحَتْ (کوئی فائدہ نہ دیا)۔ ۷۔ تِجَارَتُھُمْ (ان کی تجارت نے)۔ ۸۔ وَمَا کَانُوا (اور نہ تھے)۔ ۹۔ مُھْتَدِینَ (وہ ہدایت پانے والے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ سے ہدایت طلب کرتے رہنا اور سیدھے راستے پر چلنا۔

مرکزی تعلیمات:

گمراہی پر چلنا، یہ گمراہی انسان کو دنیا اور آخرت میں بہت شدید نقصان پہنچائے گی۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

گمراہی پر چلنا، یہ گمراہی انسان کو دنیا اور آخرت میں بہت شدید نقصان پہنچائے گی۔

اللہ سے ہدایت طلب کرتے رہنا اور سیدھے راستے پر چلنا۔

۱۷۔مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ۔

ترجمہ۔ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے شب تاریک میں آگ جلائی جب آگ نے اس کے ارد گرد کی چیزیں روشن کیں تو اللہ نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ یہ کچھ نہیں دیکھتے

Translation:

Their example is that of one who kindied afire, but when it illuminnated what was around him, Allah took away their and left them in darkness (so) they could not see.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔مَثَلُهُمْ (ان کی مثال)۔۲۔كَمَثَلِ (جیسے)۔۳۔مثال الَّذِي (اس شخص)۔۴۔اسْتَوْقَدَ (جس نے بھڑکائی)۔۵۔نَارًا (آگ)۔۶۔فَلَمَّا (پھر جب) ۷۔أَضَاءَتْ (روشن کر دیا)۔۸۔مَا حَوْلَهُ (اس کا ارد گرد)۔۹۔ذَهَبَ (چھین لی)۔۱۰۔اللَّهُ (اللہ)۔۱۱۔بِنُورِهِمْ (ان کی روشنی)۔۱۲۔وَتَرَكَهُمْ (اور انہیں چھوڑ دیا)۔۱۲۔فِي ظُلُمَاتٍ (اندھیروں میں)۔۱۳۔لَا يُبْصِرُونَ (وہ نہیں دیکھتے)۔

اخلاقی تعلیمات:

سچائی اور خلوص کے ساتھ اللہ پر ایمان اور اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا تا کہ اللہ تمام برائیوں سے بچائے۔

مرکزی تعلیمات:

نور بصارت کا چھن جانا یعنی حق اور باطل کا فرق مٹ جانا،انسان کا گمراہی اور تاریکی میں ڈوب جانا۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

انفرادی و اجتماعی سطح پر حق او باطل کا فرق کرتے رہنا۔سچائی اور خلوص کے ساتھ اللہ پر ایمان اور اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا تا کہ اللہ تمام برائیوں سے بچائے۔

مرکزی تعلیم:اب دو تمثیلیں دی ہیں یہ پہلی تمثیل کفار کے بارے میں اور دوسری تمصیل منافقین کے بارے میں۔

اخلاقی تعلیم:انسانیت اندھیری شب میں بھٹک بھٹک رہی تھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے گ روشن کر دی اس طرح ہدایت جو مکمل ہو گئی لیکن کچھ ضد تکبر اور حسد کی بنیاد پر کچھ لوگوں کی بینائی زائل ہو گئی جنہوں نے اس ہدایت سے فائدہ نہیں اٹھایا وہ بھٹکتے ہی رہے۔

اپنی زندگی میں اس ایت کا اطلاق:اللہ تعالی نے ہدایت کو واضح کر دیا ہے اور قیامت تک کے لیے نور ہدایت ہمارے پاس موجود ہے موجود رہے گی لہذا اب مسلمانوں کو زمین پر اللہ کا نظام قائم کرنا چاہیے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنا چاہیے۔

۱۸۔صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ۔

ترجمہ۔یہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں اور یہ کسی طرح سے بھی سیدھے راستے کی طرف لوٹ نہیں سکتے۔

Translation:

Deaf, dumb and blind so they will not return (to the right path).

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔صُمٌّ(بہرے)۔۲۔بُکْمٌ(گونگے)۔۳۔عُمْيٌ(اندھے)۔۴۔فَھُمْ(سووہ)۔۵۔لَا(نہیں)۔۶۔یَرْجِعُونَ(لوٹیں گے)۔

اخلاقی تعلیمات:

یقین کے ساتھ ایمان پر قائم رہنا جس کی وجہ سے اللہ اندھے، گونگے اور بہرے پن سے محفوظ رکھے گا۔

مرکزی تعلیمات:

سرکش و باغیوں کو اللہ اندھا، بہرہ اور گونگا کر دیتا ہے، دنیا کی عبرتیں ان کے سامنے ہوتی ہیں لیکن انھیں کچھ نظر نہیں آتا۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

سرکش و باغیوں کو اللہ اندھا، بہرہ اور گونگا کر دیتا ہے، دنیا کی عبرتیں ان کے سامنے ہوتی ہیں لیکن انھیں کچھ نظر نہیں آتا۔
یقین کے ساتھ ایمان پر قائم رہنا جس کی وجہ سے اللہ اندھے، گونگے اور بہرے پن سے محفوظ رکھے گا۔

مرکزی تعلیم: یہ آیت مکہ کی سرداروں کے بارے میں نازل ہوئی یعنی ابوجہل، ابولہب، ولید بن مغیرہ اور عقبہ بن ابی معید جو اپنے کفر میں پختہ تھے۔

اخلاقی تعلیم: مکہ کے سرداروں نے ہدایت کو محض اپنی ضد اور حسد کی وجہ سے ٹھکرایا جس کی وجہ سے اللہ نے انہیں عذاب کے مرتکب ہوئے۔

اپنی زندگی میں اس آیت کا اطلاق: سرکش و باغیوں کو اللہ اندھا، بہرا اور گونگا کر دیتا ہے دنیا کی عبرتیں ان کے سامنے ہوتی ہیں لیکن انہیں کچھ نظر نہیں آتا یقین کے ساتھ ہمیں ایمان پر قائم رہنا چاہیے جس کی وجہ سے اللہ اندھے گونگے اور بہرے پن سے محفوظ رکھے گا۔

۱۹۔اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ۔

ترجمہ۔ یا ان کی مثال ان کی طرح ہے جو کے آسمان سے بارش برس رہی ہو اور اس میں اندھیرے پر اندھیرا چھا رہا ہو اور بادل گرج رہا ہو اور بجلی کوندرہی تو یہ کڑک سے ڈر کر موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اللہ کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

Translation:

Or (it is) like a rainstrome from the sky within which is darkness, thunder and lightning. They put their finger in their ears against the thunderclaps in dread of death. But Allah is encompassing of the disbelievers.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔أَوْكَصَيِّبٍ(یا جیسے بارش ہو)۔۲۔مِنَ السَّمَاءِ(آسمان سے)۔۳۔فِیهِ(اس میں)۔۴۔ظُلُمَاتٌ(اندھیرے ہوں)۔۵۔وَرَعْدٌ(اور گرج)وَبَرْقٌ(اور بجلی)۔۷۔یَجْعَلُونَ(وہ ٹھونس لیتے ہیں)۔۸۔أَصَابِعَهُمْ(اپنی انگلیاں)۔۹۔فِيٓ آذَانِهِمْ(اپنے کانوں میں)۔۱۰۔مِنَ الصَّوَاعِقِ(کڑک کے سبب)۔۱۱۔حَذَرَالْمَوْتِ(موت کے ڈر سے)۔۱۲۔وَاللَّهُ(اور اللہ)۔۱۳۔مُحِيطٌ(گھیرے ہوئے ہے)۔۱۴۔بِالْكَافِرِينَ(کافروں کو)۔

اخلاقی تعلیمات:

کوئی انسان اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتا، اللہ انسانوں کے دل میں گزرنے والے خیالات سے بھی واقف ہے اسی لئے پورے خلوص نیت سے صرف اللہ کی عبادت کرنا تا کہ اللہ گمراہی سے بچائے اور نیک ہدایت کرے۔

مرکزی تعلیمات:

اس آیت میں اللہ نے شدید اندھیرے کی مثال کو سمجھاتے ہوئے تیز بارش، آندھی، طوفان، بجلی کی کڑک کا خوف کی کیفیات کو بیان فرمایا ہے اور مثال منکرین، مشرکین ...

بازاور گمراہ لوگوں کی پیش کی گئی ہے جنھیں ہر طرف سے اللہ نے گھیر رکھا ہے یعنی چاروں طرف سے وہ برائیوں میں گھیرے ہوئے ہیں۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

اس آیت میں اللہ نے شدید اندھیرے کی مثال کو سمجھاتے ہوئے تیز بارش، آندھی طوفان بجلی کی کڑک کا خوف کی کیفیات کو بیان فرمایا ہے اور یہ مثال منکرین مشرکین دھوکے بازاور گمراہ لوگوں کی پیش کی گئی ہے جنھیں ہر طرف سے اللہ نے گھیر رکھا ہے یعنی چاروں طرف سے وہ برائیوں میں گھیرے ہوئے ہیں۔

کوئی انسان اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتا اللہ انسانوں کے دل میں گزرنے والے خیالات سے بھی واقف ہے اسی لئے پورے خلوص نیت سے صرف اللہ کی عبادت کرنا تاکہ اللہ گمراہی سے بچائے اور نیک ہدایت کرے۔

مرکزی تعلیم: آیت نمبر 19 مرکزی تعلیم: اس آیت میں اللہ نے شدید اندھیرے کی مثال کو سمجھاتے ہوئے تیز بارش، اندھی، طوفان، بجلی کی کڑک کے خوف کی کیفیات کو بیان فرمایا ہے، اور یہ مثال منکرین، مشرکین اور دھوکے باز اور گمراہ لوگوں کی پیش کی گئی ہے جنہیں ہر طرف سے اللہ نے گھیر رکھا ہے یعنی چاروں طرف سے وہ برائیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

اخلاقی تعلیم آیت نمبر ۱۹

اللہ کا قانون ہے کہ جب کوئی شخص ہدایت واضح ہونے کے باوجود گناہوں پر اصرار کرتا رہتا ہے اور گناہ کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں

۔اپنی زندگی میں اخلاق:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شدید اندھیرے کی مثال کو سمجھاتے ہوئے تیز بارش، آندھی، طوفان، بجلی کی کڑک کے خوف کیفیات کو بیان فرمایا ہے اور یہ مثال۔ منکرین، مشرکین، اور دھوکے باز، اور گمراہ لوگوں کی پیش کی گئی ہے جنہیں ہر طرف سے اللہ نے گھیر رکھا ہے۔

یعنی کوئی انسان اللہ کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کے دل میں پیدا ہونے والے۔

۲۰ یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۱ کُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۙ۱ وَ اِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا ۱ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۱ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

ترجمہ۔ قریب ہے کے بجلی کی چمک اچانک ان کی آنکھوں کی بصارت کو لے جائے جب بجلی چمکتی اور ان پر روشنی پڑتی ہے تو وہ اس میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو یہ کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو ان کی کانوں کی سماعت اور آنکھوں کی بصارت دونوں کو زائل کر دے۔ بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

Translation:

The lightning almost snatches away their sight.Every time it lights (the way) for them, they walktherein, but when darkness comes over them, they stand (still). And if Allah had willed, He could have taken away their hearing and their sight. Indeed, Allah is over all things competent.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔یَکَادُ(قریب ہے)۔۲۔الْبَرْقُ(بجلی)۔۳۔یَخْطَفُ(اچک لے)۔۴۔اَبْصَارَهُمْ(انکی نگاہیں)۔۵۔کُلَّمَآ(جب بھی)۔۶۔اَضَآءَ(وہ چمکی)۔۷۔لَهُمْ(ان پر)۔۸۔مَّشَوْا(چل پڑے)۔۹۔فِیْهِ(اس میں)۔۱۰۔وَاِذَآ(اور جب)۔۱۱۔اَظْلَمَ(اندھیرا ہوا)۔۱۲۔عَلَیْهِمْ(ان پر)۔۱۳۔قَامُوْا(وہ کھڑے ہوئے)۔۱۳۔وَلَوْ(اور اگر)۔۱۴۔شَآءَ(چاہتا)۔۱۵۔اللّٰهُ(اللہ)۔۱۶۔لَذَهَبَ(چھین لیتا)۔۱۷۔بِسَمْعِهِمْ(انکی شنوائی)۔۱۸۔وَاَبْصَارِهِمْ(اور انکی آنکھیں)۔۱۸۔اِنَّ(بیشک اللہ)۔

اخلاقی تعلیمات:

ایمان کی دولت بہت قیمتی دولت ہےاور اللہ نے جس کو ہدایت بخش دی گویا وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو گیا اللہ ہر شے پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔

مرکزی تعلیمات:

منکرین اسلام کو اللہ نے ان کے کفر دھوکے اور جھوٹ کی وجہ سے ظلمت کے اندھیروں میں بھٹکا دیا اور اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت بھی چھین لیتا اور یہ اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں کیونکہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

منکرین اسلام کو اللہ نے ان کے کفر دھوکے اور جھوٹ کی وجہ سے ظلمت کے اندھیروں میں بھٹکا دیا اور اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت بھی چھین لیتا اور یہ اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں کیونکہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

ایمان کی دولت بہت قیمتی دولت ہےاور اللہ نے جس کو ہدایت بخش دی گویا وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو گیا اللہ ہر شے پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔

آیت نمبر 20 مرکزی تعلیم: منکرین اسلام کو اللہ نے ان کے کفر اور دھوکے اور جھوٹ کی وجہ سے ظلمت کے اندھیروں میں بھٹکا دیا اور اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت بھی چھین لیتا اور یہ اللہ کے لیے کچھ مشکل نہیں کیونکہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ اس مثال میں یہ ایک نقشہ کھینچا گیا ہے کہ منافقین کا معاملہ یہ ہے کہ ذرا کہیں حالات کچھ بہتر ہوئے تو مسلمانوں کے ساتھ ہو گئے اور اگر کوئی آزمائش آجاتی تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے۔

اخلاقی تعلیم ایت نمبر 20: ہمیں مومن و صادق بن کر رہنا چاہیے اگر تم نے اپنے تعصب یا تکبر کی وجہ سے کفر کا راستہ اختیار کیا تو اللہ انہی راستوں کو تمہارے لیے کھولتا چلا جائے گا۔

آیت نمبر 20 اطلاق: 1: انسان کو چاہیے کہ وہ مومن و صادق بن کر زندگی گزارے۔ 2: اور اپنے تعصب یا تکبر کی وجہ سے کفر کا راستہ اختیار نہ کرے 3: اور اگر انسان نے تعصب یا تکبر کا راستہ اختیار کیا تو اللہ تعالی اسی کو تمہارے لیے کھول دے گا اللہ کا یہ قاعدہ نہیں کہ کسی کو جبرا حق پر لائے اور نہ ہی کسی کو جبرا باطل کی راہ پر لائے (اس لیے اگر جبر کا معاملہ ہو تو پھر امتحان کیسا؟ پھر تو جزا و سزا کا تصور غیر منطقی و غیر معقول ٹھہرتا ہے)۔

۲۱۔يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ‏

ترجمہ۔ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا اس امید پر کہ تم متقی (پرہیزگار) بن جاؤ۔

Translation:

O mankind, worship your Lord, who created you and those before you, that you may become righteous.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ (اے لوگو)۔ ۲۔اعْبُدُوْا (عبادت کرو)۔ ۳۔رَبَّكُمُ (تم اپنے رب کی)۔ ۴۔الَّذِىْ (جس نے)۔ ۵۔خَلَقَكُمْ (تمہیں پیدا کیا) ۶۔وَالَّذِيْنَ (اور وہ لوگ جو)۔ ۷۔مِنْ (سے)۔ ۸۔قَبْلِكُمْ (تم سے پہلے)۔ ۹۔لَعَلَّكُمْ (تاکہ تم)۔ ۱۰۔تَتَّقُوْنَ (تم پرہیزگار ہو جاؤ)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ پر ایمان اور اس کی اطاعت کے ذریعے ہی انسان دنیا اور آخرت کی کامیابی کو حاصل کر سکتا ہے۔

مر کز تعلیمات:

اللہ کی بند گی کو اختیار کر نا یعنی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فر ما نبر داری کر نا، اللہ ہی ہم سب کا خالق و ما لک ہے، قیامت کے دن وہی شخص کا میاب ہو گا جو اللہ کا اطاعت گزار ہو گا۔

احکامات کا عملی زند گی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

اللہ کی بند گی کو اختیار کر نا یعنی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فر ما نبر داری کر نا، اللہ ہی ہم سب کا خالق و ما لک ہے، قیامت کے دن وہی شخص کا میاب ہو گا جو اللہ کا اطاعت گزار ہو گا۔ اللہ پر ایمان اور اس کی اطاعت کے ذریعے ہی انسان دنیا و آخرت کی کا میابی کو حاصل کر سکتا ہے۔

۔۔آیت نمبر ۲۱: آیت نمبر 21 مر کزی تعلیم نیہ قرآن کی دعوت کا خلاصہ ہے اور یہی تمام انبیاء اور رسول کی دعوت تھی کہ ایک اللہ کی بند گی کرو تمہارا اس کے سوا کوئی و الہ نہیں۔ جس نے تم کو بھی پیدا کیا یعنی جیسے تم مخلوق ہو ویسے ہی تمہارے آبا ؤ اجداد بھی مخلوق تھے۔ (جیسے تم خطا کر سکتے ہو اسی طرح وہ بھی تو خطا کر سکتے تھے۔ لہٰذا یہ نہ دیکھو کہ آباؤ اجداد کا راستہ کیا تھا بلکہ یہ دیکھو کہ حق کیا ہے۔)

آیت نمبر 21 خلاقی تعلیم: بس انسان کو ایک اللہ کی عبادت کرنی چاہیے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کر نا چاہیے یعنی بچ بچ کر اس دنیا میں چلنا چاہیے۔

آیت نمبر 21 طلاق: اللہ کی بند گی کو اختیار کر نا یعنی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فر ما نبر داری کر نا، کیو نکہ اللہ ہی ہم سب کا خالق و ما لک ہے، قیامت کے دن وہی شخص کا میاب ہو گا جو اللہ کا اطاعت گزار ہو گا۔ اللہ پر ایمان اور اس کی اطاعت کے ذریعے ہی سے انسان دنیا و آخرت کی کا میابی کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کر نا یعنی بچ بچ کر چلنا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں افراط و تفریط کے دھکوں سے بچ سکو اور آخرت میں اللہ کے عذاب سے بچ سکو۔ ان دونوں سے اگر بچنا ہے تو ایک اللہ کی بند گی کی روش اختیار کرو۔

۲۲۔الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ۔ جس نے تمہارے نفع کے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی نازل کیا اور پانی سے تمہارے رزق کے لیے کچھ پھل پیدا کیے لہٰذا تم اللہ کے لیے شر کا ءنہ بنا ؤجب کہ تم جانتے ہو۔

Translation:

(He) who made for you the earth a bed (spread out) and the sky a ceiling and sent down from the sky, rain and brought forth thereby fruits as provision for you. So do not attribute to Allah equals while you know (that there is nothing similar to Him).

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔الَّذِیْ جَعَلَ (جس نے بنایا)۔ ۲۔لَکُمُ (تمہارے لئے)۔ ۳۔الْاَرْضَ (زمین)۔ ۴۔فِرَاشًا (فرش)۔ ۵۔وَالسَّمَآءَ (اور آسمان)۔ ۶۔بِنَآءً (چھت) ۷۔وَاَنْزَلَ (اور اتارا)۔ ۸۔مِنَ السَّمَآءِ (آسمان سے)۔ ۹۔مَآءً (پانی)۔ ۱۰۔فَاَخْرَجَ (پھر نکالے)۔ ۱۱۔بِهٖ (اس کے ذریعے)۔ ۱۲۔مِنَ (سے)۔ ۱۳۔الثَّمَرَات (پھل)۔ ۱۴۔رِزْقًا (رزق)۔ ۱۵۔لَکُمْ (تمہارے لئے)۔ ۱۶۔فَلَاتَجْعَلُوْا (سو نہ ٹھہراؤ)۔ ۱۷۔لِلّٰهِ (اللہ کے لئے)۔ ۱۸۔اَنْدَادًا (کوئی شریک)

۱۹۔وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (اور تم جانتے ہو)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنانا اللہ نے اپنی مخلوقات کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے ان کے لئے زمین کو ہموار کیا اور اس کا فرش بنایا، آسمان کو چھت بنایا بارش کا پانی برسایا اور ہر قسم کا رزق انسان کو مہیا کیا اتنی بے شمار نعمتوں کو حاصل کرنے کے بعد انسان اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیسے ٹھہرا سکتا ہے ؟

مرکزی تعلیمات:

اللہ کی بے شمار نعمتیں زمین کو فرش بنایا، آسمان کو چھت بنایا بارش کا پانی برسایا بے شمار رزق عطا فرمایا، اللہ نے حکم دیا کے اللہ کے ساتھ کسی کو کبھی بھی شریک نا ٹھہرانا۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

اللہ کی بے شمار نعمتیں زمین کو فرش بنایا، آسمان کو چھت بنایا بارش کا پانی برسایا بے شمار رزق عطا فرمایا، اللہ نے حکم دیا کے اللہ کے ساتھ کسی کو کبھی بھی شریک نا ٹھہرانا۔

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنانا اللہ نے اپنی مخلوقات کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے ان کے لئے زمین کو ہموار کیا اور اس کا فرش بنایا، آسمان کو چھت بنایا بارش کا پانی برسایا اور ہر قسم کا رزق انسان کو مہیا کیا اتنی بے شمار نعمتوں کو حاصل کرنے کے بعد انسان اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیسے ٹھہرا سکتا ہے ؟

۔۔ آیت نمبر:۲۲۔آیت نمبر22مرکزی تعلیم اس کی مرکزی تعلیم یہ ہے کہ اس کائنات کا
خالق اللہ کے سوا کوئی نہیں، تو پھر اس کے شریک کیوں ٹھہراتے ہو؟

آیت نمبر22 اخلاقی تعلیم اس آیت میں ہر طرح کے شرک سے منع کیا جا رہا ہے یعنی شرک
فی الذات، شرک فی الصفات اور صفات کے تقاضوں میں شرک۔

آیت نمبر22 طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک صحابی نے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے ایسے ہی کہہ دیا یعنی جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسے فوراً ٹوک دیا اور فرمایا کیا تو نے مجھے اللہ کا مد مقابل بنا دیا ہے؟quot
ہمیں شرک جلی یعنی کھلا ہوا شرک اور شرک خفی یعنی چھپا ہوا شرک اس سے حتی الامکان
بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔اج کل ہم شرک خفی میں مبتلا ہیں مثلاً اگر میں نماز پڑھ رہا ہوں
اور مجھے یہ محسوس ہوا کہ کوئی مجھے دیکھ رہا ہے تو میں نے نماز میں اپنا سجدہ تبدیل کر
دیا اگر عام طور پر میں سجدہ دو یا تین سیکنڈ کا کرتا تھا تو اس کو میں نے پانچ سیکنڈ کا کر دیا
تو یہ دو سیکنڈ کس کے لیے ہوئے یہ شرک ہو گیا۔لہذا ہمیں ہر طرح کے شرک سے بچنے کی
حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے اور ہم میں سے ہر ایک کہیں نہ کہیں شرک خفی کر رہا ہوتا
ہے۔اسی لیے قران میں بار بار اللہ تعالی نے فرمایا کہ اللہ کا تقوی اختیار کرو۔

۲۳۔وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔

ترجمہ۔اور اگر تم کو اس کتاب (کے کلام الٰہی ہونے) میں شک ہے جس کو ہم نے اپنے (محبوب) بندے پر نازل کیا ہے تو اس کی مانند کوئی ورسورت (بنا کر) لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔

Translation: :

:And if you are in doubt about what We have sent down upon Our servent (Mohammad) then produce a surah the like thereof and call upon your witness other than Allah, if you should be truthful.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔وَاِنْ (اور اگر)۔۲۔كُنْتُمْ (تم)۔۳۔فِیْ (میں)۔۴۔رَیْبٍ (شک)۔۵۔مِمَّا (سے جو)۔۶۔نَزَّلْنَا (ہم نے اتارا)۔۷۔عَلٰی عَبْدِنَا (اپنے بندہ پر)

۷۔فَأْتُوْا(تو لے آؤ)۔۸۔بِسُوْرَةٍ(ایک سورۃ)۔۹۔مِنْ مِثْلِهٖ(سے، اس جیسی)۔۱۰۔وَادْعُوْا(اور بلا لو)۔۱۱۔شُهَدَآءَكُمْ(اپنے مددگار)۔
۱۲۔مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ(اللہ کے سوا)۔۱۳۔اِنْ كُنْتُمْ(اگر تم ہو)۔۱۴۔صَادِقِيْنَ(سچے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ کی کتاب یعنی قرآن کریم پر مکمل یقین کرنا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔

مرکزی تعلیمات:

شک میں ڈوبے ہوئے لوگ جو قرآن کریم کو اللہ کی کتاب ماننے سے انکار کرتے ہیں اللہ نے انھیں قیامت تک چیلنج کر دیا کہ اس کی ایک سورہ جیسی ہی کوئی سورہ بنا لاؤ اور اس کام کے لئے اپنے مددگاروں سے بھی مدد لے لو اگر تم سچے ہو تو۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

شک میں ڈوبے ہوئے لوگ جو قرآن کریم کو اللہ کی کتاب ماننے سے انکار کرتے ہیں اللہ نے انھیں قیامت تک چیلنج کر دیا کہ اس کی ایک سورہ جیسی ہی کوئی سورہ بنا لاؤ اور اس کام کے لئے اپنے مددگاروں سے بھی مدد لے لو اگر تم سچے ہو تو۔ اللہ کی کتاب یعنی قرآن کریم پر مکمل یقین کرنا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔

مرکزی تعلیم: مرکزی تعلیم آیت نمبر 23: شک میں ڈوبے ہوئے لوگ جو قران کریم کو اللہ کی کتاب ماننے سے انکار کرتے ہیں، اللہ نے انہیں قیامت تک کے لیے چیلنج دے دیا ہے کہ اس جیسا ایک سورت ہی بنا لاؤ اور اس کام کے لیے اپنے مددگاروں سے بھی مدد لے لو اگر تم سچے ہو تو۔ اگر ہمارا قران پر ایمان نہیں ہے کہ یہ قران اللہ کا کلام ہے تو پھر ہم اسلام سے خارج ہیں۔ لہذا اس بات پر ایمان رکھنا ہمارے ایمان کا لازمی جزو ہے کہ قران اللہ تعالی کا کلام ہے اور اللہ تعالی نے اسے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا اور یہ قیامت تک میں محفوظ رہے گا اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالی نے لیا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالی نے قریش کے
لوگوں کو چیلنج دیا جن کی اپنی زبان عربی تھی۔

اخلاقی تعلیم:

خلاقی تعلیم قرآن کا انداز بیاں یہ ہے کہ وہ اپنے اندر جھانکنے کی دعوت دیتا ہے۔
چنانچہ یہاں گویا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہا جا رہا ہے کہ حقیقت میں تمہیں اس قرآن کے
کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے یہ تو محض تمہارا بہانہ ہے۔ (قرآن کریم میں ایسے
پانچ مقامات ہیں جہاں پر یہ چیلنج موجود ہے سورہ طور آیت نمبر 33، 34، سورہ بنی اسرائیل 88 سورہ ہود 13، سورہ یونس 38 سورہ البقرہ 23:

اپنی زندگی میں اطلاق:

اطلاق اگر ہمارا قرآن پر ایمان نہیں ہے کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے تو ہم اسلام سے خارج ہیں۔ لہذا اس بات پر ایمان رکھنا ہمارے ایمان کا لازمی جزو ہے۔ کیا قرآن اللہ تعالی کا کلام ہے اور قیامت تک کے لئے اللہ تعالی نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اسی لئے اللہ تعالی نے قریش کے
لوگوں کو چیلنج دیا جن کی اپنی زبان عربی تھی۔

۲۴۔فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۔

ترجمہ۔ سو اگر تم نہ کر سکے اور تم ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے جس کو کافروں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

Translation:

But if you do not and you will never be able to then fear the Fire , whose fuel is men and stones, prepared for the disbelievers.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔فَاِنْ(پھر اگر)۔۲۔لَمْ تَفْعَلُوْا(تم نہ کر سکو)۔۳۔وَلَنْ تَفْعَلُوْا(اور ہرگز نہ کر سکو گے)۔۴۔فَاتَّقُوا النَّارَ(تو ڈرو آگ سے)۔
۵۔الَّتِيْ(جس کا)۔۶۔وَقُوْدُهَا(ایندھن)۔۷۔النَّاسُ(آدمی)۔۸۔وَالْحِجَارَةُ(اور پتھر)۔۹۔اُعِدَّتْ(تیار کی گئی)۔

۱۰ لِلْکَافِرِیْنَ(کافروں کے لئے)۔

اخلاقی تعلیمات:

تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ، اس کی کتاب اور یوم آخرت پر مکمل یقین رکھیں۔

مرکزی تعلیمات:

اللہ کے اس چیلنج کو کوئی انسان قیامت تک نہیں کر سکتا لہٰذا ڈرو جہنم سے جس کا ایندھن سرکش انسان اور پتھر ہوں گے۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

اللہ کے اس چیلنج کو کوئی انسان قیامت تک نہیں کر سکتا لہٰذا ڈرو جہنم سے جس کا ایندھن سرکش انسان اور پتھر ہوں گے۔ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ، اس کی کتاب اور یوم آخرت پر مکمل یقین رکھیں۔

مرکزی تعلیم:

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں دو ٹوک انداز میں کہ تم سب مل کر بھی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے۔

اخلاقی تعلیم: کس طرح دو ٹوک انداز میں قرآن نے دعویٰ کیا ہے کہ اے اہل قریش تم ہرگز یہ کام نہیں کر پاؤ گے۔

اطلاق:

یہ ہمارا ایمان ہے اور ہونا چاہیے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اگر اس ایمان میں ذرا سی بھی کمی آئی تو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ پھر بچو اس آگ سے جس کا ایندھن بنیں گے انسان اور پتھر۔

۲۵۔ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔

ترجمہ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کو یہ بشارت دے دیجئے کہ ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہیں، جب بھی ان کو ان باغات سے کوئی پھل کھانے کے لیے دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ یہ وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا اور ان کو صورت ملتے جلتے پھل دیئے جائیں گے اور ان کے لیے ان باغات میں پاکیزہ ازواج ہوں گی اور وہ ان باغات میں ہمیشہ رہیں گے۔

Translation:

And give good tidings to those who believe and do righteous deeds that will have gardens (in Paradise) beneath which rivers flow. Whenever they are provided with a provision of fruit therefrom, they will say, This is what we were provided with befor. And it is given to them in likeness. And they will have therein purified spouses, and they will abide therein eternally.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ (اور خوشخبری دو جو لوگ)۔ ۲۔ آمَنُوْا (ایمان لائے)۔ ۳۔ وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ (اور انہوں نے عمل کئے نیک)۔ ۴۔ اَنَّ لَهُمْ (کہ ان کے لئے)۔ ۵۔ جَنَّاتٍ (باغات)۔ ۶۔ تَجْرِیْ (بہتی ہیں)۔ ۷۔ مِنْ تَحْتِهَا (ان کے نیچے سے)۔ ۸۔ الْاَنْهَارُ (نہریں)۔ ۹۔ كُلَّمَا (جب بھی)۔

۱۰۔ رُزِقُوْا (کھانے کو دیا جائے گا)۔ ۱۱۔ مِنْهَا (اس سے)۔ ۱۲۔ مِنْ ثَمَرَةٍ (سے کوئی پھل)۔ ۱۳۔ رِزْقًا (رزق)۔ ۱۴۔ قَالُوْا (وہ کہیں گے)۔

۱۵۔ هٰذَا الَّذِیْ (یہ وہ جو کہ)۔ ۱۶۔ رُزِقْنَا (ہمیں کھانے کو دیا گیا)۔ ۱۷۔ مِنْ (سے)۔ ۱۸۔ قَبْلُ (پہلے)۔ ۱۹۔ وَاُتُوْا (حالانکہ انہیں دیا گیا ہے)

۲۰۔ بِهٖ (اس سے)۔ ۲۱۔ مُتَشَابِهًا (ملتا جلتا)۔ ۲۲۔ وَلَهُمْ (اور ان کے لئے)۔ ۲۳۔ فِیْهَا (اس میں)۔ ۲۴۔ اَزْوَاجٌ (بیویاں)۔ ۲۵۔ مُطَهَّرَةٌ (پاکیزہ)

۲۶۔ وَهُمْ (اور وہ)۔ ۲۷۔ فِیْهَا (اس میں)۔ ۲۸۔ خَالِدُوْنَ (ہمیشہ رہیں گے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ کی اطاعت کرنا، جس کے بدلے اللہ تعالی بے شمار انعامات اور اکرامات سے نوازیں گے۔

مرکزی تعلیمات:

ایمان والوں کو خوشخبری، جنت کی نعمتوں کا ذکر، جنت کے باغات، وہاں کی خوبصورت نہریں، جنت کے پھل اور جنت کی پاکیزہ بیویاں، اور اہل جنت وہاں ہمیشہ ایک ساتھ رہیں گے۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

ایمان والوں کو خوشخبری، جنت کی نعمتوں کا ذکر، جنت کے باغات، وہاں کی خوبصورت نہریں، جنت کے پھل اور جنت کی پاکیزہ بیویاں، اور اہل جنت وہاں ہمیشہ ایک ساتھ رہیں گے۔ اللہ کی اطاعت کرنا، جس کے بدلے اللہ تعالی بے شمار انعامات اور اکرامات سے نوازیں گے۔

مرکزی تعلیم:

اس ایت میں اہل ایمان کو اللہ کی طرف سے جنت کی بشارت دی جارہی ہے رہیے کہ اللہ تعالی کی طرف سے جو ان کی ضیافت کی جائے گی۔

(اخلاقی تعلیم):

اس ایت میں اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ جو نعمتیں ایمان والوں کو اللہ تعالی کی طرف سے جنت میں ملیں گی یعنی رہنے کے باغات، جنت میں نہایت پاکباز بیویاں ملیں گی، اور اس میں اہل ایمان یعنی جن کے پاس قلبی ایمان ہوگا وہ لوگ ان نعمتوں کے حقدار ہوں گے۔

(اطلاق):

اس دنیا میں ہمارے مسلمان ہونے کا دارومدار قانونی ایمان پر ہے لیکن آخرت میں دارومدار قلبی ایمان پر ہوگا لہذا آخرت میں یہ تمام نعمتوں کے حقدار وہ ہوں گے جن کے پاس دنیا میں قلبی ایمان تھا۔ اس دنیا میں جو ایمان والے ہیں ان کو اللہ تعالی کی طرف سے خوشخبری، جنت کی نعمتوں کا ذکر، جنت کے پھل اور جنت کی پاکیزہ بیویوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور اہل جنت وہاں ہمیشہ ایک ساتھ رہیں گے یہ سب کچھ حاصل کرنے کے لیے ہمیں اس دنیا میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کلی اطاعت کرنی ہوگی اور شریعت کے مطابق زندگی گزارنی ہوگی۔

۲۶۔اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ
اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ۔

ترجمہ۔ بیشک اللہ (ہدایت کے سلسلہ میں) کسی بھی مثال کے بیان کو ترک نہیں کرتا خواہ مچھر کی مثال ہو یا اس سے بھی زیادہ حقیر چیز کی، رہے وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ مثال ان کے رب کی طرف سے سچی ہے، اور رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں کہ اس (حقیر) مثال سے اللہ تعالٰی نے کیا ارادہ کیا ہے؟ وہ اس (مثال کے بیان) سے بہت لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے اور بہت لوگوں کو اس سے ہدایت دیتا ہے، اور وہ صرف فاسقوں کو ہی اس سے گمراہی میں مبتلا کرتا ہے۔

Translation:

Indeed, Allah is not timed to present an example- that of a mosquito or what is smaller than it. And those who have believed know that it is the truth from their Lord. But as for those who disbelive, they say, What did Allah indeed by this as an example? He misleads many thereby and guides many thereby. And He misleads not except the definantly disobedient.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔اِنَّ (بیشک)۔۲۔اللہ (اللہ)۔۳۔لَایَسْتَحْیِیْ (نہیں شرماتا)۔۴۔اَنْ یَضْرِبَ (کہ کوئی بیان کرے)۔۵۔مَثَلًا (مثال)۔۶۔مَابَعُوْضَةً (جو مچھر) ۷۔فَمَا (خواہ جو)۔۸۔فَوْقَهَا (اس سے اوپر)۔۹۔فَاَمَّاالَّذِیْنَ (سو جو لوگ)۔۱۰۔آمَنُوْا (ایمان لائے)۔۱۱۔فَیَعْلَمُوْنَ (وہ جانتے ہیں)۔۱۲۔اَنَّہُ (کہ وہ)۔۱۳۔الْحَقُّ (حق)۔۱۴۔مِنْ رَّبِّهِمْ (ان کے رب سے)۔۱۵۔وَاَمَّاالَّذِیْنَ (اور جن لوگوں نے)۔۱۶۔کَفَرُوْا (کفر کیا)۔۱۷۔فَیَقُوْلُوْنَ (وہ کہتے

ہیں)۔۱۸ مَاذَا(کیا)۔۱۹۔اَرَادَاللّٰهُ(ارادہ کیا)۔۲۰۔اللّٰہبِھٰذَا(اس سے)۔۲۱۔مَثَلًا(مثال)۔۲۲ یُضِلُّ(وہ گمراہ کرتا ہے)۔۲۳ بِہٖ(اس سے)
۲۴۔كَثِيْرًا(بہت لوگ)۔۲۵ وَيَهْدِی(اور ہدایت دیتا ہے)۔۲۶۔بِہٖ(اس سے)۔۲۷۔كَثِيْرًا(بہت لوگ)۔۲۸۔وَمَا(اور نہیں)۔
۲۹ یُضِلُّ بِہٖ(گمراہ کرتا اس سے)۔۳۰۔اِلَّاالْفَاسِقِيْنَ(مگر نافرمان)۔

اخلاقی تعلیمات:

قرآنی آیات سے اللہ بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں اور انھی آیات سے اللہ بے شمار لوگوں کو گمراہ بھی کر دیتے ہیں۔

مرکزی تعلیمات:

اللہ کمتر مثالیں پیش کرنے سے نہیں شرماتا، اللہ نے اس آیت میں مچھر کی مثال پیش کی ہے، مچھر بظاہر بے انتہا ادنیٰ مخلوق ہے لیکن جو اہل علم ہیں ان کا ایمان ان ادنیٰ مخلوق کی تخلیق پر غور و فکر سے بڑھ جاتا ہے جبکہ منکرین ان آیات اور مثالوں کا مذاق اڑاتے ہیں جس سے وہ گمراہی میں جا گرتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو اللہ نے فاسق کہا۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

اللہ کمتر مثالیں پیش کرنے سے نہیں شرماتا، اللہ نے اس آیت میں مچھر کی مثال پیش کی ہے، مچھر بظاہر بے انتہا ادنیٰ مخلوق ہے لیکن جو اہل علم ہیں ان کا ایمان ان ادنیٰ مخلوق کی تخلیق پر غور و فکر سے بڑھ جاتا ہے جبکہ منکرین ان آیات اور مثالوں کا مذاق اڑاتے ہیں جس سے وہ گمراہی میں جا گرتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو اللہ نے فاسق کہا۔

قرآنی آیات سے اللہ بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں اور انھی آیات سے اللہ بے شمار لوگوں کو گمراہ بھی کر دیتے ہیں۔

مرکزی تعلیم:

قرانی یات سے اللہ تعالی بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں اور انہی یات سے اللہ تعالی بے شمار لوگوں کو گمراہ بھی کردیتے ہیں۔2.: کفار کی طرف سے قران کے بارے میں کئی اعتراضات اٹھائے جاتے تھے ان میں سے ان کا ایک اعتراض یہاں نقل کیا جا رہا ہے کہ قران مجید میں مکھی کی تشبیہ ائی ہے یہ تو بہت حقیر سی شے ہے یہاں اس ایت میں ان کی اس بات کا جواب دیا جا رہا ہے۔

اخلاقی تعلیم:

دراصل تشبیہ اور تمثیل کے اندر مناسبت اور مطابقت ہونی چاہیے۔ یعنی کوئی تمثیل یا تشبیہ بیان کرنی ہو تو جس شے کے لیے تشبیہ دی جا رہی ہے اس سے مناسبت اور مطابقت رکھنے والی شے سے تشبیہ دی جانی چاہیے۔ کوئی شے اگر بہت حقیر ہے تو اسے کسی عظمت والی شے سے اخر کیسے تشبیہ دی جائے گی؟ اسے تو کسی حقیر شے سے ہی تشبیہ دی جائے گی تو تشبیہ کا اصل مقصد پورا ہو گا۔ چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے لیے یہ کوئی شرم یا عار کی بات نہیں ہے کہ وہ مچھر کی مثال بیان کرے یا اس چیز کی جو اس سے بڑھ کر ہے۔

اطلاق:

ان مثالوں کے ذریعے اللہ تعالی بہت سوں کو گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے اور بہت سوں کو راہ راست دکھا دیتا ہے۔ (معلوم ہوا کہ ہدایت اور گمراہی کا دارومدار انسان کی اپنی داخلی کیفیت (subjective condition) پر ہے۔ اگر ہمارے اندر خیر ہے، بھلائی ہے، اپ کی نیت طلب علم اور طلب ہدایت کی ہے تو اپ کو اس قران سے ہدایت مل جائے گی اور اگر اپ کے دل میں زیغ ہے، کجی ہے، نیت میں ٹیڑھا اور فساد ہے تو اسی قران کے ذریعے سے اللہ اپ کی گمراہی میں اضافہ کردے گا۔ (لیکن انسان کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالی کا کسی کو ہدایت دینا اور کسی کو گمراہی میں مبتلا کر دینا الل ٹپ نہیں ہے۔ کسی قاعدے اور قانون کے بغیر نہیں ہے)۔

آیت نمبر:۲۷۔آیت نمبر27مرکزی تعلیم: اس ایت میں اللہ تعالی اس بڑے عہد عہد الست کے بارے میں فرما رہے ہیں جس کا ذکر سورۃ الاعراف میں ہے۔

یہ عہد عالم ارواح میں تمام ارواح انسانی نے کیا تھا۔ ان میں ہم سب شامل تھے۔ لیکن صرف ارواح کی شکل میں تھے۔ جسمے موجود نہیں تھے۔ (انسان کا روحانی وجود مکمل وجود ہے اور اولا تخلیق اسی کی ہوئی تھی۔ عہدے الست میں تمام بنی ادم سے اللہ تعالی نے دریافت فرمایا! کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے ایک ہی جواب دیا بلی (کیوں نہیں!)

۲۷۔الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَاللهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۚ وَيَقْطَعُوْنَ مَآاَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

ترجمہ۔ جو اللہ سے خوب پکا عہد کرنے کے بعد اس کو توڑتے ہیں اور جن چیزوں کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے ان کو کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں، وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں

Translation:

Who break the convenant of Allah after contracting it and sever that which Allah has orrdered to be joined and cause corruption on earth. It is those who are the losers.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔اَلَّذِیْنَ(جو لوگ)۔۲۔یَنْقُضُوْنَ(توڑتے ہیں)۔۳۔عَھْدَاللّٰہِ(اللہ کا وعدہ)۔۴۔مِنْ بَعْدِ(سے بعد)۔۵۔مِیْثَاقِہٖ(پختہ اقرار)۔۶۔وَیَقْطَعُوْنَ (اور کاٹتے ہیں)۔۷۔مَا۔اَمَرَ(جس حکم دیا)۔۸۔اللّٰہُ(اللہ)۔۹۔بِہٖ(اس سے)۔۱۰۔اَنْ یُوْصَلَ(کہ وہ جوڑے رکھیں)۔۱۱۔وَیُفْسِدُوْنَ(اور وہ فساد کرتے ہیں)۔۱۲۔فِی(میں)۔۱۳۔الْاَرْضِ(زمین)۔۱۴۔اُوْلٰئِکَ(وہی لوگ)۔۱۵۔ھُمُ(وہ)۔۱۶۔الْخَاسِرُوْنَ(نقصان اٹھانے والے ہیں)۔

اخلاقی تعلیمات:

ایمان در اصل اللہ کی وحدانیت کی گواہی اور اللہ کے ساتھ ایک پختہ عہد ہے انسان کو دین اسلام میں داخل ہونے کے بعد اللہ کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کر لینا چاہئے۔

مرکزی تعلیمات:

اللہ کے عہد کو توڑنے والے بدعہد اور عہد شکن، زمین میں فساد پھیلانے والے برے لوگ، ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

اللہ کے عہد کو توڑنے والے بدعہد اور عہد شکن، زمین میں فساد پھیلانے والے برے لوگ، ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

ایمان در اصل اللہ کی وحدانیت کی گواہی اور اللہ کے ساتھ ایک پختہ عہد ہے انسان کو دین اسلام میں داخل ہونے کے بعد اللہ کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کر لینا چاہئے۔

مرکزی تعلیم:

اس ایت میں اللہ تعالیٰ اس بڑے عہد الست کے بارے میں فرمارہے ہیں جس کا ذکر سورۃ الاعراف میں ہے۔ یہ عہد عالم ارواح میں تمام ارواح انسانی نے کیا تھا۔ ان میں ہم سب شامل تھے۔ لیکن صرف ارواح کی شکل میں تھے۔ جسے موجود نہیں تھے۔ (انسان کا روحانی وجود مکمل وجود ہے اور اولا تخلیق سی کی ہوئی تھی۔ عہد الست میں تمام بنی ادم سے اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے ایک ہی جواب دیا بلی (کیوں نہیں!) اب یہ جو فاسق ہیں، نافرمان ہیں سرکش ہیں انہوں نے اس عہد کو توڑ ڈالا اور اللہ کو اپنا مالک اپنا خالق اور اپنا حاکم ماننے کے بجائے خود حاکم بن کر بیٹھ گئے۔ اور اللہ نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے تو یہ قطع رحمی کرتے ہیں۔ زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اصل میں یہی لوگ خسارے میں ہیں۔

اخلاقی تعلیم:

غیر اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کرنا سب سے بڑی بغاوت، سرکشی اور فسق و نافرمانی ہے۔

اور مال کی طلب میں اپنے بھائی کے مال کو ہتھیانے کے لیے بھائی بھائی کو ختم کر دیتا ہے تمام اخلاقی حدود کو پس پشت ڈال دیتا ہے یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

غیر اللہ کی حاکمیت تسلیم کرنا اور قطع رحمی کرنا در اصل ان چیزوں کے نتیجے میں زمین میں فساد برپا ہوتا ہے تو جو لوگ یہ کام کرتے ہیں در اصل وہی اخروی اور دائمی خسارے میں ہوں گے۔

اطلاق:

ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ سے کیے ہوئے عہد کے پابند رہیں جو کہ ہم بھول چکے ہیں اور قران ہمیں یاد دلا رہا ہے تو ہمیں عہد اللہ کی پابندی کرنی چاہیے۔ اللہ کی حاکمیت کے مقابلے میں کسی غیر اللہ کی حاکمیت، عوامی حاکمیت اور ملوکیت کو قبول نہیں کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صلہ رحمی کرنے کا حکم دے رہا ہے لہذا ہمیں ہر ممکن قطع رحمی سے بچنا چاہیے اپنی ذاتی اغراض اپنے تکبر کی وجہ سے رشتہ داری کو منقطع نہیں کرنا چاہیے۔

اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باغی ہو جائیں یا پس میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگیں گے تو اس کا نتیجہ فساد فی الارض کی صورت میں نکلے گا اس سے ہمیں اپنے اپ کو بچانا چاہیے ورنہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم دائمی خسارہ اٹھانے والوں میں ہو جائیں گے۔

۲۸۔كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔

ترجمہ۔تم کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو؟حالانکہ تم مردہ تھے اُس نے تم کو زندہ کیا پھر وہ تم پر موت طاری کرے گا پھر تم کو زندہ کرے گا پھر اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

Translation:

How can you disbelieve in Allah when you were lifeless and He brought you to life, then He will cause you to die then He will bring you (back) to life and then to Him you will be returned.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔كَيْفَ (کس طرح)۔۲۔تَكْفُرُوْنَ (تم کفر کرتے ہو)۔۳۔بِاللّٰهِ (اللہ کا)۔۴۔وَكُنْتُمْ (اور تم تھے)۔۵۔اَمْوَاتًا (بے جان)۔۶۔فَاَحْيَاكُمْ (سو اس نے تمہیں زندگی بخشی)۔۷۔ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ (پھر وہ تمہیں مارے گا)۔۸۔ثُمَّ (پھر)۔۹۔يُحْيِيْكُمْ (تمہیں جلائے گا)۔۱۰۔ثُمَّ (پھر) ۱۳ اِلَيْهِ (اس کی طرف)۔۱۴۔تُرْجَعُوْنَ (لوٹائے جاؤ گے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ نے تمام انسانوں کو پیدا کیا پھر وہ تمام انسانوں کو موت دے گا پھر دوبارہ سب کو زندہ کرے گا اور ہم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔

مرکزی تعلیمات:

کفر کا رویہ انسان ناقابل تذکرہ شے تھا وہ بے جان تھا اللہ نے اس کو زندگی بخشی پھر اللہ اس کو دوبارہ موت دے گا پھر اللہ اس کو دوبارہ زندگی بھی دے گا اور تمام انسانوں کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

کفر کا رویہ انسان ناقابل تذکرہ شے تھا وہ بے جان تھا اللہ نے اس کو زندگی بخشی پھر اللہ اس کو دوبارہ موت دے گا پھر اللہ اس کو دوبارہ زندگی بھی دے گا اور تمام انسانوں کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔اللہ نے تمام انسانوں کو پیدا کیا پھر وہ تمام انسانوں کو موت دے گا پھر وہ دوبارہ سب کو زندہ کرے گا اور ہم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔

انفرادی و اجتماعی سطح پر اللہ کی عبادات اور بندگی کا اہتمام کرنا۔

مرکزی تعلیم

تخلیق انسانی اور حیات انسانی کی حقیقت بتائی جا رہی ہے۔اس ایت میں ایک بڑی گہری حکمت اور فلسفے کی بات بیان کی گئی ہے جو اج نگاہوں سے بالکل اوجھل ہو چکی ہے وہ یہ کہ ہم دنیا میں آنے سے پہلے مردہ تھے۔(یہ مضمون قران میں متعدد بار اچکا ہے سورہ المومنون،سورہ المومن ،سورہ البقرہ سے پہلے نازل ہو چکی تھیں۔سورہ البقرہ کی اس ایت میں بھی دو احیا اور دو اموات کا ذکر ہے۔(یہاں حیات انسانی کے مختلف ادوار کو اچھی طرح سے سمجھ لیجئے:

ہر انسان کی پہلی تخلیق اس وقت عمل میں ائی جب عالم ارواح میں اس کی روح پیدا کی گئی۔عالم ارواح کی یہ زندگی پورے شعور کے ساتھ تھی۔اسی لیے تو وہاں تمام ارواح سے وہ عہد لیا گیا تھا جس کا ذکر سورۃ الاعراف کی ایت نمبر 172 میں ہے۔اس عہد کے وقت حضرت ادم علیہ السلام کی روح سے لے کر دنیا کے اخری انسان کی روح تک تمام ارواح حاضر اور موجود تھی۔عالم ارواح میں ارواح کے اس عظیم وشان اجتماع کی کیفیت سورہ غافر (مومنون) کی ایت نمبر 11 میں بیان ہوئی ہے کہ اے ہمارے رب! تو نے دو مرتبہ ہم پر موت وارد کی اور دو مرتبہ ہمیں زندہ کیا۔اب ہم نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا ہے۔تو اب یہاں سے نکلنے کا بھی کوئی راستہ ہے؟

عالم ارواح میں اروا کے اس عظیم وشان اجتماع کی کیفیت ایک حدیث میں ائی ہے (متفق علیہ)

- یعنی ارواح جمع شدہ لشکروں کی صورت میں تھی۔۔۔۔ان ارواح سے وہ عہد لیا گیا جو عہد الست کہلاتا ہے۔

پھر انہیں سلا دیا گیا۔یہ گویا پہلی موت تھی جو ہم گزار ائے ہیں۔

2. پھر دنیا میں عالم خلق کا مرحلہ آیا۔جس میں رحم مادر میں جنین جب چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اس میں وہ روح لا کر پھونک دی جاتی ہے یہ گویا پہلی مرتبہ کا زندہ کیا جانا ہو گیا۔ہم اس دنیا میں زندہ ہو گئے جسد کے ساتھ،ہمیں پہلی موت کی نیند سے جگا دیا گیا۔

اب ہمیں جو موت ائے گی وہ ہماری دوسری موت ہو گی اور اس کے نتیجے میں ہمارا جسد وہیں چلا جائے گا جہاں سے ایا تھا (یعنی مٹی میں) اور ہماری روح بھی جہاں سے ائی تھی وہیں واپس چلی جائے گی (فلسفہ و حکمت قرانی کا بہت گہرا نقطہ ہے)

اخلاقی تعلیم:

اخلاقی تعلیم :انسان کو اپنی تخلیق نسانی ورحیات انسانی کی حقیقت بتائی جارہی ہے کہ جب عالم ارواح میں اس کی روح پیدا کی گئی تو یہ زندگی پورے شعور کے ساتھ تھی اسی لیے تو وہاں تمام ارواح سے وہ عہد لیا گیا جس کو سورہ اعراف ایت نمبر 172 میں عہد الست فرمایا گیا۔ تو تم اس خدا کے مقابلے میں کفر وبغاوت کا رویہ اختیار کرنے کی جرات کیسے کرتے ہو جبکہ تمہیں اسی کی طرف لوٹ کرجانا ہے۔

اطلاق:

.ہم کفر کا رویہ کیسے اختیار کرتے ہیں جبکہ ہم (انسان) کا قابل تذکرہ شے تھا وہ بے جان تھا، اللہ نے اس کو زندگی بخشی پھر اللہ اس کو دوبارہ موت دے گا پھر اللہ اس کو دوبارہ زندگی بھی دے گا اور تمام انسانوں کو اللہ کی طرف ہی لوٹ کرجانا ہے.

چنانچہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اللہ کی عبادات اور بندگی کا اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ ہمیں اسی کی طرف پلٹ کرجانا ہے اور معبود ہمارا ایک ہی معبود ہے دوسرا کوئی معبود نہیں ہمیں ہمہ جہت ہمہ وقت اور ہمہ تن صرف اپنے اللہ کی عبادت میں گزارنا چاہیے اور پوری زندگی ہمیں تقوی کے تحت گزارنی چاہیے یعنی پھونک پھونک کر قدم رکھنا۔

۲۔ چنانچہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہمیں اسی کی طرف پلٹ کرجانا ہے۔

۲۹۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۠

ترجمہ۔ اللہ (وہی ہے جس نے تمہارے نفع کے لیے زمین میں سب چیزوں کو پیدا کیا پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے سات ہموار آسمان بنادیئے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

Translation:

It is He who created for you all pf that which is on the earth. Then He directed Himself to the heaven, (His being above all creation) and made them seven heavens, and He is knowings of all things.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ هُوَ (وہی ہے)۔ ۲۔ الَّذِیْ (جس نے)۔ ۳۔ خَلَقَ (پیدا کیا)۔ ۴۔ لَكُمْ (واسطے تمہارے)۔ ۵۔ مَّا (جو کچھ ہے)۔ ۶۔ فِی الْاَرْضِ (زمین میں)۔ ۷۔ جَمِیْعًا (سارے کا سارا/سب کچھ)۔ ۸۔ ثُمَّ (پھر)۔ ۹۔ اسْتَوٰۤى (وہ متوجہ ہوا/ارادہ کیا)۔ ۱۰۔ اِلَى (طرف)۔ ۱۱۔ السَّمَآءِ (آسمان کے ۱۲۔ فَسَوّٰىهُنَّ (پس برابر کر دیا ان کو/درست بنایا ان کو/ہموار کیا ان کو)۔ ۱۳۔ سَبْعَ (سات)۔ ۱۳۔ سَمٰوٰتٍ (آسمانوں کو)۔ ۱۴۔ وَ (اور) ۱۵۔ هُوَ (وہ)۔ ۱۶۔ بِكُلِّ (ساتھ ہر)۔ ۱۷۔ شَیْءٍ (چیز کے)۔ ۱۸۔ عَلِیْمٌ (خوب علم والا ہے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ نے انسانوں کے لئے زمین اور آسمان تخلیق فرمائے ان نعمتوں کے لئے انسان کو اللہ کا شکر گزار ہونا چاہئے ،اللہ کے پاس ہر چیز کا علم ہے۔

مرکزی تعلیمات:

زمین بنانا، سات آسمان بنانا، اللہ کے پاس ہر چیز کا علم ہے۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

زمین بنانا، سات آسمان بنانا، اللہ کے پاس ہر چیز کا علم ہے۔ اللہ نے انسانوں کے لئے زمین اور آسمان تخلیق فرمائے ان نعمتوں کے لئے انسان کو اللہ کا شکر گزار ہونا چاہئے ،اللہ کے پاس ہر چیز کا علم ہے۔

مرکزی تعلیم

اس ایت میں خلافت کا مضمون شروع ہو گیا ہے حدیث میں اتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دنیا تمہارے لیے بنائی گئی ہے اور تم آخرت کے لیے بنائے گئے ہو۔

اس ایت میں وجود باری تعالی کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔ کافروں کو حیران کن انداز میں مخاطب کیا گیا ہے کہ تمہیں اللہ کی وحدانیت کا قائل ہونا چاہیے۔

اخلاقی تعلیم:

وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ بھی زمین میں ہے۔ یعنی زمین میں جو کچھ بھی پیدا کیا گیا ہے وہ انسان کی خلافت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

پھر وہ متوجہ ہوا اسمانوں کی طرف اور انہیں ٹھیک سات اسمانوں کی شکل میں بنا دیا۔

(یہ ایت تاحال ایات متشابہات میں سے ہے۔ سات اسمانوں کی کیا حقیقت ہے، ہم ابھی تک پورے طور پر اس سے واقف نہیں ہیں۔

اطلاق:

ا۔ سات اسمانوں کی کیا حقیقت ہے اس کا تعین مشکل ہے۔ انسان ہر زمانے میں اسمان یا یا الفاظ دیگر ماورائے زمین کے متعلق اپنے مشاہدات یا قیاسات کے مطابق مختلف تصورات قائم کرتا رہا ہے جو برابر بدلتے رہے ہیں۔ لہذا ان میں سے کسی تصور کو بنیاد قرار دے کر قران کے ان الفاظ کا مفہوم متعین کرنا صحیح نہ ہو گا۔

۲۔ اس سے مراد یہ ہے کہ زمین سے ماورا جس قدر کائنات ہے اسے اللہ نے سات محکم طبقوں میں تقسیم کرر کھا ہے، یا یہ کہ زمین اس کائنات کے جس حلقے میں واقع ہے وہ سات طبقوں پر مشتمل ہے

ور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ تو ہیں اس خدا کے مقابلے میں کفر و بغاوت کا رویہ اختیار کرنے کی جرات کیسے کرتے ہو جو تمہاری تمام حرکات سے با خبر ہے۔ جس سے تمہاری کوئی حرکت چھپی نہیں رہ سکتی۔ دوسرے یہ کہ جو خدا تمام حقائق کا علم رکھتا ہے جو در حقیقت علم کا سرچشمہ ہے اس سے منہ موڑ کر بجز اس کے کہ تم جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکو اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ لہذا ہمیں اس ایت کے حوالے سے کائنات میں غور و فکر کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

۳۰۔ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ۔ اور یاد کیجئے جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں ایک خلیفہ (نائب) بنانے والا ہوں، فرشتوں نے کہا: کیا آپ ایسے شخص کو نائب بنائیں گے جو زمین میں فساد اور خونریزی کرے گا؟ حالانکہ ہم آپ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں آپ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں فرمایا: بیشک میں ان چیزوں کو جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔

Translation:

And (mention, O Mohammad) when your Lord said, to the angels, Indeed, I will make upon the earth a successive authority. They said, Will you place upon it one who causes corruption therein and sheds blood, while we declare your praise and sanctify you? Allah Said, Indeed, I know that which you do not know.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ وَاِذْ (اور جب)۔ ۲۔ قَالَ (کہا)۔ ۳۔ رَبُّکَ (تمہارے رب نے)۔ ۴۔ لِلْمَلَائِکَةِ (فرشتوں سے)۔ ۵۔ اِنِّیْ (میں)۔ ۶۔ جَاعِلٌ (بنانے والا ہوں) ۷۔ فِي الْاَرْضِ (زمین میں)۔ ۸۔ خَلِیْفَةً (ایک نائب)۔ ۹۔ قَالُوْا (انہوں نے کہا)۔ ۱۰۔ اَتَجْعَلُ (کیا آپ بنائیں گے)۔ ۱۱۔ فِیْهَا (اس میں)۔ ۱۲۔ مَنْ یُفْسِدُ (جو فساد کرے گا)۔ ۱۳۔ فِیْهَا (اس میں) ۱۴۔ وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ (اور بہائے گا خون)۔ ۱۵۔ وَنَحْنُ (اور ہم)۔ ۱۶۔ نُسَبِّحُ (بے عیب کہتے ہیں)۔ ۱۷۔ بِحَمْدِکَ (آپ کی تعریف کے ساتھ)۔ ۱۸۔ وَنُقَدِّسُ (اور ہم پاکیزگی بیان کرتے ہیں)۔ ۱۹۔ لَکَ (آپ کی)۔ ۲۰۔ قَالَ (اس نے کہا)۔ ۲۱۔ اِنِّیْ (بیشک میں)۔ ۲۲۔ اَعْلَمُ (جانتا ہوں)۔ ۲۳۔ مَا (جو)۔ ۲۴۔ لَاتَعْلَمُوْنَ (تم نہیں جانتے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ نے انسان کو اپنا نائب اور خلیفہ بنایا ہے اور انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، اللہ نے انسان کو علم، عقل اور ارادہ کی قوت بخشی، انسان کو اشرف المخلوق بنایا، انسان اس کائنات میں اللہ کی بہترین مخلوق ہے۔

مرکزی تعلیمات:

فرشتوں نے اللہ سے کہا کہ ہم بھی تو آپ کی عبادت و حمد و ثنا بیان کرتے ہیں تو پھر انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ انسان تو زمین میں فساد پھیلائے گا اس پر اللہ نے

جواب دیا کے جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

فرشتوں نے اللہ سے کہا کے ہم بھی تو آپ کی عبادت حمد و ثنا بیان کرتے ہیں تو پھر انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ انسان تو زمین میں فساد پھیلائے گا اس پر اللہ نے جواب دیا کے جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔

اللہ نے انسان کو اپنا نائب اور خلیفہ بنایا ہے اور انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، اللہ نے انسان کو علم، عقل اور ارادہ کی قوت بخشی، انسان کو اشرف المخلوق بنایا، انسان اس کائنات میں اللہ کی بہترین مخلوق ہے۔

مرکزی تعلیم:

اس آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت عرضی کا ذکر ہے۔

گویا زمین میں جو کچھ بھی پیدا کیا گیا ہے وہ انسان کی خلافت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لہذا اللہ کی بندگی کے سوا تمہارے لیے اور کوئی دوسرا طریقہ صحیح نہیں ہو سکتا۔ اس دنیا میں تم کو اللہ نے اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ خلیفہ در حقیقت نائب کو کہتے ہیں۔ (عام طور پر لوگوں کو مغالطہ لاحق ہوتا ہے کہ خلیفہ اور جانشین کسی کی موت کے بعد مقرر ہوتا زندگی میں نہیں ہوتا لیکن ایسا نہیں ہے)۔

اخلاقی تعلیم:

خلیفہ ہونے کی حیثیت سے تمہارا فرض صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ کہ اس کی بھیجی ہوئی ہدایت کے مطابق کام کرو یعنی بندگی کرو بلکہ یہ بھی ہے کہ اس کی بھیجی ہوئی ہدایت کے مطابق کام کرو کیونکہ خلیفہ بالکل بے اختیار نہیں ہوتا۔

اطلاق:

اس آیت کے اطلاق کو اس طرح سمجھیں کہ (مثال کے طور پر اگر کسی بادشاہ کا ولی عہد اپنے باپ کی زندگی ہی میں بغاوت کردے اور حکومت حاصل کرنا چاہے تو اب وہ واجب القتل ہے۔) یعنی اس آیت کا اپنی زندگی میں اطلاق اس طرح سے ہوگا کہ ہم اپنے ملک میں اللہ کا نازل کردہ نظام قائم کریں۔ اور اگر ہم ایسا نہیں کرتے یعنی اس دنیا میں یا کم سے کم اپنے ملک میں اللہ تعالی کی حاکمیت اعلی کے منکر ہو کر خود حاکمیت کے مدعی ہو گئے اگرچہ وہ واجب القتل ہیں، لیکن دنیا میں انہیں مہلت دی گئی ہے۔ لہذا ہمیں اپنے اپنے مسلم ممالک میں اللہ تعالی کا نازل کردہ نظام قائم کرنا چاہیے۔

۳۱۔ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔

ترجمہ۔ اور اللہ نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھا دیئے پھر ان چیزوں کو فرشتوں پر پیش کر کے فرمایا اگر تم سچے ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔

Translation:

And He taught Adam the names all of them. Then He showed them to the angels and said, Inform Me of the names of these, if you are truthful.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ وَ عَلَّمَ (اور سکھائے)۔ ۲۔ آدَمَ (آدم)۔ ۳۔ الْاَسْمَآءَ (نام)۔ ۴۔ كُلَّهَا (سب چیزیں)۔ ۵۔ ثُمَّ (پھر)۔ ۶۔ عَرَضَهُمْ (انہیں سامنے کیا)۔ ۷۔ عَلَى (پر)
۸۔ الْمَلَائِكَةِ (فرشتے)۔ ۹۔ فَقَالَ (پھر کہا)۔ ۹۔ اَنْبِئُوْنِیْ (مجھ کو بتلاؤ)۔ ۱۰۔ بِاَسْمَآءِ (نام)۔ ۱۱۔ هٰؤُلَآءِ (ان)۔ ۱۲۔ اِنْ (اگر)۔ ۱۳۔ كُنْتُمْ (تم ہو)
۱۴۔ صَادِقِیْنَ (سچے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو کل کائنات کا علم عطا فرمایا۔ انسان اسی علم کی وجہ سے اشرف المخلوق ہے۔ انسان کو چاہئے کے وہ اس علم کے ذریعے سے کائنات میں غور و فکر اور ریسرچ کرے اور اللہ کے اور زیادہ نزدیک ہو جائے کیونکہ اللہ نے جو علم انسانوں کو عطا فرمایا ہے وہ فرشتوں کو نہیں دیا ہے۔

مرکزتعلیمات:

آدم علیہ السلام کو کائنات کا مکمل علم عطافرمایا،پھراللہ نےفرشتون کے سامنےاس علم کو پیش کیااورفرشتوں سےپوچھاکےبتاؤاس خلیفہ کے تقررسے دنیا کانظام کیسے بگڑجائے گا؟

احکامات کاعملی زندگی(انفرادی وراجتماعی)پراثرات:

آدم علیہ السلام کو کائنات کا مکمل علم عطافرمایا،پھراللہ نےفرشتوں کے سامنےاس علم کو پیش کیااورفرشتوں سےپوچھاکےبتاؤاس خلیفہ کے تقررسے دنیا کانظام کیسے بگڑجائے گا؟

اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو کل کائنات کاعلم عطافرمایا،انسان اسی علم کی وجہ سےاشرف المخلوق ہے،انسان کوانفرادی وراجتماعی سطح پرچاہئےکےوہ اس علم کےذریعے سے کائنات میں غوروفکراورریسرچ کرتےہوئےاللہ کاقرب حاصل کرے کیونکہ اللہ نےجوعلم انسانوں کوعطافرمایاہےوہ فرشتوں کونہیں دیاہے۔

مرکزتعلیم:

اللہ تعالی نے حضرت ادم علیہ السلام کو کائنات کا مکمل علم عطافرمایا۔مفسرین کاتقریبااجماع ہے کہ اس سے مرادتمام اشیاءکےنام ہیں ورتمام اشیاءکےناموں سےمراد ان کی حقیقت کاعلم ہے۔اپ انسانی علم human knowledge کاتجزیہ کریں تووہ یہی ہے کہ انسان ایک چیزکوپہچانتاہے،پھراس کا ایک نام رکھتاہے یااس کےلیے کوئی اصطلاح term قائم کرتاہے۔

اخلاقی تعلیم:

اللہ تعالی نے حضرت ادم علیہ السلام کو کل کائنات کاعلم عطافرمایا،انسان اسی علم کی وجہ سےاشرف المخلوقات ہے،انسان کوچاہیے کہ وہ اس علم کے ذریعے سے کائنات میں غوروفکراور تدبریعنی ریسرچ کرےاوراللہ کےاورزیادہ نزدیک ہوجائے کیونکہ اللہ نےجوعلم انسان کوعطافرمایاہےوہ فرشتوں کونہیں دیا گیا۔

اطلاق:

اللہ تعالی نے حضرت ادم علیہ السلام کو کائنات کا مکمل علم عطافرمایا،پھراللہ تعالی نےفرشتوں کے سامنےاس علم کو پیش کیااورفرشتوں سےپوچھا کہ بتاؤاس خلیفہ کے تقررسے دنیا کا انتظام کیسے بگڑجائے گا؟اللہ تعالی نے حضرت ادم علیہ السلام کو کل کائنات کاعلم عطافرمایا،اورانسان اسی علم کی وجہ سےاشرف المخلوقات ہیں۔انسان کوانفرادی وراجتماعی سطح پر چاہیے کہ وہ اس علم کےذریعے سے کائنات میں غوروفکراورتدبریعنی ریسرچ کرتےہوئےاللہ کاقرب حاصل کرے۔کیونکہ اللہ نےجوعلم انسانوں کوعطافرمایاہےوہ فرشتوں۔

۳۲۔قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ۔

ترجمہ۔فرشتوں نے کہاتوپاک ہے ہمیں صرف انہیں چیزوں کاعلم ہے جن کی تونے ہمیں تعلیم دی ہے،بیشک توہی سب جاننےوالابڑی حکمت والاہے۔

Translation:

They said, Exalted are you, we have no knowledge except what you have tought us. Indeed, it is you who is that knowing, the Wise.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔قَالُوْا(انہوں نے کہا)۔۲۔سُبْحَانَکَ(آپ پاک ہیں)۔۳۔لَا عِلْمَ لَنَا(ہمیں کوئی علم نہیں)۔۴۔اِلَّا(مگر)۔۵۔مَا(جو)۔۶۔عَلَّمْتَنَا(آپ نے ہمیں سکھادیا)۔۷۔اِنَّکَ اَنْتَ(بیشک آپ)۔۸۔الْعَلِیْمُ(جاننے والے)۔۹۔الْحَکِیْمُ(حکمت والے)۔

اخلاقی تعلیمات:

تمام انسانوں کواپنے دنیامیں آنے کےاصل مقاصد کابالکل ٹھیک سےاحساس ہوناچاہئےکےوہ دنیامیں کیوں اور کیا کرنے کے لئے آئے ہیں،انسان کواللہ نےاس کائنات میں فرشتوں سے بھی زیادہ فضیلت عطافرمائی ہے،چنانچہ جوانسان بھی اللہ کی اطاعت اورفرمانبرداری کےذریعے سےدنیامیں اپنے آنے کے عظیم مقاصد کوجان جاتا ہےوہ اس کائنات میں،خلیفہ،نائب اوراحسن تقویم کےمنصب پرفائزہوجاتاہے۔

مرکزتعلیمات:

فرشتوں نے کہا!اللہ کی ذات بےعیب ہے،ہمارے پاس صرف اتناہی علم ہے جتنا آپ نے ہمیں دیاہے،تمام چیزوں کااصل عالم اللہ کی ذات ہے۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

فرشتوں نے کہا! اللہ کی ذات بے عیب ہے، ہمارے پاس صرف اتنا ہی علم ہے جتنا آپ نے ہمیں دیا ہے، تمام چیزوں کا اصل عالم اللہ کی ذات ہے۔

تمام انسانوں کو اپنے دنیا میں آنے کے اصل مقاصد کا بالکل ٹھیک سے احساس ہونا چاہئے کے وہ دنیا میں کیوں اور کیا کرنے کے لئے آئے ہیں، انسان کو اللہ نے اس کائنات میں فرشتوں سے بھی زیادہ فضیلت عطا فرمائی ہے، چنانچہ جو انسان بھی اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے ذریعے سے دنیا میں اپنے آنے کے عظیم مقاصد کو جان جاتا ہے وہ اس کائنات میں، خلیفہ، نائب اور احسن تقویم کے منصب پر فائز ہو جاتا ہے۔

مرکزی تعلیم

اس کی یہی تعبیر معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالی کی اس کائناتی حکومت میں ملائکہ کی حیثیت درحقیقت اس کے کارندوں یا Civil Servant کی ہے۔

اخلاقی تعلیم:

فرشتے اللہ تعالی کی طرف سے مختلف خدمات پر معمور ہیں اور ان کو جو علم دیا گیا ہے وہ صرف ان کے اپنے فرائض منصبی اور ان کے اپنے اپنے شعبے سے متعلق دیا گیا ہے، جب کہ حضرت آدم علیہ السلام کو علم کی جامعیت بالقوہ Potentially دے دی گئی جو بڑھتے بڑھتے اب ایک بہت تناور درخت بن چکا ہے۔

اطلاق:

1: ہمیں جتنا بھی علم اللہ تعالی نے عطا فرمایا ہے تو ہمیں اس پر اکڑنا نہیں چاہیے اور غرور نہیں کرنا چاہیے کہ یہ کام تو میں نے اپنا یک علم سے کیا ہے بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ تو اللہ کا فضل ہے۔

اللہ ہی کی ذات ہے جو کل کے کل علم کی مالک ہے اور جس کی حکمت بھی کامل ہے۔ باقی تو مخلوق میں سے ہر ایک کا علم ناقص ہے۔ 2: دوسرے یہ کہ اللہ تعالی نے ہمیں جتنا بھی علم عطا فرمایا ہے اس سے ہم لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں اور اصل تو قران کا علم ہے جس کے بارے میں میدان حشر میں اللہ تعالی پوچھے گا کہ جو علم تجھ کو دیا گیا تھا تو نے اس پر کتنا عمل کیا؟ یہاں علم سے مراد قران کا علم ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں دن رات کوشش کرنی چاہیے۔

۳۳۔قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔

ترجمہ۔ فرمایا: اے آدم! ان کو ان سب چیزوں کے نام بتاؤ، جب آدم (علیہ السلام) نے ان سب چیزوں کے نام ان کو بتادیئے تو فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں ہی آسمانوں اور زمین کا غیب جاننے والا ہوں اور جس کو تم ظاہر کرتے ہو اور جس کو تم چھپاتے تھے وہ سب جانتا ہوں۔

Translation:

He said, O Adam. inform them of their names, And when he had informed them of their names, He said, Did I not tell you that I know the unseen (aspects) of the heavens and the earth? And I know what you reveal and what you have concealed.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔قَالَ (اس نے فرمایا)۔۲۔یَآ (اے اٰدَمُ)۔۳۔ آدم اَنْبِئْهُمْ (انہیں بتادے)۔۴۔بِاَسْمَآئِهِمْ (ان کے نام)۔۵۔فَلَمَّا (سو جب)۔
۶۔اَنْبَاَهُمْ (اس نے انہیں بتلایا)۔۷۔بِاَسْمَائِهِمْ (ان کے نام)۔۸۔قَالَ (فرمایا)۔۹۔اَلَمْ (کیا نہیں)۔۱۰۔اَقُلْ (میں نے کہا)۔
۱۱۔لَكُمْ (تمہیں)۔۱۲۔اِنِّیْ (میں)۔۱۳۔اَعْلَمُ (جانتا ہوں)۔۱۴۔غَیْبَ (چھپی ہوئی باتیں)۔۱۵۔السَّمَاوَاتِ (آسمانوں)۔۱۶۔وَالْاَرْضِ (اور زمین)۔۱۷۔وَاَعْلَمُ (اور میں جانتا ہوں)۔۱۸۔مَا (جو)۔۱۹۔تُبْدُوْنَ (تم)۔۲۰۔ظاہر کرتے ہو۔۲۱۔وَمَا (اور جو ک)۔۲۲۔کُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ (تم چھپاتے ہو)۔

اخلاقی تعلیمات:

انسان اس دنیا میں اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے انسان کو اس دنیا میں اللہ نے بڑے بڑے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے یعنی اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کا نفاذ اللہ کے

قاعدے اور قوانین کی عملداری اور امن و سلامتی کی فضاء کو قائم کرنا دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں تمام مسلمانوں کو اپنا کردار ادا کرتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ترغیب یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا ہر مسلمان کا پہلا حق اور ذمہ داری ہے۔

مرکزی تعلیمات:

اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو کل اشیاء کائنات کے علوم منتقل فرمائے اللہ کائنات کے تمام چھپے ہوئے حقائق سے باخبر ہے انسان جو کرتا ہے جو سوچتا ہے اور جو دکھاتا اور چھپاتا ہے اللہ ان تمام باتوں سے باخبر ہے۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو کل اشیاء کائنات کے علوم منتقل فرمائے اللہ کائنات کے تمام چھپے ہوئے حقائق سے باخبر ہے انسان جو کرتا ہے جو سوچتا ہے اور جو دکھاتا اور چھپاتا ہے اللہ ان تمام باتوں سے باخبر ہے۔

انسان اس دنیا میں اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے، انسان کو اس دنیا میں اللہ نے بڑے بڑے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے، یعنی اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کا نفاذ، اللہ کے قاعدے اور قوانین کی عملداری اور امن و سلامتی کی فضاء کو قائم کرنا دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں تمام مسلمانوں کو اپنا کردار ادا کرتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ترغیب یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا ہر مسلمان کا پہلا حق اور ذمہ داری ہے۔

مرکزی تعلیم

فرشتوں کے ان الفاظ سے محسوس ہوتا ہے کہ فرشتوں کی خواہش یہ تھی کہ خلافت انہیں ملے۔ کیونکہ آیت نمبر 30 میں فرشتوں کا یہ کہنا کہ آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں جو اس میں فساد مچائے گا اور خونریزی کرے گا؟ اور ہم تو آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کی تقدیس میں لگے ہوئے ہیں۔ (اللہ تعالی نے فرمایا!
میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے۔

گویا اس طریقے سے اللہ تعالی نے فرشتوں کو بتایا کہ میں آدم علیہ السلام کو صرف اختیارات ہی نہیں دے رہا ہوں بلکہ علم بھی دے رہا ہوں۔

اخلاقی تعلیم:

فرشتوں کو جو انسان کے تقرر سے فساد کا جو اندیشہ تھا وہ اس معاملے کا صرف ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو صلح کا بھی ہے اور وہ فساد کے پہلو سے زیادہ وزنی اور زیادہ بیش قیمت ہے۔ حکیم کا یہ کام نہیں ہے کہ چھوٹی خرابی کی وجہ سے بڑی بہتری کو نظرانداز کردے۔

اطلاق:

اس آیت کی رو سے انسان کا یہ کام زیادہ اہم ہے کہ وہ معاشرے کی اصلاح کرے صرف اپنا فائدہ نہ سوچے بلکہ توحید کا تو لازمی نتیجہ یہ نکلنا چاہیے کہ انسان کی محبت، ہمدردی عالمگیر ہو جائے۔ اور وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی اصل میں ہماری اس دنیا میں پیدائش کا مقصد ہے۔ اور سب سے بڑا مقصد اللہ کے دین کو پھیلانا ہے۔ اسی لیے ہم دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔

۳۴۔ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَ اسْتَكْبَرَ ٘ۗ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ۔

ترجمہ۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب فرشتوں نے سجدہ کیا اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافر ہو گیا۔※

Translation:

And (mention) when We said, to the angels, Prostrate before Adam, so they prostrated, except for Iblees. He refused and was arrogant and became of the disbelievers.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔وَ(اور)۔۲۔اِذْ(جب)۔۳۔قُلْنَا(ہم نے کہا)۔۴۔لِلْمَلٰٓئِكَةِ(فرشتوں کو)۔۵۔اسْجُدُوْا(تم سجدہ کرو)۔۶۔لِاٰدَمَ(آدم کو)۔۷۔فَسَجَدُوْٓا: (تو انہوں نے سجدہ کیا)۔۸۔اِلَّآ(سوائے)۔۹۔اِبْلِیْسَ(ابلیس)۔۱۰۔اَبٰی(اس نے انکار کیا)۔۱۱۔وَاسْتَكْبَرَ(اور تکبر کیا)۔
۱۲۔وَكَانَ(اور ہو گیا)۔۱۳۔مِنَ الْكٰفِرِیْنَ(کافروں سے)۔

اخلاقی تعلیمات:

انسان کو دنیا میں عاجزی کے ساتھ رہنا چاہئے کیونکہ ابلیس کی سرکشی اور غرور نے اس کی ہزاروں برس کی عبادت کو ضائع کر دیا انسان کو غرور و تکبر سے بچنا چاہئے۔

مرکزی تعلیمات:

فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے سامنے سجدے کا حکم ابلیس کا سجدے سے انکار ابلیس کا غرور و تکبر اور ابلیس کی نافرمانی۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے سامنے سجدے کا حکم ابلیس کا سجدے سے انکار ابلیس کا غرور و تکبر اور ابلیس کی نافرمانی۔

انسان کو دنیا میں عاجزی کے ساتھ رہنا چاہئے کیونکہ ابلیس کی سرکشی اور غرور نے اس کی ہزاروں برس کی عبادت کو ضائع کر دیا انسان کو غرور و تکبر سے بچنا چاہئے۔

مرکزی تعلیم

یعنی زمین اور اس سے تعلق رکھنے والے طبقہ کائنات میں جس قدر فرشتے مامور ہیں ان سب کو انسان کے لیے مطیع و مسخر ہو جانے کا حکم دیا گیا۔

ابلیس اصطلاحاً اس دن کا نام ہے جس نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کر کے ادم اور بنی ادم کے لیے مطیع و مسخر ہونے سے انکار کر دیا۔

اخلاقی تعلیم:

اس علاقے (زمین) میں اللہ کے حکم سے انسان خلیفہ بنایا جا رہا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان جاری ہوا کہ صحیح یا غلط، جس کام میں بھی انسان اپنے اختیارات کو، جو ہم نے اسے عطا کر رہے ہیں استعمال کرنا چاہے اور ہم اپنی مشیت کے تحت اسے ایسا کر لینے کا موقع دے دیں، تو تمہارا فرض ہے کہ تم میں سے جس جس کے دائرعمل سے وہ کام متعلق ہو، وہ اپنے دائرے کی حد تک اس کا ساتھ دے۔ (مثال جیسے ایک فرمانروا جب کسی شخص کو اپنے ملک یا صوبے یا ضلع کا حاکم مقرر کرتا ہے)۔

اطلاق:

یعنی ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات سے سرکشی نہیں کرنی چاہیے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کو گوارا نہیں کہ کچھ مان لیا اور کچھ چھوڑ دیا جیسا کہ سورہ بقرہ 85 میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اللہ کا ایک حکم مانتے ہو اور ایک نہیں مانتے ہو۔

اللہ کو جزوی طاعت قبول نہیں پورے کے پورے دین میں داخل ہو جاؤ۔

۳۵۔ وَ قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

ترجمہ۔ اور ہم نے فرمایا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور اس جنت میں سے جہاں سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم حد سے بڑھنے والوں میں شمار ہو گئے۔

Translation:

And We said, O Adam, you and your wife, in Paradise and eat there from in (ease and) abundance from whatever you will. But do not approach this tree, lest you be among the wrongdoers.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ وَقُلْنَا (اور ہم نے کہا)۔ ۲۔ یَا آدَمُ (اے آدم)۔ ۳۔ اسْكُنْ (تم رہو)۔ ۴۔ اَنْتَ (تم)۔ ۵۔ وَزَوْجُكَ (اور تمہاری بیوی)۔ ۶۔ الْجَنَّةَ (جنت) ۷۔ وَكُلَا (اور تم دونوں کھاؤ)۔ ۸۔ مِنْهَا (اس میں سے)۔ ۹۔ رَغَدًا (اطمینان سے)۔ ۱۰۔ حَيْثُ (جہاں)۔ ۱۱۔ شِئْتُمَا (تم چاہو)۔ ۱۲۔ وَلَاتَقْرَبَا (اور نہ قریب جانا)۔ ۱۳۔ هٰذِهِ (اس)۔ ۱۴۔ الشَّجَرَةَ (درخت)۔ ۱۵۔ فَتَكُوْنَا (پھر تم ہو جاؤ گے)۔ ۱۶۔ مِنَ الظَّالِمِيْنَ (ظالموں سے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ کے ہر حکم کی تعمیل کرنا مسلمان پر لازم ہے ورنہ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ کے منع کرنے کے باوجود اس درخت کا پھل کھا لیا اور پھر جنت سے زمین یعنی اسفل سافلین (بہت ہی برا ٹھکانہ) میں بھیج دیئے گئے۔

مر کز تعلیمات:

اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو جنت میں رہنے اور وہاں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا حکم دیا، لیکن ایک درخت کے قریب جانے اور اس کے پھل کو کھانے سے منع فرمایا، کیونکہ اگر تم نے اس درخت کا پھل کھا لیا تو پھر تمھارا شمار ظالموں میں ہو گا۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو جنت میں رہنے اور وہاں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا حکم دیا، لیکن ایک درخت کے قریب جانے اور اس کے پھل کو کھانے سے منع فرمایا، کیونکہ اگر تم نے اس درخت کا پھل کھا لیا تو پھر تمھارا شمار ظالموں میں ہو گا۔

انفرادی و اجتماعی سطح پر اللہ کے ہر حکم کی تعمیل کرنا مسلمان پر لازم ہے ورنہ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ کے منع کرنے کے باوجود اس درخت کا پھل کھا لیا اور پھر جنت سے زمین یعنی اسفل سافلین (بہت ہی برا ٹھکانہ) میں بھیج دیئے گئے بالکل اسی طرح سے انسان بھی کسی بھی چھوٹی بڑی غلطی کے سبب بارگاہ خداوندی میں معتوب و ملعون نا ہو جائے۔

مر کز تعلیم:

اللہ تعالی نے حضرت ادم اور حضرت ہوا علیہ السلام کو جنت میں رہنے اور وہاں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا حکم دیا، لیکن ایک درخت کے قریب جانے سے اور اس کے پھل کو کھانے سے منع فرمایا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کو امتحان کی غرض سے جنت میں رکھا گیا تھا تاکہ ان کے رجحانات کی آزمائش ہو جائے۔

اخلاقی تعلیم:

اس ایت سے ہمیں یہ سبق مل رہا ہے کہ اللہ تعالی کے ہر حکم کی تعمیل کرنا مسلمان پر لازم ہے۔ ورنہ جس طرح حضرت ادم علیہ السلام میں غلطی سے (کیونکہ انبیاء سے گناہ کا صدور ممکن نہیں، حضرت ادم سے یہ غلطی ہوئی تھی، گناہ ہم کرتے ہیں) اللہ کے منع کرنے کے باوجود اس درخت کا پھل کھا لیا اور پھر جنت سے زمین یعنی اسفل سافلین (بہت ہی برا ٹھکانا) میں بھیج دیے گئے۔

اطلاق:

اس امتحان کے لئے جنت ہی کا مقام سب سے زیادہ موضوع تھا۔ دراصل اسے امتحان گاہ بنانے کا مقصود یہ حقیقت انسان کے ذہن نشین کرنا تھا کہ تمہارے لئے مرتبہ انسانیت کے لحاظ سے جنت ہی لال کو مناسب مقام ہے۔ لیکن شیطانی ترغیبات کے مقابلے میں اگر تم اللہ کی فرمابرداری کے راستے سے منحرف ہو جاؤ گے، تو جس طرح ابتدا میں اس سے معلوم کیے گئے تھے اسی طرح خرت میں بھی محروم ہی رہو گے۔

اطلاق کا بقیہ حصہ: اپنے اس جنت فردوس سے کی بازیافت تم صرف اسی طرح کر سکتے ہو کہ اپنے اس دشمن (شیطان) کا کامیابی سے مقابلہ کرو جو تمہیں فرمابرداری کے راستے سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔

مرکزی تعلیم کا بقیہ حصہ: ظالم کا لفظ نہایت معنی خیز ہے ظلم دراصل حق طلفی کو کہتے ہیں۔ ظالم وہ ہے جو کسی کا حق طلف کرے۔

جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ در حقیقت تین بڑے بنیادی حقوق تلف کرتا ہے 1: اللہ کی فرمابرداری کی جائے.

ان تمام چیزوں کے حقوق جن کو اس نے اس نافرمانی کے ارتکاب میں استعمال کیا یعنی جسم کے تمام اعضاء۔ 3: خود اپنا حق، کیونکہ اس پر اس کی ذات کا یہ حق ہے کہ وہ اسے تباہی سے بچائے، مگر نہ فرمانی کر کے جب وہ اپنے اپ کو اللہ کی سزا کا مستحق بناتا ہے، تو دراصل اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے۔ انہی وجوہ سے قران میں جگہ جگہ گناہ کے لیے ظلم اور گنہگار کے لیے ظالم کی اصطلاح ستعمال کی گئی ہے۔

۳۶۔فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۔

ترجمہ۔ پس شیطان نے انہیں اس درخت کے ذریعے لغزش میں مبتلا کیا اور جہاں وہ رہتے تھے وہاں سے انکو نکال دیا ہم نے فرمایا: تم (سب) نیچے اترو، تم میں سے بعض، بعض کے دشمن ہوں گے اور تمہارے لیے زمین میں ایک وقت مقرر تک ٹھکانا اور فائدہ اٹھانا ہے۔

Translation:

But satan caused them to slip out of it and removed them from taht (condition) in which they had been

And We said, Go down,(all of you) as enemies to one another, and you will have upon the earth a place of settiement and provision for a time.

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔فَاَزَلَّهُمَا(پھران دونوں کوپھسلایا)۔۲۔الشَّيْطَانُ(شیطان نے)۔۳۔عَنْهَا(اس سے)۔۴۔فَاَخْرَجَهُمَا(پھرانہیں نکلوادیا)۔۵۔مِمَّاكَانَا:(سے جو وہ تھے)۔۶۔فِيْهِ(اس میں)۔۷۔وَقُلْنَا(اور ہم نے کہا)۔۸۔اهْبِطُوْا(تم اتر جاؤ)۔۹۔بَعْضُكُمْ(تمہارے بعض)۔۱۰۔لِبَعْضٍ:(بعض کے)۔۱۱۔عَدُوٌّ(دشمن)۔۱۲۔وَلَكُمْ(اور تمہارے لیے)۔۱۳۔فِي الْاَرْضِ(زمین میں)۔۱۴۔مُسْتَقَرٌّ(ٹھکانہ)۔۱۵۔وَمَتَاعٌ(اور سامان) ۱۶۔اِلٰى حِيْنٍ(تک وقت)۔

اخلاقی تعلیمات:

شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اس نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوا کر ہی دم لیا چنانچہ جو شخص بھی اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتا ہے۔

مرکزی تعلیمات:

شیطان، آدم اور حوا کو جنت سے نکلوانے میں کامیاب ہو گیا، اللہ نے ان سب کو جنت سے نکلنے کا حکم دیا، اور زمین پر ایک خاص مدت تک رہنے کے لئے بھیج دیا۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

شیطان، آدم اور حوا کو جنت سے نکلوانے میں کامیاب ہو گیا، اللہ نے ان سب کو جنت سے نکلنے کا حکم دیا، اور زمین پر ایک خاص مدت تک رہنے کے لئے بھیج دیا۔

شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اس نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوا کر ہی دم لیا چنانچہ جو شخص بھی اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتا ہے۔

مرکز تعلیم:

شیطان، ادم اور حوا کو جنت سے نکلوانے میں کامیاب ہو گیا، اللہ نے ان سب کو جنت سے نکلنے کا حکم دیا، اور زمین پر ایک خاص مدد تک رہنے کے لیے بھیج دیا۔

اخلاقی تعلیم:

انسان کا دشمن شیطان، اور شیطان کا دشمن انسان۔ شیطان کا دشمن انسان ہونا تو ظاہر ہے کہ وہ اسے اللہ کی فرمانبرداری کے راستے سے ہٹانے اور تباہی میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ رہا انسان کا دشمن شیطان ہونا، فی الوقع انسانیت تو اس سے دشمنی ہی کی مقتضی ہے، مگر خواہشات نفس کے لیے جو ترغیبات وہ پیش کرتا ہے، ان سے دھوکہ کھا کر آدمی اسے اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ اس طرح کی دوستی کے معنی اس طرح کی دوستی کے معنی یہ ہیں کہ ایک دشمن دوسرے دشمن سے شکست کھا گیا اور اس کے جال میں پھنس گیا۔

اطلاق:

شیطان، ادم و حوا کو جنت سے نکلوانے میں کامیاب ہو گیا، تو اللہ نے ان سب کو جنت سے نکلنے کا حکم دیا۔ یعنی ہم کو اپنے دشمن شیطان سے شکست کھانے کے بجائے اس کو شکست دینا چاہیے۔ اور شیطان کو ہم اسی وقت شکست دے سکتے ہیں جب کہ ہمارا نفس ہمارے قابو میں ہو۔ جو ہم چاہیں وہ ہمارا نفس کرے، اور جو نفس چاہے وہ ہم نہ کریں۔
لیکن اگر کچھ لوگ شیطان کو اپنا دوست بنالیں جس کی سزا نہیں آخرت میں ملے۔

۳۷۔

دَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِؕ ۱ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

ترجمہ۔ پھر آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے تو ان کی توبہ قبول فرمائی بیشک وہی بہت توبہ قبول فرمانے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

Translation:

Then Adam received from his Lord (some) words and He accepted his repentance.

Indeed, it is He who is the Accepting of repentance, the Merciful.

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔فَتَلَقّٰى(پھر حاصل کر لیے)۔۲۔اٰدَمُ(آدم)۔۳۔مِنْ رَّبِّهٖ(اپنے رب سے)۔۴۔كَلِمَاتٍ(کچھ کلمے)۔۶۔فَتَابَ(پھر اس نے توبہ قبول کی)

۷۔عَلَیْہِ(اس کی)۔۸۔اِنَّہٗ(بیشک وہ)۔۹۔ھُوَ(وہ)۔۱۰۔التَّوَّابُ(توبہ قبول کرنے والا)۔۱۱۔الرَّحِیْمُ(رحم کرنے والا)۔

اخلاقی تعلیمات:

انسان سے چاہتے یا نا چاہتے ہوئے غلطیاں اور گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں اور یہ اللہ کا اپنے بندوں پر خاص لطف و کرم ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھول کرر کھا ہے انسان جب بھی گناہ کرے اس کو فوراً اللہ کے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے اللہ سے سچے دل سے معافی طلب کرنی چاہیے۔

مرکز تعلیمات:

آدم نے چند کلمات سیکھے یعنی اللہ سے توبہ اور معافی طلب کی اللہ غفور ورحیم نے ان کی توبہ کو قبول فرمایا، کیونکہ اللہ بہت زیادہ معاف کرنے والے اور رحم والے ہیں۔

احکامات کا عملی زندگی(انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

آدم نے چند کلمات سیکھے یعنی اللہ سے توبہ اور معافی طلب کی اللہ غفور ورحیم نے ان کی توبہ کو قبول فرمایا، کیونکہ اللہ بہت زیادہ معاف کرنے والے اور رحم والے ہیں۔

انسان سے چاہتے یا نا چاہتے ہوئے غلطیاں اور گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں اور یہ اللہ کا اپنے بندوں پر خاص لطف و کرم ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھول کرر کھا ہے انسان جب بھی گناہ کرے اس کو فوراً اللہ کے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے اللہ سے سچے دل سے معافی طلب کرنی چاہیے معافی اور توبہ، تلافی کا اہتمام انفرادی و اجتماعی دونوں ہی سطح پر باقاعدگی سے ہونا چاہیے۔

مرکز تعلیم:

ادم کو جب اپنے قصور کا احساس ہوا کہ ان سے یہ نافرمانی ہو گئی کہ اپنے رب سے اپنی خطا معاف کروائیں تو انہیں وہ الفاظ نہ ملتے تھے جن کے ساتھ وہ خطا بخش کے لیے دعا کر سکتے۔ اللہ نے ان کے حال پر رحم فرما کر وہ الفاظ بتا دیے۔

اخلاقی تعلیم کا واقعہ حصہ:

توبہ کے اصل معنی رجوع کرنے اور پلٹنے کے ہیں۔ بندے کی طرف سے توبہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ سرکشی سے باز آ گیا، اور طریقہ بندگی کی طرف پلٹ آیا۔ اور خدا کی طرف سے توبہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے شرمسار غلام کی طرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہو گیا، پھر سے نظر عنایت اس کی طرف مائل ہو گئی۔

اطلاق:

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی غلطی پر پشیمان ہو اور توبہ کرے، لیکن اگر کسی شخص کو اپنا گناہ، گناہ نہیں لگ رہا، اور وہ سمجھ رہا ہے کہ میں صحیح کام کر رہا ہوں، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اصلاح حال بند کر دی جاتی، اور اس کے ساتھ ایک شیطان لگا دیا جاتا ہے۔ غلطی ابلیس سے بھی ہوئی، اللہ کے حکم سے سرتابی ہوئی، لیکن اسے اس پر ندامت نہیں ہوئی، بلکہ وہ تکبر کی بنا پر مزید اکڑ گیا۔

دوسری طرف غلطی ادم سے بھی ہوئی، نافرمانی ہوئی، لیکن وہ اس پر پشیمان ہوئے اور توبہ کی۔ وہ طرز عمل شیطنت ہے اور یہ آدمیت ہے۔ ورنہ کوئی انسان گناہ سے اور معصیت سے مبرّا نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے ادم علیہ السلام کی تمام اولاد خطا کار ہے، اور ان خطا کاروں میں بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیں۔

۸۳۔قُلْنَا اھْبِطُوْا مِنْھَا جَمِیْعًا ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

ترجمہ۔ ہم نے فرمایا تم سب جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئی تو جس نے میری ہدایت کی پیروی کی تو انہیں کوئی ڈر ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

Translation:

We said, Go down from it, all of you. And when guidance comes to you from Me, whoever follows My guidance there will be no fear concerning them nor will they grieve.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔قُلْنَا(ہم نے کہا)۔۲۔اھْبِطُوْا(تم اتر جاؤ)۔۳۔مِنْھَا(یہاں سے)۔۴۔جَمِیْعًا(سب)۔۵۔فَاِمَّا(پس جب)

۶۔یَأْتِیَنَّکُمْ(تمہیں پہنچے)۔۷۔مِنِّیْ(میری طرف سے)۔۸۔ھُدًی(کوئی ہدایت)۔۹۔فَمَنْ تَبِعَ(سو جو چلا)۔۱۰۔ھُدَایَ(میری ہدایت)۔
۱۱۔فَلَا(تو نہ)۔۱۲۔خَوْفٌ(کوئی خوف)۱۳۔عَلَیْھِمْ(ان پر)۔۱۴۔وَلَاھُمْ(ور نہ وہ)۔۱۵۔یَحْزَنُوْنَ(غمگین ہوں گے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے ذریعے انسان اللہ کا مقرب ہو جاتا ہے اور جو اللہ کا دوست بن جاتا ہے اس کو نا کوئی خوف ہوتا ہے اور نا ہی کوئی غم ہوتا ہے۔

مرکزی تعلیمات:

اللہ نے آدم، حوا اور شیاطین کو زمین پر اترنے کا حکم دیا، پھر اللہ نے اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دیا، اور جو ہدایت یافتہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانبردار ہے اس کے لئے خوشخبری ہے کہ اس کو کسی قسم کا کوئی خوف اور غم نا ہو گا۔ غم کا تعلق ماضی سے ہے جبکہ خوف کا تعلق مستقبل سے ہے۔

احکامات کا عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

اللہ نے آدم، حوا اور شیاطین کو زمین پر اترنے کا حکم دیا، پھر اللہ نے اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دیا، اور جو ہدایت یافتہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانبردار ہے اس کے لئے خوشخبری ہے کہ اس کو کسی قسم کا کوئی خوف اور غم نا ہو گا۔ غم کا تعلق ماضی سے ہے جبکہ خوف کا تعلق مستقبل سے ہے۔

اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے ذریعے انسان اللہ کا مقرب ہو جاتا ہے اور جو اللہ کا دوست بن جاتا ہے اس کو نا کوئی خوف ہوتا ہے اور نا ہی کوئی غم ہوتا ہے۔

مرکزی تعلیم:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ادم علیہ السلام کی توبہ ہی قبول کرنے پر اتفاق نہ فرمایا، بلکہ اس کے بعد انہیں نبوت سے بھی سرفراز کیا تاکہ وہ اپنی نسل کو سیدھا راستہ بتا کر جائیں۔

جنت سے نکلنے کا حکم جو پھر سے دہرایا گیا تو اس سے یہ بتانا مقصود ہے کیا قبول ہے توبہ کا یہ مقتضی نہ تھا کہ ادم کو جنت ہی میں رہنے دیا جاتا اور زمین پر نہ اتارا جاتا۔

اخلاقی تعلیم:

اب بات دراصل ہدایت کی، یہ ہے علم انسانی کا دوسرا گوشہ یعنی علم بالوحی Revealed Knowledge اس سے پہلے رکوع کے شروع میں علم بالحواس یا اکتسابی علم Acquired knowledge کا ذکر ہے۔

جو بالقوہ یعنی potentially حضرت ادم علیہ السلام میں رکھ دیا گیا اور جسے انسان نے پھر اپنی محنت سے، اپنے حواس اور عقل کے ذریعے سے اگے بڑھایا۔ اج مغربی اقوام اس میں ہم سے بہت اگے ہیں۔ کبھی ایک زمانے میں مسلمان بہت اگے نکل گئے تھے۔

اطلاق:

یعنی جو انسان پر چلے گا پھر جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار ہیں ان کے لیے خوشخبری ہے کہ ان کو کسی قسم کا نہ خوف ہو گا اور نہ غم ہو گا، اسم غم کا تعلق ماضی سے ہیں جبکہ خوف کا تعلق مستقبل سے ہے۔

۳۹۔وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۠۔

ترجمہ۔اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کی تکذیب کی وہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ اس دوزخ میں رہیں گے۔

Translation:

And those who disbelieve and deny our signs those will be companions of the Fire, they will abide therein eternally.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا(اور جن لوگوں نے کفر کیا)۔۲۔وَکَذَّبُوْا(اور جھٹلایا)۔۳۔بِآیَاتِنَا(ہماری آیات)۔۴۔أُوْلَئِکَ(وہی)۔۵۔اَصْحَابُ النَّار:
(دوزخ والے)۔۶۔ھُمْ فِیْھَا(وہ اس میں)۔۷۔خَالِدُوْنَ(ہمیشہ رہیں گے)۔

اخلاقی تعلیمات:

اللہ کے احکامات یعنی اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کی پاسداری اور اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کے نتیجے میں انسان ان نعمتوں بھری جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا

بصورت دیگر جہنم کا گڑھا اس کا منتظر ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

مرکزی تعلیمات:

اللہ کی آیات کا انکار کرنے والے، ان کا ٹھکانا جہنم ہے، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

احکامات اک عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات:

اللہ کی آیات کا انکار کرنے والے، ان کا ٹھکانا جہنم ہے، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ کے احکامات، اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کی پاسداری اور اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانداری کے نتیجے میں انسان نعمتوں بھری جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا
بصورت دیگر جہنم کا گڑھا اس کا منتظر ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

مرکزی تعلیم:

یہ گویا اللہ تعالی کی طرف سے نوع انسانی کو ابدی منشور (Charter) عطا کر دیا گیا۔ جب زمین پر خلیفہ کی حیثیت سے انسان کا تقرر کیا گیا۔

خلاقی تعلیم:

سورہ بقرہ کے لئے ابتدائی چارر کوع قران کی دعوت اور قران کے بنیادی فلسفے پر مشتمل ہیں۔ اور ان میں مکی سورتوں کے مضامین کا خلاصہ آ گیا ہے۔
یعنی اللہ کی ایات کا انکار کرنے والے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

اطلاق:

بندہ اور خلیفہ ہونے کی دونوں حیثیتوں کے لحاظ سے، انسان اس پر معمور ہے کہ وہ اس راستے کی پیروی کرے جو اس کا رب اس کے لیے تجویز کرے۔ اور اس راستے کی معلوم ہونے کی دو ہی سورتیں ہیں، یا تو کسی انسان کے پاس براہ راست اللہ کی طرف سے وحی ائے، یا پھر وہ اس انسان کا اتباع کرے جس کے پاس وحی ائی ہو۔ کوئی تیسری صورت یہ معلوم ہونے کی نہیں ہے کہ رب کی رضا کس راہ میں ہے۔
ان دو سورتوں کے ما سوا ہر صورت غلط ہے، بلکہ غلط ہی نہیں سراسر بغاوت بھی ہے، جس کی سزا جہنم کے سوا۔

:MCQs

درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے:

1۔ لفظ قرآن کے معنی ہیں:

(الف) (پڑھنا) (ب) سننا (ج) لکھنا (د) بولنا

1. The word Quran means:

(A) (To read) (B) To listen

(C) To write (D) To speak

2۔ الفرقان کے معنی ہیں:

(الف) خاص کتاب (ب) (فرق کرنے والی) (ج) وضاحت کرنے والی (د) نازل کردہ

2. Al Furqan means:

(A) Special Book (B) (To differentiate) (C) To Explain (D) To Revealed

درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے۔

1۔ وحی کے لغوی معنی ہیں:

(الف) سمجھ رکھنا (ب) جاننا (ج) طریقہ اپنانا (د) (اشارہ کرنا)

1. In the literal meaning of Wahi is:

(A) To understand (B) To Know

(C) To adopt the behaviour (D) (To give sign)

2۔ قرآن کریم میں وحی کی صورتیں بیان کی گئیں ہیں:

(الف) (2) (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

2. Forms of Wahi are quoted in The Holy Quran:

(A) (2) (B) 3 (C) 4 (D) 5

3۔ وحی کی صورتوں کا ذکر ہے:

(الف) سورہ القیامۃ (ب) سورہ الرحمن (ج) سورہ النجم (د) (سورہ الشوریٰ)

2. Define forms of Wahi in:

(A) Sourah Qiyamat (B) Sourah Rehman

(C) Sourah Najam (D) (Sourah Shurah)

1۔ قرآن مجید نازل ہوا:

(الف) (وحی کی صورت میں) (ب) کتاب کی صورت میں (ج) تختی کی صورت میں (د) آواز کی صورت میں

1. Quran e Majeed was reveald:

(A) (In the form of Wahi) (B) In th form of a book

(C) in a form of a chapter (D) In the form of a voice

2۔ وحی تحریر کرنے والے صحابہ کرام کو کہتے ہیں:

(الف) السابقون الاولون (ب) (کاتبین وحی)

(ج) انصار (د) مہاجر

2. The writer of the Wahi were called:

(A) Al sabeqoon Al Awaloon (B) (Katibeen-e-Wahi)

(C) Ansaar (D) Mahajir

3۔ حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں قرآن کریم کا پہلا نسخہ موجود تھا:

(الف) ام مومنین حضرت خدیجہؓ کے پاس (ب) ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس

(ج) (ام امومنین حضرت حفصہؓ کے پاس) (د) ام المومنین حضرت زینبؓ کے پاس

3. In the era of Hazrat Usman Ghan i (R.A) the first penscript of The Holy Quran was present:

(A) To Hazrat Khadija (R.A) (B) To Hazrat Ayesha (R.A)

(C) To Hazrat Hufssa (R.A) (D) To Hazrat Zainab (R.A)

4۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں قرآن کریم کو جمع کرنے کی ذمہ داری دی گئی:

(الف) حضرت علیؓ کو (ب) حضرت حذیفہ بن یمانؓ کو

(ج) (حضرت زید بن ثابتؓ کو) (د) حضرت زید بن حارثہؓ کو

4. In the era of Hazrat Abubakar Sidique (R.A) the responsibility of compile The Holy Quran:

(A) To Hazrat Ali (R.A) (B) To Hazrat Huzeffa Bin Yaman (R.A)

(C) To Hazrat Zaid Bin Sabit (R.A) (D) To Hazrat Zaid Bin Sabit (R.A)

5۔ مصحف عثمانی کی تعداد تھی:

(الف) 6 (ب) (7) (ج) 8 (د) 9

5. The quantity of Mushaf-e-Usmani was:

(A) 6 (B) (7) (C) 8 (D) 9

۱۔بقرہ لفظ کا معنی ہیں:

(الف) بھینس (ب) بکری (ج) بھیڑ (د) (گائے)

1. The word Baqra means:

(A) Buffalo (B) Goat (C) Sheep (D) (Cow)

۲۔سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲ کے مطابق قرآن مجید پرہیز گاروں کے لئے ہے:

(الف) رحمت (ب) برکت (ج) شفاعت (د) (ہدایت)

2. According to ayat number 2 in Sourah Baqra the Holy Quran is guidince for abstinent:

(A) Mercy (B) Blessing (C) Intercedence (D) Guidance

۳۔ان لوگوں کے کانوں اور دلوں پر پردہ ہے:

(الف) گنہگاروں (ب) (کافروں) (ج) منافقین (د) مشرکین

3. There is a veil upon their hearing and hearts:

(A) Sinful (B) Unbeliever

(C) Hippocates (D) Those who associate partners with Allah.

۱۔ظاہر سے ایک اور باطن سے دوسری صورت رکھنے والے کو کہتے ہیں:

(الف) گناہ (ب) شرک (ج) کفر (د) (نفاق)

۲۔ منافقین نے ہدایت کے بدلے خریدا:

(الف) مال و دولت (ب) عہدہ اور مرتبہ (ج) (گمراہی) (د) ہدایت

۳۔ سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۱۸ کے مطابق یہ لوگ اندھے، بہرے اور گونگے کہے گئے:

(الف) فاسق (ب) (منافق) (ج) مشرک (د) صابی

۴۔ منافقین دھوکا دینا چاہتے ہیں:

(الف) (اللہ تعالی کو) (ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ج) مومنین کو (د) مشرکین کو

۱۔جہنم کا ایندھن ہوں گے:

(الف) کوئلہ (ب) لکڑی (ج) (پتھر اور انسان) (د) لوہا

1. The fuel of Hell will be:

(A) Coal (B) Wood

(C) (Rock and Humans) (D) Iron

۲۔جنت میں رہنے کی مدت ہے:

(الف) عارضی (ب) (ہمیشہ) (ج) پچاس سال (د) سو سال

2. The time period of living in Jannah is:

(A) Temporary (B) Forever (C) 50 years (D) 100 years

۳۔قرآن مجید کی سورت جیسی سورت پیش کرنے کا چیلنج یا گیا

(الف) اہل مکہ کو (ب) یہودیوں کو (ج) عیسائیوں کو (د) (کافروں کو)

3. The challenge to present Quran's Sourah like Sourah was given to:

(A) People of Makkah (B) Jews (C) Christian (D) Non-believers

۴۔سورہ البقرہ کی آیت ۲۷ میں نقصان والا کہا گیا:

(الف) خیانت کرنے والوں کو (ب) جھوٹ بولنے والوں کو

(ج) (وعدہ توڑنے والوں کو) (د) ظلم کرنے والوں کو

4. In Sourah Baqra ayat no 27 has called the person with a loss:

(A) deceiver (B) lair (C) promise breaker (D) Tyrant

۱۔حضرت آدم علیہ السلام کو نام سکھائے:

(الف) آسمانوں کے (ب) زمینوں کے (ج) (تمام چیزوں کے) (د) میوہ جات کے

1. Hazrat Adam (A.S) was tought the names of:

(A) The Sky (B) The Land (C) (All the things) (D) The Fruits

۲۔حضرت آدم علیہ السلام کے لئے سجدہ کرنے کا حکم ملا:

(الف) (تمام مخلوق کو) (ب) فرشتوں کو (ج) جنات کو (د) حیوانات کو

2. The order to do sajda infront of Hazrat Adam (A.S) was given to:

(A) (All the creatures) (B) To Angels (C) To Jinns (D) To Animals

۳۔حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو روکا گیا:

(الف) جنت کے باغوں میں جانے سے (ب) دنیا کی نعمتیں کھانے سے

(ج) (ایک درخت کے قریب جانے سے) (د) ہر قسم کی غذا کھانے سے

3. Hazrat Adam (A.S) and Hazrat Hawwa (A.S) were stopped to:

(A) Not go to the gardens of Jannah (B) Not take earth blessing

(C) Not go near to a tree (D) Not eat any kind of food

۴ ۔ قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالی نے

الف) فرشتوں کو دی۔

ب) خود لی ہے۔

ج) پیغمبروں کو دی ہے

د)　　اولیاء کرام کو ی ہے۔

۵۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں جمع کردہ قرآنی مصحف کو حضرت عمرؓ کے بعد کس کے پاس حفاظت کے لئے رکھا گیا؟

الف)　　حضرت عبداللہ بن عباسؓ

ب)　　حضرت عائشہؓ

ج)　　حضرت حفصہؓ

د)　　حضرت زید بن حارثؓ

۶۔ قرآنی آیات کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ کاتبین وحی سے فوراً لکھوا لیتے تھے، تحریر شدہ آیات کی صحت کو یقینی بنانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کیا کیا کرتے تھے؟

الف)　　پاس موجود صحابہ کرامؓ سے پڑھنے کو کہتے۔

ب)　　جناب عبداللہ بن عباسؓ سے نظر ثانی کرواتے۔

ج)　　تحریر شدہ آیات خود پڑھتے۔

د)　　لکھنے والوں سے آیات کو سنتے۔

۷۔ حضرت عمرؓ کے مشورے کے مطابق حضرت ابو بکرؓ نے قرآن کریم کی تدوین کا فیصلہ کیا، کس صحابی نے قرآن کو مدون کیا؟

الف)　　حضرت زید بن ثابتؓ

ب)　　حضرت زید بن حارثؓ

ج)　　حضرت حذیفہ بن یمانؓ

د۔　　حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔

۸۔ جس شب میں قرآن کریم نازل ہوا اسے قرآن کریم میں نام دیا گیا ہے۔

الف)　　لیلۃ السلامۃ۔

ب)　　الیلۃ القدر۔

ج)　　لیلۃ المعراج۔

د۔　　لیلۃ البرات۔

۹۔ قرآن کریم کے ناموں میں ایک نام **المبین** ہے، اس کے کیا معنی ہیں؟

الف)　　کرامت اور بڑائی والا۔

ب)　　ہدایت کو واضح کرنے والا۔

ج)　　روشنی اور ہدایت دینے والا۔

د)　　عبرت اور نصیحت کا سامان کرنے والا۔

۱۰۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے تدوین قرآن کا آغاز کس جنگ کے بعد کیا؟

الف) جنگ یرموک۔

ب) جنگ موتہ۔

ج) جنگ یماما۔

د) جنگ حنین۔

۱۱۔ مکہ مکرمہ میں جو آیات نازل ہوئیں ان کے مضامین میں زیادہ تر شامل ہیں

الف) تورات اور انجیل کے واقعات۔

ب) اصول اور کلیات دین۔

ج) کلیات دین اور سابقہ کتب کی تعلیمات۔

د) اصول اور صحائف کا بیان۔

۱۲۔ درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معلم قرآن بنا کر دور دراز علاقوں میں بھیجا؟

الف) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مخرمہ بن نوفل۔

ب) حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ۔

ج) حضرت مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔

د) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ۔

۱۳۔ دعوت قرآن نے لوگوں کو بے انتہاء متاثر کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کے اس میں۔

الف) لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے۔

ب) جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

ج) حالات حاضرہ کا بیان ہے۔

د) انسانی فہم سے قریب تر ہے۔

۱۴۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام قرآن کریم کی کس خوبی کا آئینہ دار ہے؟

الف) کتاب علم۔

ب) کتاب ہدایت۔

ج) کتاب الشفاء۔

د) محفوظ ترین کتاب۔

۱۵۔ مدنی سورتوں میں کس مخصوص گروہ کے عزائم بیان کئے گئے ہیں؟

الف) اہل مدینہ اور مسلمانوں کے۔

ب) اہل کتاب اور مسلمانوں کے۔

ج) مکہ سے ہجرت کرنے والوں کے۔

د) مدینے میں مسلمان ہونے والوں کے۔

۱۶۔ یہ قرآن کریم کی ابتدائی سورتیں ہیں جو بعد کی سورتوں سے طویل ہیں۔

غزوات، جہاد، خراج اور جزیہ اس کے اہم مضامین ہیں۔

یہ اہل کتاب اور مسلمان دونوں کو مخاطب کرتی ہیں۔

درج بالا خصوصیات کن سورتوں کی ہیں:

الف) مدنی سورتوں کی۔

ب) مکی سورتوں کی۔

ج۔ محکمات سورتوں کی۔

د) مدنی اور مکی دونوں سورتوں کی۔

۱۷۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللہِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۔

ترجمہ۔ سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔

درج بالا آیت کے مطابق مسلمانوں کی کامیابی کا راز اس بات میں ہے کہ وہ۔

الف) فرقہ واریت سے بچیں۔

ب) عسکری قوت بن جائیں۔

ج) فلاحی ریاست بن جائیں۔

د۔) معاشی طور پر خوشحال ہو جائیں۔

۱۸۔ مشہور مجموعہ حدیث **صحیح مسلم** کے مولف درج ذیل میں سے کون ہیں؟

الف) امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰؒ۔

ب) امام ابوداؤد سلیمان بن اشعثؒ۔

ج) امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیلؒ۔

د) امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیریؒ۔

۱۹۔ قرآن کریم میں آیت، رکوع، منزل اور سورت کا تعلق ہے۔

الف) اسمائے قرآن سے

ب) نزول قرآن سے

ج) تقسیم قرآن سے

د) جمع قرآن سے

۲۰۔ قرآن کریم کا ایک نام **الفرقان** ہے، کیونکہ وہ۔

الف) تقسیم کرنے والا ہے ب) **کفر اور ایمان کا فرق بتانے والا ہے**

ج) دین اور دنیا میں فرق کرنے والا ہے۔ د) منافقین کی حقیقت بتانے والا ہے۔

۲۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے دور خلافت میں کس اہم کام پر زور دیا؟۔

الف) تدوین قرآن۔

ب) تدوین حدیث۔

ج) ترسیلی نظام۔

د) بیت المال کا قیام۔

۲۲۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو رسول اللہ ﷺ نے کس حیثیت سے دور دراز علاقوں میں بھیجا؟

الف) سفارت کار۔

ب) معلم قرآن۔

ج) سپہ سالار۔

د) تجارت کار۔

۲۲۔**فترۃ الوحی** سے کیا مراد ہے؟

الف) ابتدائی وحی۔

ب) نزول وحی کا تسلسل۔

ج) نزول وحی کا مکمل ہونا۔

د) نزول وحی کا نزول کچھ وقت کے لئے رکنا۔

۲۳۔ درج ذیل میں سے کون سے صحابی اپنی بہن سے قرآن کریم کی تلاوت سن کر ایمان لائے؟

الف) حضرت ابو بکر صدیقؓ

ب) حضرت عمر فاروقؓ

ج) حضرت زید بن ثابتؓ

د) حضرت مصعب بن عمیرؓ

۲۴۔ قرآن کریم کی صدری حفاظت سے کیا مراد ہے؟

الف) مجالس میں ورد کرنا۔

ب) مساجد میں لکھ کر رکھنا۔

ج) سینوں میں محفوظ کرنا۔

د) کتابی شکل میں محفوظ کرنا۔

۲۵۔ رسول اللہ ﷺ نے تمام مساجد میں قرآن کریم کی تعلیم کا نتظام فرمایا تھا بعض مکانات کو بھی مدارس کی حیثیت دے دی گئی تھی، جن کا مکان اس مقصد کے لئے استعمال ہوا تھا ان صحابی کا نام ہے۔

الف) ورقہ بن نوفل ؓ۔

ب) مخرمہ بن نوفل ؓ۔

ج) حضرت مصعب بن عمیر ؓ۔

د) حضرت عبداللہ بن ام مکتوم ؓ۔

۲۶۔ درج ذیل میں سے کس خلیفہ راشد نے قرآن کریم کو مدون کرنے کے لئے حضرت زید بن ثابت ؓ کی سربراہی میں 75 صحابہ کرام ؓ کی یک کمیٹی مقرر کی؟

الف) حضرت ابو بکر صدیق ؓ۔

ب) حضرت عمر فاروق ؓ۔

ج) حضرت عثمان غنی ؓ۔

د) حضرت علی مرتضیٰ ؓ۔

۲۷۔ قرآن کریم کی وہ ترتیب جو اللہ تعالی کی جانب سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی وہ کیا کہلاتی ہے؟

الف) ترتیب وحی۔

ب) ترتیب توقیفی۔

ج) ترتیب کتابی۔

د) ترتیب نزولی۔

۲۸۔ قرآن کریم کی جمع و تدوین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے فصاحت اور لہجہ کی مشابہت کی وجہ سے کن صحابی ؓ کو املا کی ذمہ داری سونپی گئی تھی؟

الف) حضرت زید بن ثابت ؓ۔

ب) حضرت انس بن مالک ؓ۔

ج) حضرت سعید بن العاص ؓ۔

د) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ۔

۲۹۔ جب ابتدائی وحی کا ماجرا آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ ؓ کو سنایا تو آپ ﷺ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو کے بہت بڑے عالم تھے

الف) تورات اور زبور کے۔

ب) تورات اور نجیل کے۔

ج) انجیل اور صحیفہ ابراہیم کے۔

د) زبور اور صحیفہ ابراہیم کے۔

۳۰۔قرآن کریم کے مختلف صفاتی ناموں میں سے ایک نام **البرھان** ہے جو واضح کرتا ہے۔

الف) ہدایت کو۔

ب) دلالت کو۔

ج) شفاعت کو۔

د) وضاحت کو۔

۳۱۔۔ قرآن کریم کی موجودہ ترتیب توقیفی ہے، جس سے مراد یہ ہے کہ اس کی تمام سورتوں کی ترتیب

الف) اللہ تعالی کی طرف سے ہے۔

ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہے۔

ج) حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی طرف سے ہے۔

د) حضرت عثمان غنی ؓ کی طرف سے ہے۔

۳۲۔تدوین قرآن کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے یہ اعلان کیا تھا کہ جس کے پاس ایک یا ایک سے زائد آیات ہیں تو وہ ہمارے پاس لائے، اپنے ساتھ

الف) دو گواہ بھی لائے۔

ب) ایک کاتب بھی لائے۔

ج) ایک قاری بھی لائے۔

د) ایک حافظ قرآن بھی لائے۔

۳۳۔قرآن کریم کا نزول 23 سالوں میں مکمل ہوا بتایئے پہلی وحی کا نزول کس پہاڑ پر ہوا؟

الف جبل طور پر۔

ب) جبل نور پر۔

ج) جبل ثور پر۔

د) جبل احد پر۔

سورہ انفال:

1.4.1۔لفظ انفال کے معنی اور سورہ انفال کی وجہ تسمیہ تحریر کر سکیں۔

جواب۔ لفظ انفال عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی مال غنیمت ہے۔ اسی طرح سے اگر مشرکین اور کافرین سے مسلمان جو چیز حاصل کر لیں مثلاً غلام یا سواری وغیرہ تو وہ انفال کہلاتی ہے، ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا انفال کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا! گھوڑا اور مشرکین سے چھینی ہوئی چیزیں انفال میں شامل ہیں۔

اسی طرح سے جنگ یا غزوات میں دشمن جو بھی مال چھوڑ کر میدان جنگ سے اپنی جان بچا کر بھاگتا تو دشمن کا وہ مال غنیمت مسلمانوں کے لئے انفال کہلائے گا، مسلمانوں کا پہلا غزوہ، غزوہ بدر تھا اور اس غزوہ میں مسلمانوں نے کفار مکہ کو شکست دی چنانچہ کفار مکہ میدان جنگ سے اپنی جان بچا کر بھاگے اور اپنے پیچھے بہت سارا سامان جنگ چھوڑ گئے جس میں ان کے گھوڑے، اونٹ، تلواریں، جنگی اسلحہ، اشیاء خورد و نوش، مویشی، غلام، کنیزیں اور کئی قیمتی سامان وغیرہ شامل تھا لیکن مسلمانوں نے غزوہ بدر سے پہلے کبھی کوئی جنگ نہیں کی تھی اس لئے انھیں دشمن کے اس سامان کے بارے میں معلوم نہ تھا کہ اس سامان کا کیا کرنا ہے؟ ایسے میں سورہ انفال کا نزول ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو اس مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں اللہ کی طرف سے واضح احکامات دیئے گئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے حکم کے مطابق صحابہ کرام میں یہ مال غنیمت تقسیم فرمایا، اسی مناسبت سے اس سورہ کا نام سورہ انفال رکھا گیا، سورہ انفال مدنی سورہ ہے جو غزوہ بدر کے موقع پر سن ۲ھ میں مدینہ میں نازل ہوئی۔

1.4.2۔ سورہ انفال کا پس منظر (شان نزول) بیان کر سکیں۔

جواب۔ سورہ انفال مدنی سورہ ہے جو غزوہ بدر کے موقع پر سن ۲ھ میں مدینہ میں نازل ہوئی، تاہم اس سورہ کی شان نزول اور اس کا پس منظر کچھ اس طرح سے ہے کہ مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان غزوہ بدر پہلا حق و باطل کا معرکہ تھا جس میں اللہ کی مدد اور کرم سے مٹھی بھر مسلمانوں کو فتح مبین حاصل ہوئی جبکہ دشمن کی بھاری تعداد جو جدید اسلحہ، جنگی ساز و سامان اور جنگی تربیت سے آراستہ تھے انھیں اللہ نے شکست عظیم سے دوچار کیا، ایسے میں کفار مکہ کے بڑے بڑے سپاہی میدان جنگ سے اپنی جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے جبکہ اپنا قیمتی ساز و سامان، مال، مویشی، گھوڑے، اونٹ، اناج، خیمے اور غلام و کنیز میدان جنگ میں چھوڑ گئے، کیونکہ مسلمانوں نے غزوہ بدر سے قبل کوئی جنگ کفار سے نالڑی تھی چنانچہ اس مال غنیمت جو دشمن میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگا تھا اس کے بارے میں انھیں کچھ علم نا تھا، ایسے میں اللہ نے سورہ انفال کو نازل فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کو مال غنیمت کی تقسیم کے احکامات عطا فرمائے اور رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح سے مال غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

1.4.3۔ اس سورت میں مذکور مال غنیمت سے متعلق احکامات کو واضح کر سکیں۔

جواب۔ اللہ نے سورہ انفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے احکامات کو اس طرح سے بیان فرمایا ہے!

۴۱۔ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ۔ اور (اے مسلمانو!) یاد رکھو! تم جتنا بھی مال غنیمت حاصل کرو تو بے شک اس مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے ہے اور رسول کے لیے ہے اور (رسول کے) قرابت داروں کے لیے ہے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اس (چیز) پر جو اللہ نے اپنے (مکرم) بندے پر فیصلہ کے دن نازل کی جس دن وہ لشکر مقابل ہوئے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

Translation:

Know that whatever spoils you take , one-fifth is for Allah and the Messenger, his close relatives, orphans, the poor, and needy travellers, if you trully believe in Allah and what We revealed to our servant on taht decisive day when the two armies met at Badar. And Allah is Most capable of everything

مال غنیمت کا کل اختیار اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے، وہ اسے جب چاہیں اور جیسے چاہیں تقسیم کریں گے، تاہم اس مال غنیمت کی تقسیم کی وضاحت کچھ اس طرح سے ہے۔
اے مسلمانو! جان لو کے مال غنیمت میں سے جو کچھ ملے گا وہ پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ چار حصے مجاہدین مین تقسیم کئے جائیں گے، اور پانچواں حصہ اللہ کے لئے ہے تاہم اس پانچویں حصے کے بھی مزید پانچ حصے کئے جائیں گے جس کی ترتیب اس طرح سے ہے۔

ا۔ رسول اللہ ﷺ کے لئے۔ ۲۔ رسول اللہ ﷺ کے قریبی رشتے داروں کے لئے۔ ۳۔ یتیموں کے لئے (جن کے والدین ان کے بچپن میں وفات ہو گئے)۔
۴۔ ضرورت مند اور نادار وں کے لئے۔ ۵۔ مسافروں کے لئے (جو دوران سفر کسی مالی مشکل یا کسی بھی پریشانی کا شکار ہوں)۔
اگر تم اللہ اور اس کی آیات پر یقین رکھتے ہو تو ان احکامات پر عمل کرو۔

1.4.4 اس سورت میں موجود تعلیمات کی تفہیم کر سکیں۔

جواب۔ سورہ انفال کی تعلیمات درج ذیل ہے۔
ا۔ مال غنیمت کی تقسیم کے احکامات۔ ۲۔ مسلمانوں کو آپس میں صلح کا حکم۔ ۳۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات پر عمل کرنے کا حکم۔ ۴۔ مومنین کی صفات کا ذکر (مومنین اللہ کے ذکر سے ڈر جاتے ہیں، اللہ کی آیات پر ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے، وہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں، وہ نماز پڑھتے ہیں، اور جو مال اللہ نے انھیں دیا ہے وہ اللہ کے ضرورت مند بندوں پر اس کو خوشی سے خرچ کرتے ہیں)۔ ۵۔ اللہ کے یہاں مومنین کے لئے بلند درجات اور بہت ساری نعمتیں ہیں۔ ۶۔ کفار مکہ کے ساتھ جہاد کا حکم۔ ۷۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی ایک ہزار فرشتوں سے مدد۔ ۸۔ مسلمانوں کے دلوں میں اللہ کی طرف سے اطمینان کا آنا۔ ۹۔ بارش کا برسنا، اس بارش سے مسلمانوں کو پاک کرنا، گہری نیند کا آنا، دلوں کا مطمئن ہونا، شیطانی نجاست کا دور ہونا، مسلمانوں کا کفار پر رعب و دبدبہ قائم کرنا، مسلمانوں کو تسلی اور ان کا ثابت قدم ہونا، خواب میں کفار کی تعداد کو کم دکھانا۔
۱۰۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مخالفین کو اللہ کی طرف سے سخت سزائیں اور انھیں جہنم کی وعید سنانا۔ ۱۱۔ مسلمانوں کو میدان جنگ میں عزم و استقلال اور ثابت قدمی سے جم کر کھڑے رہنے کا حکم اور کسی بھی طرح میدان جنگ سے نا بھاگنے کا حکم۔ ۱۲۔ کفار کو تم نے نہیں بلکہ اللہ نے قتل کیا ہے۔ ۱۳۔ بے شک کافروں کی ہر تدبیر کو اللہ کمزور کرنے والا ہے۔ ۱۴۔ اللہ کے نزدیک تمام جانداروں میں سب سے بدترین گونگے اور بہرے ہیں کے جب ان کے پاس اللہ کی آیات بیان کی جاتی ہیں تو اندھے، گونگے اور بہرے بن کر بھاگ جاتے ہیں۔ ۱۵۔ خیانت سے بچنے کا حکم ۱۶۔ مال اور اولاد فتنہ (آزمائش) ہے۔ ۱۷۔ جو مومنین اللہ سے ڈرتے ہیں اللہ تعالی ان کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔
۱۸۔ کفار مکہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف ایک چال چل رہے تھے لیکن اللہ کافروں کے خلاف ایک دوسری چال چل رہا تھا اور اللہ سے بہتر بھلا کون چال چل سکتا ہے؟۔
۱۹۔ کفار اللہ کے کلام کو سن کر کہتے ہیں یہ تو پچھلی گزری ہوئی قوام کے قصے ہیں۔ ۲۰۔ اگر عذاب برحق ہے تو پھر اپنے خدا سے کہو کے وہ آسمان سے ان پر پتھر برسا دے یا پھر کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب ان پر نازل کر دے۔ ۲۱۔ کفار مسلمانوں کو مسجد میں جانے سے روکتے ہیں، وہ بیت اللہ کے پاس تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہیں۔ ۲۲۔ کفار مسلمانوں کو اللہ کے دین سے روکنے کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں عنقریب یہی مال ان کے لئے موجب حسرت بن جائے گا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ ۲۳۔ فرشتے جب کفار کی جان نکالتے ہیں تو ان کی منہ اور پیٹھ پر زور زور سے مکے مارتے ہیں، اور کہتے ہیں عذاب جہنم کا مزہ چکھو۔ ۲۴۔ فرعون کی نافرمانیاں جس کے نتیجے میں اللہ نے اس کو پانی میں غرق کر دیا۔ ۲۵۔ اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے تیار رہو اور اپنے گھوڑے بھی تیار رکھو۔ ۲۶۔ اللہ نے مسلمانوں کے دلوں میں محبت ڈال دی۔ ۲۷۔ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب اگر بیس افراد ثابت قدم ہیں تو وہ دو سو پر اور اگر سو افراد ثابت قدم ہیں تو وہ ایک ہزار پر غالب رہیں گے۔ ۲۸۔ اللہ ثابت قدم رہنے والوں کا مدد گار ہے۔ ۲۹۔ کافروں کا کثرت سے زمین میں خون بہاؤ تا کہ فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ ۳۰۔ اسلام کی خاطر ہجرت کرنے والوں کے لئے اجر عظیم کی بشارت۔

1.4.5۔ اس سورت میں موجود احکامات کو عملی زندگی (انفرادی و اجتماعی) میں طلاق کر سکیں۔

جواب۔ سورہ انفال میں مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی کی بہتری کے لئے بے شمار عملی اقدامات اور احکامات کی جانب واضح پیغامات موجود ہیں۔
ا۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو باہم اتحاد، اتفاق اور صلح کے ساتھ رہنے کا حکم فرماتے ہیں۔
۲۔ مسلمانوں کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کے بار بار احکامات دئے گئے۔
۳۔ کافروں کے ساتھ جنگ کے احکامات، میدان جنگ میں ثابت قدمی سے ڈٹے رہنے کا حکم، دشمن کے خلاف مضبوط حکمت عملی بنانے، جدید جنگی اسلحہ، اور تیز رفتار گھوڑوں کو ہر وقت تیار رکھنے کا حکم، مسلمانوں کی جماعت قدمی کے نتیجے میں ان کی قوت میں اضافہ کی نوید یعنی اگر بیس ثابت قدم ہیں تو وہ دو سو دشمنوں پر اور اگر سو ثابت قدم مسلمان ہیں تو وہ

ایک ہزار کفار پر غالب رہیں گے کیونکہ وہ میدان جنگ میں مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے اللہ نے کفار کے دلوں میں مسلمان افواج کا رعب و دبدبہ قائم کر دیا اور اسی ثابت قدمی کے نتیجے میں اللہ تعالی مسلمانوں کی کئی ظاہری کمزوریوں پر پردہ ڈالتے ہیں اور انھیں دشمن کی بڑی فوج کے مقابلے میں فتح عظیم عطا فرماتے ہیں لیکن شرائط دو ہیں

۱۔ مسلمانوں کا باہمی اتحاد۔ ۲۔ ثابت قدمی۔

۴۔ اللہ تعالی کفار کی تمام تدابیر چالوں اور مسلمانوں کے خلاف ہر سازش کو کمزور کرنے والے ہیں، کفار چاہے کتنا بھی زور لگالیں وہ اللہ اور اس کے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ۵۔ اللہ تعالی کفار، مشرکین اور منافقین کو ان کے برے اعمال کے نتیجے میں سخت عذاب دینے والا ہے، اللہ نے بار بار قرآن کریم میں پچھلی اقوام اور ان کی نافرمانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ ۶۔ مال غنیمت کو اللہ نے مسلمانوں پر حلال فرمادیا اور اس کی تقسیم کے احکامات کو سورہ انفال میں تفصیل سے ذکر فرمادیا۔

سورہ انفال آیات اور ان کے تراجم:

۱۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

ترجمہ۔ (اے رسولِ مکرم!) یہ آپ سے انفال (اموالِ غنیمت کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہیے کہ انفال (کے حکم) کا اللہ اور اس کا رسول مالک ہے سو تم اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر تم مومن (کامل) ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو۔

Translation:

They ask you; O Prrophet ; regarding the spoils of war. Say , their distribution is decided by Allah and His Messenger. So be mindful of Allah , settle yor affairs, and obey Allah and His Messenger if you are true believers.

تشریح۔ انفال کے معنی میں صحابہ کرام اور تابعین کا اختلاف ہے، عکرمہ، مجاہد، ضحاک، قتادہ، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انفال کا معنی مال غنیمت ہے۔ عطاء، ابن جریج اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت ہے کہ انفرادی طور پر مشرکوں سے مسلمان جو چیز حاصل کر لیں مثلاً غلام یا سواری وغیرہ وہ انفال ہے، یا مشرکین سے جو چیز چھین لیں یا اس کے لباس سے اتار لیں مثلاً گھوڑا اور تلوار وغیرہ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے مال غنیمت کی تقسیم سے جو چیزیں الگ کر لی جائیں وہ انفال ہیں۔ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، انفال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گھوڑا انفال میں سے ہے اور مشرکین سے چھینی ہوئی چیزیں انفال میں سے ہیں۔

نیز عطا نے کہا جو چیز بغیر جنگ کے مسلمان انفرادی طور پر مشرکین سے حاصل کر لیں وہ انفال ہے۔

مجاہد سے یہ بھی روایت ہے کہ انفال کا معنی خمس ہے۔

۲۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚۖ۔

ترجمہ۔ وہی لوگ مومن کامل ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل خوفزدہ ہو جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیتیں تلاوت کی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو زیادہ کر دیں اور وہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔

Translation:

The true believers are only those hearts tremble at the remembrance of Allah whose faith increases when His revelations are recited to them, and who put their trust in their Lord.

۳۔ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔

ترجمہ۔ وہی لوگ مومن کامل ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل خوفزدہ ہو جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیتیں تلاوت کی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو زیادہ

Translation:

They are those who establish prayer and donate from what We have provided for them.

۴۔اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ۔

ترجمہ۔یہی لوگ برحق مومن ہیں ان کے رب کے پاس ان کے لیے (بلند) درجات ہیں اور بخشش اور معزز روزی ہے۔

Translation:

It is they who are the true believers. They will have elevated ranks, forgiveness, and an honourable provision from their Lord.

۵۔كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۱ وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ۔

ترجمہ۔(مال غنیمت کی تقسیم میں ان کا اختلاف کرنا اسی طرح ہے) جس طرح اس وقت ان کا اختلاف تھا جب آپ کا رب حق کے ساتھ آپ کو آپ کے گھر سے باہر لایا تھا اور بیشک مسلمانوں کا ایک گروہ اس کو ناپسند کرنے والا تھا۔

Translation:

Similarly, when your Lord brought you O Prophet out of your home for a just cause, a group of believers was totally against it.

۶۔يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ۔

ترجمہ۔وہ لوگ حق ظاہر ہونے کے باوجود آپ سے اس میں بحث کر رہے تھے، گویا کہ وہ آنکھوں دیکھتے موت کی طرف دھکیلے جا رہے تھے۔

Translation:

They disputed with you about the truth after it had been made clear, as if they were being driven to death with their eyes wide open.

۷۔وَ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ۔

ترجمہ۔اور (یاد کرو) جب اللہ نے دو گروہوں میں سے ایک (پر غلبہ) کا تم سے وعدہ فرمایا تھا کہ یہ تمہارے لیے ہے اور تم یہ چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ (قافلہ) تمہارے ہاتھ لگے، اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلمات سے حق کو ثابت کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

Translation:

Remember, O believers, when Allah promised to give you the upper hand over either target, you wished to capture the unarmed party. But it was Allah;s will to establish the truth by His Words and uproots the disbelievers.

۸۔لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۔

ترجمہ۔تاکہ وہ حق کو ثابت کر دے اور ناحق کو باطل کر دے خواہ مجرموں کو ناگوار ہو۔

Translation:

To finly establish the truth and wipe out falsehood---even to the dismay of the wicked.

۹۔اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ۔

ترجمہ۔اور(یاد کرو)جب تم اپنے رب سے فریاد کرر ہے تھے تواس نے تمہاری دعاقبول فرمالی کہ میں ایک ہزار لگا تار آنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد فرمانےوالاہوں۔

Translation:

Remember; when you cried out to your Lord for help, He answered, I will reinforce you with a thousand angels --followed by many other.

۱۰۔وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ لِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔

ترجمہ۔ور اللہ نے اس کو تمہارے لیے صرف خوشخبری بنایا تا کہ اس کی وجہ سے تمہارے دل مطمئن ہوں اور نصرت صرف اللہ کی جانب سے ہوتی ہے بیشک اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

Translation:

And Allah made this a sign of victory and reassurance to your hearts. Victory comes only from Allah is _Almighty, All-Wise.

۱۱۔اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ يُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَ لِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ۔

ترجمہ۔(یاد کرو)جب اللہ اپنی طرف سے تم پر غنودگی طاری کررہا تھا جو تمہارے لیے بے خوفی کا باعث ہوئی اور تم پر آسمان سے بارش نازل فرما رہا تھا تا کہ اس سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطان کی نجاست کو دور کر دے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس کے ذریعہ تمہارے قدم جمادے۔

Translation:

Remember; when He caused drowsiness to overcome you, giving you serenity, And He sent down rain from the sky to purify to you, free you from satan;s whispers, strengthen you hearts, and make your steps firm.

۱۲۔اِذْ يُوْحِىْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّىْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِىْ فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ۔

ترجمہ۔(اور یاد کیجیے)جب آپ کے رب نے فرشتوں کی طرف وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم مومنوں کو ثابت قدم رکھو میں عنقریب ان کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا،سوتم کافروں کی گردنوں کے اوپر وار کرو اور ان کے ہر جوڑ پر ضرب لگاؤ۔

Translation:

Remember, O Prophet, when your Lord revealed to the angels, I am with you, So make the believers stand firm. I will cast horror into the hearts of the disbelievers. So strike their necks and strike their fingertips.

۱۳۔ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

ترجمہ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

Translation:

This is becouse they defied Allah and His Messenger. And whoever defies Allah and His Messenger

then know that ' Allah is surely severe in punishment.

۱۴۔ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ۔یہ ہے(تمہاری سزا)سواس کو چکھواور بیشک کافروں کے لیے دوزخ کا عذاب ہے۔

Translation:

That wordly punishment' is yours, so taste it! Then the disbelievers will suffer the torment of the Fire.

۱۵۔یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَۚ۔

ترجمہ۔اے ایمان والو!جب جنگ میں تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرو۔

Translation:

O believers! When you face disbelievers in battle, never turn your backs to them.

۱۶۔وَ مَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ۔

ترجمہ۔اور جس شخص نے جنگ کی حکمت عملی یا ایک جماعت سے ملنے(کے قصد)کے بغیر میدان جنگ سے پیٹھ پھیر تو بیشک وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

Translation:

And whoever does so on such an accasion- unless it is a manoeuvre or to join thier own troops- will earn the displeasure of Allah , and their home will be Hell. What an evil destination!

۱۷۔فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ۪ وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰىۚ وَ لِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًاؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔

ترجمہ۔سو(اے مسلمانو!)تم نے ان کو قتل نہیں کیا،لیکن اللہ نے ان کو قتل کیا ہے اور(اے رسولِ معظم!)آپ نے وہ خاک نہیں پھینکی جس وقت آپ نے وہ خاک پھینکی تھی،لیکن وہ خاک اللہ نے پھینکی تھی تاکہ وہ مومنوں کو اچھی آزمائش کے ساتھ گزارے بیشک اللہ بہت سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

Translation:

It was not you believers who killed them , but it was Allah who did so. Nor was it you O Prophet who threw a handful of sand at the disbelievers but it was Allah who did so, rendering the believers a great favour. Surely Allah is All-Hearing, Al-Knowing.

۱۸۔ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ۔

ترجمہ۔یہ تو تمہارے ساتھ معاملہ ہے اور اللہ کفار کی چالوں کو کمزور کرنے والا ہے۔

Translation:

As such, Allah frustrates the evil palns of the disbelievers.

۱۹۔اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْۚ وَ لَنْ تُغْنِیَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَیْــٴًـا وَّ لَوْ كَثُرَتْۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ترجمہ۔(آپ ان کافروں سے کہیے)اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو لو فیصلہ تمہارے سامنے آچکا ہے اور اگر تم(کفر اور شرک سے)باز آجاؤ تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے اور اگر تم نے پھر یہی حرکت کی تو ہم پھر تمہیں سزا دیں گے اور تمہارا گروہ خواہ کتنا زیادہ ہو وہ تمہارے کسی کام نہ آسکے گا اور بیشک اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔

Translation:

If you Meccans sought judgment, now it has come to you. And if you cease, it will be for your own

good. But if you persist, we will persist, And your forces no matter how numwrous they might be will not benefit you whatsoever. For Allah is certainly with the believers.

٢٠۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ۔

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور اس سے اعراض نہ کرو جب کہ تم سن رہے ہو۔

Translation:

O believers! Obey Allah and His Messenger and do not turn away from him while you hear hius call.

٢١۔ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ۔

ترجمہ۔ اور ان لوگوں کی مثل نہ ہو جانا جنہوں نے کہا ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے تھے۔

Translation:

Do not be like those who say, We hear, but in fact they are not listening.

٢٢۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۔

ترجمہ۔ بیشک اللہ کے نزدیک بدترین جاندار وہ لوگ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

Translation:

Indeed, the worst of all beings in the sight of Allah are the wilfully deaf and dumb, who do not understand.

٢٣۔ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔

ترجمہ۔ اور اگر اللہ کے علم میں ان میں کوئی بھلائی ہوتی تو وہ ان کو ضرور سنا دیتا، اور اگر (بالفرض) وہ ان کو سنا دیتا تو وہ ضرور اعراض کرتے ہوئے پشت پھیر لیتے۔

Translation:

Had Allah found any goodness in them, He would have certainly made them hear. But even if He had made them hear, they would have surely turned away heedlessly.

٢٤۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو، جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہارے لیے حیات آفرین ہو۔ اور یقین رکھو کہ انسان اور اس کے دل کے درمیان اللہ حائل ہے اور بیشک تم اسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔

Translation:

O believers! Respond to Allah and his Messenger when he calls you to that which gives you life. And know that Allah stands between a person and their heart, and that to Him you will all be gathered.

٢٥۔ وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

ترجمہ۔ اور اس عذاب سے ڈرتے رہو جو صرف ان ہی لوگوں کو نہیں پہنچے گا جو تم میں سے ظالم ہیں اور یقین رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

Translation:

Beware of a trial that will not only affect wrongdoers among you. And know that Allah is sever in punishment.

۲۶۔وَ اذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

ترجمہ۔اوریاد کروجب تم کم تعداد میں تھے،زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے،تم ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں ملیامیٹ کر دیں گے تواللہ نے تمہیں پناہ دی اوراپنی نصرت سے تمہیں قوت عطا کی اورپاک چیزوں سے تمہیں روزی تا کہ تم شکرادا کرو۔

Translation:

Remember when you had been vastly outnumbered and oppressed in the land, constantly in fear of attackes by your enemy, then He sheltered you, strenghened you with His help, and provided you with good things so perhaps you would be thankful.

۲۷۔يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ۔اے ایمان والو!اللہ اوررسول سے خیانت نہ کرو اورنہ اپنی امانتوں میں خیانت کروحالانکہ تمہیں علم ہو۔

Translation:

O believers! Do not betray Allah and the Messenger, not betray your trusts knowingly.

۲۸۔وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔

ترجمہ۔اوریقین رکھو کہ تمہارے اموال اورتمہاری اولاد محض آزمائش ہیں اوربے شک اللہ ہی کے پاس اجر عظیم ہے۔

Translation:

And know that your wealth and your children are only a test and that with Allah is a great reward.

۲۹۔يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ۔اے ایمان والو!اگرتم اللہ سے ڈرتے رہوگے تووہ تمہیں کفارسے الگ اورممتاز کردے گااورتمہارے(صغیرہ) گناہوں کومٹادے گااورتم کوبخش دے گااوراللہ بڑے فضل والاہے۔

Translation:

O believers! If you are mindful of Allah, He will grant you a decisive authority, absolve you of your sins, and forgive you. And Allah is the Lord of infinite bounty.

۳۰۔وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۔

ترجمہ۔اوریاد کیجیے جب کافرآپ کے خلاف سازش کررہے تھے تاکہ آپ کوقید کریں یاقتل کریں یاجلاوطن کردیں وہ اپنی سازش میں لگے ہوئے تھے اوراللہ اپنی خفیہ تدبیر کررہا تھا اوراللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر کرنےوالاہے۔

Translation:

And 'remember, O Prophet, when the disbelievers conspired to capture, kill , or exile you. They planned, but Allah also planned. And Allah is the best of planners.

۳۱۔وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔

ترجمہ۔اورجب ان پرہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں تووہ کہتے ہیں(بس رہنے دو)ہم سن چکے ہیں،اگرہم چاہتے توہم بھی اس(کلام) کی مثل بنالیتے،یہ توصرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

Translation:

Whenever our revelation are recited them, they challenge you, We have already heard the recitation. If we wanted, we could have easily produced something similar. The Quran is nothing but ancient fables!

۳۲۔وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔

ترجمہ۔اور(یاد کیجیے)جب انہوں نے کہا اے اللہ! اگر یہ (قرآن) تیری جانب سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر (کوئی دوسرا) دردناک عذاب لے آ۔

Translation:

And 'remember' when they pryed, O Allah! If this indeed the truth from you, then rain down stones upon us from the sky or overcome us with a painful punishment.

۳۳۔وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ۱ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

ترجمہ۔اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ انہیں عذاب دے جب کہ آپ ان میں موجود ہوں،اور نہ اللہ (اس وقت) انہیں عذاب دینے والا ہے جب کہ یہ استغفار کر رہے ہوں۔

Translation:

But Allah would never punish them while you O Prophet were in their midst. Nor would He ever punish them if they prayed for forgiveness. .

۳۴۔وَ مَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَ هُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ۔اور اللہ انہیں کیوں عذاب نہیں دے گا حالانکہ وہ لوگوں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں اور وہ اس (مسجد حرام) کے متولی نہیں ہیں،اس کے متولی تو صرف متقی مسلمان ہی ہوتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

Translation:

And why should Allah not punish them while they hinder pilgrims from the sacred Mosque, claiming to be its rightful guardians? None has the right to guardianship except those mindful of Allah, but most pagans do not know.

۳۵۔وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ۱ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ۔

ترجمہ:اور بیت اللہ کے نزدیک ان کی نماز اس کے سوا کیا تھی کہ یہ سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے،سو اب عذاب کو چکھو کیوں کہ تم کفر کرتے تھے۔

Translation:

Their prayer at the sacred Housre was nothing was nothing but whistling and clapping. So taste the punishment for your disbelief.

۳۶۔اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۱ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ۱۰ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَۙ۔

ترجمہ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنے اموال کو اس لیے خرچ کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں،وہ عنقریب اور بھی خرچ کریں گے پھر یہ ان کے لیے باعث پشیمانی ہوگا پھر یہ مغلوب ہو جائیں گے،اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ دوزخ کی طرف جمع کیے جائیں گے۔

Translation:

Surely the disbelievers spend their wealth to hinder others from the path of Allah. They will continue to spend to the point of regret. Then they will be defeated and the disbelievers will be driven into Hell

۳۷۔لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠

ترجمہ۔تا کہ اللہ خبیث کو طیب سے الگ کر دے ،اور سب خبیثوں کو اوپر تلے رکھے ،پھر ان سب کا ڈھیر بنا دے ،پھر اس (ڈھیر) کو دوزخ میں ڈال دے ،یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

Translation:

So allah may separate the evil from the good, He pile up the evil ones all together and then cast them into Hell. They are the true losers.

۳۸۔قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ۔

ترجمہ۔آپ کافروں سے کہہ دیجیے کہ اگر وہ (کفر سے) باز آ جائیں تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اگر انہوں نے پھر وہی کام کیے تو (اس معاملہ میں) پہلوں کی سنت گزر چکی ہے۔

Translation:

Tell the disbelievers that if they desist, their past will be forgiven. But if they persist, then they have an example in those destroyed before them.

۳۹۔وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

ترجمہ۔اور ان کے خلاف جنگ کرتے رہو حتیٰ کہ کفر (کا غلبہ) نہ رہے اور پورا دین (صرف) اللہ کے لیے ہو جائے پس اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ ان کے کاموں کو دیکھنے والا ہے۔

Translation:

Fight against them until there is no more persecution and your devotion will be entirely to Allah. But if they desist, then surely Allah is All- Seeing of what they do.

۴۰۔وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۔

ترجمہ۔اور اگر وہ روگردانی کریں تو یقین رکھو کہ بیشک اللہ تمہارا کارساز ہے وہ کیسا اچھا کارساز اور مددگار ہے۔

Translation:

And if they do not comply, then know that Allah is your Protector. What an excellent Protector, and what an excellent Helper!

۴۱۔وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ۔اور (اے مسلمانو!) یاد رکھو! تم جتنا بھی مال غنیمت حاصل کرو تو بیشک اس مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے ہے اور رسول کے لیے ہے اور (رسول کے) قرابت داروں کے لیے ہے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اس (چیز) پر جو اللہ نے اپنے (مکرم) بندے پر فیصلہ کے دن نازل کی جس دن وہ لشکر مقابل ہوئے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

Translation:

Know that whatever spoils you take , one-fifth is for Allah and the Messenger, his close relatives, orphans, the poor, and needy travellers, if you trully believe in Allah and what We revealed to our servant on taht decisive day when the two armies met at Badar. And Allah is Most capable of

everything.

۴۲۔ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَ الرَّکْبُ اَسْفَلَ مِنْکُمْ ؕ وَ لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَ لٰکِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا
کَانَ مَفْعُوْلًا ۬ۙ لِّیَهْلِکَ مَنْ هَلَکَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّ یَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۙ۔

ترجمہ۔ اب تم (وادی بدر کے) قریبی کنارے پر تھے اور وہ دور والے کنارے پر تھے اور (تجارتی) قافلہ تم سے نچلی جانب تھا، اور اگر تم مقابلہ کا وقت مقرر کرتے تو پہنچنے کے وقت میں ضرور مختلف ہو جاتے، لیکن یہ اس لیے ہوا کہ اللہ اس کام کو پورا کر دے جو (اللہ کے نزدیک) کیا ہوا تھا، تا کہ جو ہلاک ہو وہ دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ ہے وہ دلیل سے زندہ رہے، اور بیشک اللہ بہت سننے والا بے حد جاننے والا ہے۔

Translation:

Remeber When you were on the near side of the valley, your enemy on the far side and the caravan was below you. Even if the two armies had made an appointment to meet , both would have certainly missed it. Still it transpi

۴۳۔ اِذْ یُرِیْکَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِکَ قَلِیْلًا ؕ وَ لَوْ اَرٰىکَهُمْ کَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ لَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

ترجمہ۔ (اور یاد کیجیے) جب اللہ آپ کو خواب میں کافروں کو کم تعداد میں دکھا رہا تھا اور اگر اللہ آپ کو ان کی زیادہ تعداد دکھاتا تو (اے مسلمانو!) تم ضرور ہمت ہار جاتے اور آپس میں اختلاف کرتے لیکن اللہ نے (تم کو اس سے) سلامت رکھا، بیشک وہ درون سینہ امور کو بہ خوبی جاننے والا ہے۔

Translation:

Remeber, O Prophet, when Allah showed them in your dream as a few in number, Had He shown them to you as many , you believers would have certainly faltered and disputedin the matter. But Allah spared you from that surely He knows best what is hidden in the heart.

۴۴۔ وَ اِذْ یُرِیْکُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْۤ اَعْیُنِکُمْ قَلِیْلًا وَّ یُقَلِّلُکُمْ فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۔

ترجمہ۔ اور (یاد کرو) جب تم سے مقابلہ کے وقت تمہیں کفار کی تعداد کم دکھائی اور تمہاری تعداد (بھی) ان کو کم دکھائی تا کہ اللہ اس کام کو پورا کر دے جو اس کے نزدیک کیا ہوا ہے، اور اللہ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جاتے ہیں۔

Translation:

Then when your armies met , Allah made them appear as few in your eyes, and made you appesr as few in theirs, so Allah may establish what He had destined. And to Allah all matters will be returned for judgment.

۴۵۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ۔

ترجمہ۔ اے ایمان والو جب تمہارا مخالف فوج سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا بہ کثرت ذکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو۔

Translation:

O believers! When you face an enemy, stand firm and remember Allah often so you may triumph.

۴۶۔ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُکُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۚ۔

ترجمہ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور آپس میں مخالفت نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

Translation:

Obey Allah and His Messenger and do not dispute with one another, or you would be discouraged and

weakend. Persevere! Surely Allah is with those who persever.

۴۷۔وَ لَاتَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِ هِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ ؕ وَ اللهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ۔

ترجمہ۔اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاو جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو (اپنذ ور اور قوت) دکھاتے ہوئے نکلے وہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکتے تھے اور اللہ ان کے تمام کاموں کا احاطہ کرنے والا ہے۔

Translation:

Do not be like those pagans who left their homes arrogantly, only to be seen by people and to hinder others from Allah;s path. And Allah is fully Aware of what they do.

۴۸۔وَ اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَ قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ قَالَ اِنِّيْ
بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللهَ ؕ وَ اللهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

ترجمہ۔اور (یاد کرو) جب شیطان نے ان کے کاموں کو ان کے لیے خوش نما بنا دیا اور کہا آج لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور بیشک میں تمہارا رفیق ہوں ،اور جب دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو وہ ایڑیوں کے بل بھاگا اور کہنے لگا میں تم سے بری الذمہ ہوں بیشک میں ان کو دیکھ رہا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے ،بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

Translation:

And remember when satan made their evil deeds appealing to them, and said, No one can overcome you today. I am surely by said, But when the two forces faced off, he cowered and said, I have absolutely nothing to do with you. I certainly see what you do not see. I turly fear Allah, for Allah is severe in punishment.

۴۹۔اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَاِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

ترجمہ۔اور (یاد کرو) جب منافقین اور جن لوگوں کے دلوں میں (کفر کی) بیماری تھی یہ کہہ رہے تھے ان لوگوں کو ان کے دین نے فریب میں مبتلا کر دیا ہے ،اور جس نے اللہ پر توکل کر لیا تو بیشک اللہ بہت غاب بڑی حکمت والا ہے۔

Translation:

Remember' when the hypocrites and those with sickness in their hearts said, these believers are deluded by their fait. But whoever puts their trust in Allah, surely Allah is Almighty All-Wise.

۵۰۔وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ۔

ترجمہ۔اور کاش تم (وہ منظر) دیکھتے جب فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ،ان کے چہروں اور ان کے کولھوں پر ضرب لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لو اب جلنے کا عذاب چکھو۔

Translation:

If only you could see when the angels take the souls of the disbelievers, beating their faces and backs, saying, taste the torment of burning.

۵۱۔ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۙ۔

ترجمہ۔یہ ان کاموں کی سزا ہے جو تم نے پہلے کئے تھے اور بے شک اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرنے والا ہے۔

Translation:

This is the reward for what your have done. And Allah is never unjust to His creation.

۵۲۔كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللهِ فَاَخَذَهُمُ اللهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

ترجمہ۔ان کی عادت فرعون کے متبعین وران سے پہلے لوگوں کی مثل ہے جنھوں نے اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا تو اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا بیشک اللہ بڑی قوت والا سخت عذاب دینے والا ہے۔

Translation:

Their fate is that of the people of pharaoh and those before them - they all disbelieved in Allah signs, so Allah seized them for their sins. Indeed, Allah is All-Powerful, severe in punishment.-

۵۳۔ذٰلِكَ بِاَنَّ اللهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ۔

ترجمہ۔یہ اس لیے ہے کہ اللہ جس قوم کو کوئی نعمت عطا فرمائے تو اس وقت تک وہ اس نعمت کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلیں اور بے شک اللہ بہت سننے والا بے حد جاننے والا ہے۔

Translation:

This is becouse Allah would never discontinue His favour to a people until they discontinue their faith. Surely Allah is All-Knowing.

۵۴۔كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ۔

ترجمہ۔(ان کا معاملہ)فرعون کے متبعین وران سے پہلے لوگوں کی طرح ہے جنھوں نے ان سے پہلے اپنے رب کی آیات کی تکذیب کی تو ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعون کے متبعین کو غرق کر دیا اور وہ سب ظالم تھے۔

Translation:

That was the case with Pharaoh's people and those before them-they all rejected the signs of their Lord. So We destroyed them for their sins and drowned Pharaoh's peopl. They were all wrongdoers.

۵۵۔اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۖ۔

ترجمہ۔بے شک زمین پر چلنے والوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

Translation:

Indeed, the worst of all beings in the sight of Allah are those who persist in disbelief. never to have faith.

۵۶۔اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِىْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ هُمْ لَا يَتَّقُوْنَ۔

ترجمہ۔ان میں سے بعض لوگوں سے آپ نے معاہدہ کیا اور وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور وہ نہیں ڈرتے۔

Translation:

Namely those with whome you O Prophet have entered into treaties, but they violate them every time, not fearing the consequences.

۵۷۔فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِى الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔

ترجمہ۔پس اگر آپ ان کو میدان جنگ میں پائیں تو ان کو دھتکار دیں تا کہ جو ان کے پیچھے ہیں وہ عبرت حاصل کریں۔

Translation:

If you ever encounter them in battle, make a fearsome example of them, so perhaps those who would follow them may be deterred.

۵۸۔وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۱ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ۔

ترجمہ۔اور آپ کو جس قوم سے عہد شکنی کا ندشہ ہو تو ان کا عہد برابر ابران کی طرف پھینک دیں بیشک اللہ عہد شکنوں کو پسند نہیں کرتا۔

Translation:

And if you O Prophet see signs of betrayal by a people, respond by openly terminating your treaty with them. Surely Allah does not like those who bettray.

۵۹۔وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۱ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ۔

ترجمہ۔اور کافر اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ وہ نکل گئے بیشک وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔

Translation:

Do not let those disbelievers think they are not withen reach. They will have no escape.

۶۰۔وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۱ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۱ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۱ وَ
مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔

ترجمہ۔اور (اے مسلمانو!) تم بہ قدر استطاعت ان (سے مقابلہ) کے لیے ہتھیار تیار رکھو اور بندھے ہوئے گھوڑے اور ان سے تم اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو مرعوب کرو اور ان کے سوا دوسرے دشمنوں کو جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے اور تم اللہ کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس کا تمہیں پورا پورا اجر دیا جائے گا اور تم پر بالکل ظلم نہیں کیا جائے گا۔

Translation:

Prepare against them what you believers can of military power and cavalry to deter Allah's enemies and your enemies as well as other enemies unknown to you but known to Allah. Whatever you spend in the cause of Allah will be paid to you in full and you will not be wronged.

۶۱۔وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۱ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

ترجمہ۔اور اگر (دشمن) صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی اس کی طرف مائل ہوں اور اللہ پر توکل کریں بیشک وہ بہت سننے والا بے حد جاننے والا ہے۔

Translation:

If the enemy is inclined towards peace, make peace with them. And put your trust in Allah. Indeed, He alone is the All-Hearing, All-Knowing.

۶۲۔وَ اِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۱ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔

ترجمہ۔اگر وہ آپ کو دھوکہ دینے کا ارادہ کریں تو بیشک اللہ آپ کو کافی ہے وہی ہے جس نے اپنی مدد اور مسلمانوں کی جماعت سے آپ کی تائید فرمائی۔

Translation:

But if their intention is only to deceive you, then Allah is certainly sufficient for you. He is the One Who has supported you with His help and with the believers.

۶۳۔وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۱ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

ترجمہ۔اور اس نے مسلمانوں کے درمیان الفت پیدا کی اگر آپ تمام روئے زمین کی چیزوں کو بھی خرچ کر دیتے تو (از خود) ان کے درمیان الفت پیدا نہ کر سکتے، لیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت پیدا کی، بیشک وہ بہت غلبہ والا بڑی حکمت والا ہے۔

Translation:

He brought their hearts together. Had you spent all the riches in the earth, you could not have united their hearts. But Allah has united them. Indeed, He is Almighty, All-Wise.

۶۴۔يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

ترجمہ۔اے نبی! آپ کو اللہ کافی ہے اور آپ کی اتباع کرنے والے مومنین کو۔

Translation:

O Prophet! Allah is sufficient for you and for the believers who follow you.

۶۵۔يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ۔

ترجمہ۔اے نبی ﷺ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیں اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو کافروں پر غالب رہیں گے اور اگر سو ایسے ہوں گے تو وہ ہزار پر غالب رہیں گے اس لئے کافر ایسے لوگ ہیں جو کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔

Translation:

O Prophet! Motivate the believers to fight. If there are twenly steadfast among you. They will overcome two hundred. And if there are one hundred of you, they will overcome one thousand of the disbelievers, for they are a people who do not comprehend.

۶۶۔اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔

ترجمہ۔اب اللہ نے تم پر بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ ابھی تم میں سے کسی قدر کمزوری ہے۔پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

Translation:

Now Allah has lightened your burden, for He knows that is weakness in you. So if there are a hundred steadfast among you, they will overcome two hundred. And if there be one thousand, they will overcome two thousand, by Allah's Will . And Allah is with the steadfast.

۶۷۔مَاكَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

ترجمہ۔پیغمبر کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ان کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک کافروں کو قتل کر کے زمین میں کثرت سے خون نا بہا دیں۔تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو اور اللہ آخرت کی بھلائی چاہتا ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

Translation:

It is not fit for a Prophet that he should take captives until he has thoroughly subdued the land. You believers setted with the fleeting gains of this world. While Allah's aim for you is the Hereafter. Allah is Almighth, All-Wise.

۶۸۔لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

ترجمہ۔اگر اللہ کا حکم پہلے نا ہو چکا ہوتا تو جو فدیہ تم نے لیا ہے اس کے بدلے میں تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔

Translation:

Had it not been for a prior decree from Allah, you would have certainly been disciplined with a

tremendous punishment for whatever ransom you have taken.

۶۹۔فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۚ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

ترجمہ۔ اب جومال غنیمت تم کوملاہے اس میں سے کھاؤ کیونکہ وہ تمھارے لئے حلال اور طیب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

Translation:

Now enjoy what you have taken, for it is lawful and good. And be mindful of Allah. Surely is All-Forgiving, Most Merciful.

۷۰۔يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر ﷺ جو قیدی آپ کے قبضے میں ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تمھارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جومال تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمھیں عنایت فرمادے گا اور تمھارے گناہ بھی معاف کردے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

Trasnlation:

O Prophet! Tell the captives in your custody. If Allah finds goodness in your hearts, He will give you better than what has been taken fromyou, and forgive you. For Allah is All-Forgiving, Most Merciful.

۷۱۔وَ اِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔

ترجمہ۔ اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے ان کو تمھارے قبضے میں کردیا اور اللہ دانا اور حکمت والا ہے۔

Translation:

But if their intention is only to betray you O Prophet, they sought to betray Allah before. But He gave you power over them. And Allah is Al-Knowing, All-Wise.

۷۲۔اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَ لَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ
وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

ترجمہ۔ جولوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے لڑے اور وہ جنھوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور جولوگ ایمان تو لے لیکن انھوں نے ہجرت نہیں کی توجب تک وہ ہجرت نا کریں تو تم کو ان کی رفاقت سے کوئی سروکار نہیں اور اگر وہ دین کے معاملے میں تم سے مدد طلب کریں تو تم کو لازمی ان کی مدد کا نا چاہیے مگر ان لوگوں کے مقابلے میں کے تم میں اور ان میں صلح کا عہد ہو مدد نہیں کرنی چاہیئے اور اللہ تمھارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

Translation:

Those who believed, emigrated, and strived with their wealth and lives in the cause of Allah , as well as those who gave them shelter and help-they are truly guardians of one another. As for those who believed but did not emigrate, you have no obligations to them until they emigrate. But if they seek your help against persecution in faith it is your obligation to help them, except against people bound with you in a treaty. Allah is All-Seeing of what you do.

۷۳۔وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ۔

ترجمہ۔ اور جولوگ کافر ہیں وہ بھی ایک دوسرے کے رفیق ہیں تو مومنو اگر تم یہ کام نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد مچے گا

Translation:

As for the disbelievers, they are guardians of one another. And unless you believers act likewise, there will be great oppression and corruption in the land.

۷۴۔وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ۔

ترجمہ۔اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے اور جنھوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لئے اللہ کے یہاں بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

Translation:

Those who believed, migrated, and struggled in the cause of Allah, and those who gave them shelter and help, they are the true believers. They will have forgiveness and an honourable provision.

۷۵۔وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۔

ترجمہ۔اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور تمھارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے وہ بھی تم میں سے ہی ہیں اور اللہ کے حکم کی رو سے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں کچھ شک نہیں کے اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

Translation:

And those who later believed, migrated, and struggled alongside you, they are also with you. But only blood relatives are now entitled to inherit from one another, as ordained by Allah. Surely Allah has full Knowledge of everything.

کثیر الانتخابی سوالات:(MCQs)

درست جوابات کو( ) میں لکھا گیا ہے۔

1۔لفظ قرآن کے معنی ہیں:

(الف) (پڑھنا) (ب) سننا (ج) لکھنا (د) بولنا

1. The word Quran means:

(A) (To read) (B) To listen

(C) To write (D) To speak

2۔الفرقان کے معنی ہیں:

(الف) خاص کتاب (ب) (فرق کرنے والی) (ج) وضاحت کرنے والی (د) نازل کردہ

2. Al Furqan means:

(A) Special Book (B) (To differentiate)

(C) To Explain (D) To Revealed

۳۔ قرآن مجید کی سب سے بڑی سوۃ کا نام ہے۔

A) سورہ آعمران B) سورہ مریم C) (سورہ البقرہ) D) سورہ المائدہ

۴۔قرآن کریم میں سورتوں کی کل تعداد ہے۔

A) (۱۱۴) B) ۱۱۵ C) ۱۲۲ D) ۲۰۰

۵۔ قرآن کریم میں رکوع ہیں۔

A) ۵۵۷ B) ۴۵۸ C) (۵۵۸) D) ۴۴۰

۶۔قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورۃ کا نام ہے۔

سورہ الفلق سورہ النصر (سورہ الکوثر) سورہ الناس

۷۔قرآن کریم کی موجودہ ترتیب ہے۔

نزولی توصیفی (توقیفی) تشریحی

۸۔ آیت کے لغوی معنی ہیں۔

جملہ (نشانی) آغاز اختتام

۹۔وہ سورۃ جو بسم اللہ کے بغیر شروع ہوتی ہے کہلاتی ہے۔

سورۃ النحل سورۃ الکوثر (سورۃ التوبہ) سورۃ الرحمن

۱۰۔ مکی سورتوں کی کل تعداد ہے۔

(۸۷) ۷۸ ۸۰ ۸۲

۱۱۔مدنی سورتوں کی کل تعداد ہے۔

۲۸ (۲۷) ۲۹ ۳۰

۱۲۔سب سے پہلے سورہ العلق کی آیات نازل ہوئیں۔

(۵) ۴۰ ۳ ۶

۱۳۔ قرآن مجید کی تلاوت کس میں فرض قرار دی گئی ہے۔

(نماز) روزہ حج جہاد

۱۴۔ پہلی وحی کا لفظ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

بسم اللہ الحمد اللہ (اقراء) سبحان اللہ

۱۵۔ رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید کا نزول شروع ہوا جب آپ۔

۴۴سال کے تھے (۴۰سال کے تھے) ۴۲سال کے تھے ۵۰سال کے تھے

۱۶۔ قرآن کریم میں مقامات آیات سجدہ ہیں۔

۱۳ ۱۲ (۱۴) ۱۵

۱۷۔ قرآن مجید میں کل منزلیں ہیں۔

(۷) ۶ ۵ ۲

۱۸۔ قرآن مجید میں کل پارے ہیں۔

۲۰ ۲۵ (۳۰) ۴۰

۱۹۔ قرآن مجید میں کل آیات موجود ہیں۔

٦٢۵٠   ۵۵۵۵   ۴۴۴۴   (٦٢٣٦)

۲۰۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ کس کے حق کی تاکید کی گئی ہے۔

پڑوسیوں کے   قرض داروں کی   وارثوں کی   (والدین کی)

۲۱۔ زیادہ تر مکی سورتوں میں اللہ تعالیٰ مخاطب ہیں۔

(کفار و مشرکین سے)   منافقین سے   کفر کرنے والوں سے   شرک کرنے والوں سے

۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی کا نزول کس اسلامی مہینہ میں ہوا۔

محرم   ربیع الاول   (رمضان)   شعبان

۲۳۔ پہلی وحی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کس زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے تھے۔

حضرت عائشہ ؓ   حضرت ام زینب ؓ   (حضرت خدیجہ ؓ)   حضرت حفصہ ؓ

۲۴۔ قرآن کریم کتنی مدت میں نازل ہوا۔

۲۲ سال   ۲۴ سال   (۲۳ سال)   ۲۱ سال

۲۵۔ ام الکتاب کس سورہ کو کہا جاتا ہے۔

سورہ الکوثر   سورہ یٰسین   سورہ رحمن   (سورہ فاتحہ)

۲٦۔ قرآن مجید کا دل کس سورہ کو کہا جاتا ہے۔

سورۃ رحمن   سورۃ محمد   سورۃ فاتحہ   (سورۃ یٰسین)

۲۷۔ کس صحابی کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔

حضرت زید بن ثابت ؓ   (حضرت زید بن حارث ؓ)   حضرت بلال حبشی ؓ   حضرت طلحہ ؓ

۲۸۔ قرآن کریم کی پہلی سورۃ کا نام ہے۔

(سورۃ فاتحہ)   سورۃ الناس   سورۃ الاخلاص   سورۃ الکوثر

۲۹۔ قرآن کریم کی آخری سورۃ کا نام ہے۔

(سورۃ الناس)   سورۃ الاخلاص   سورۃ فاتحہ   سورۃ الکوثر

۳۰۔ قرآن کریم میں کل پیغمبروں کی تعداد بیان کی گئی ہے۔

۲۲   ۲۵   (۲٦)   ۲۷

۳۱۔ قرآن کریم میں اعراب لگانے والے شخص کا نام۔

عمر بن عبد العزیز   حجاج بن احمد   (حجاج بن یوسف)   عبد اللہ بن مروان

۳۲۔ قرآن کریم میں سب سے زیادہ ذکر کس پیغمبر کا ملتا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم   (حضرت موسیٰ علیہ السلام)   حضرت عیسیٰ علیہ السلام   حضرت ابراہیم علیہ السلام

۳۳۔ چونٹیوں کا تذکرہ کس پیغمبر کے حالات میں بیان کیا گیا ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام   حضرت عیسیٰ علیہ السلام   حضرت داؤد علیہ السلام   (حضرت سلیمان علیہ السلام)

۳۴۔ سورۃ توحید کون سی سورۃ ہے۔

سورۃ النصر   سورۃ الناس   سورۃ الفاتحہ   (سورۃ الاخلاص)

۳۵۔ عروس القرآن ہونے کا اعزاز کس سورۃ کو حاصل ہے۔

سورۃ النساء   سورۃ یٰسین   سورۃ الفاتحہ   (سورۃ رحمن)

۳۶۔بسم اللہ کس سورۃ میں دومرتبہ دی گئی ہے۔

(سورۃالنمل) سورۃیٰسین سورۃالرحمن سورۃالنساء

۳۷۔ مکڑی کے نام پر جو سورہ قرآن کریم میں موجود ہے اس کا نام ہے۔

سورۃالنمل (سورۃالعنکبوت) سورۃالناس سورۃالبقرہ

۳۸۔ معجزہ شق القمر کی گواہی کس سورہ میں دی گئی ہے۔

سورۃفتح سوررۃالرحمن سورۃالجاثیہ (سورۃالقمر)

۳۹۔وہ کون سی سورۃ ہے جس میں ابراہہ کی شکست اور ابابیل کاذ کرملتا ہے۔

سورۃالناس سورۃالقریش (سورۃالفیل) سورۃالماعون

۴۰۔ قرآن کریم کے پہلے پارے کا نام کیا ہے۔

سیقول تلک الرسول (الم) عم

۴۱۔قرآن کریم کے آخری پارے کا نام ہے۔

(عم) الم سیقول تلک الرسول

۴۲۔ سورہ البقرہ کتنے پاروں پر مشتمل ہے۔

دو تین (ڈھائی) ایک

۴۳۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سب سے پہلے کس پارے میں آیا ہے۔

(چوتھا پارہ) پانچواں پارہ تیسراپارہ دوسراپارہ

۴۴۔۳۰ سویں پارے میں کل کتنی سورتیں ہیں۔

۳۳ ۳۵ ۳۶ (۳۷)

۴۵۔ سیپارہ کس زبان کا لفظ ہے۔

اردو عربی (فارسی) لاطینی

۴۶۔لفظ قرآن کا ماخذ کیا ہے۔

(قراء) قاری قرن قارن

۴۷۔ قرآن کے لغوی معنی ہیں۔

سنا گیا (پڑھا گیا) لکھا گیا پہنچایا گیا

۴۸۔پہلی وحی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کیا تھی۔

(۴۰سال) ۴۲سال ۴۵سال ۵۰سال

۴۹۔فاتحہ کے کیا معنی ہیں۔

دیباچہ (آغاز) فتح اختتام

۵۰۔ حجاج بن یوسف نے کب اعراب لگوائے۔

۴۰ھجری ۴۱ہجری ۴۲ہجری (۴۳ہجری)

۵۱۔نزول کے اعتبار سے آخری سورۃ کونسی ہے۔

سورۃالناس سورۃالکوثر سورۃالتوبہ (سورۃالنصر)

۵۲۔ قرآن کریم کا پہلا سجدہ کس پارے میں آیا ہے۔

چوتھے   پانچویں   (نویں)   دسویں

۵۳۔باب القرآن کس سورۃ کو کہاجاتاہے۔

(سورۃالفاتحہ)   سورۃالمدثر   سورۃالاخلاص   سورۃ کہف

۵۴۔قرآن کریم کی وہ کون سی سورۃ ہے جوپوری دعاہے۔

سورۃالکوثر   سورۃالاخلاص   سورۃمریم   (سورۃالفاتحہ)

۵۵۔قرآن کریم میں یوم الفرقان کس دن کو کہا گیاہے۔

جنگ احد   (یوم بدر)   جنگ خندق   جنگ تبوک

۵۶۔جامع القرآن کس صحابی کو کہاجاتاہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ   حضرت عمر فاروقؓ   (حضرت عثمان غنیؓ)   حضرت علیؓ

۵۷۔رسول اللہ ﷺ پر آخری آیت کس موقع پر نازل ہوئی۔

فتح مکہ   غزوہ خندق   غزوہ تبوک   (حجۃ الوداع)

۵۸۔اس کتاب کانام بتائے جودنیامیں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔

(تورات)   انجیل   زبور   قرآن کریم

۵۹۔قرآن کریم کی کتنی سورتیں لفظ قل سے شروع ہوتی ہیں۔

۴   (۵)   ۳   ۶

۶۰۔سب سے آخری الہامی کتاب کون سی نازل ہوئی۔

(قرآن کریم)   تورات   انجیل   زبور

۶۱۔قرآن کریم کس زبان میں نازل ہوا۔

(عربی)   سریانی   عبرانی   فارسی

۶۲۔پہلی وحی جس غار میں نازل ہوئی اس غار کانام ہے۔

غار ثور   (غار حرا)   غار طائف   غار نور

۶۳۔حضرت ابو بکر صدیقؓ نے تدوین قرآن کا کام جن صحابی کے سپرد کیاتھاان کانام تھا۔

حضرت زید بن حارثؓ   (حضرت زید بن ثابتؓ)   حضرت ابوہریرہؓ   حضرت ابن مسعودؓ

۶۴۔وہ عرصہ جس میں وحی نازل نہیں ہوئی کہلاتاہے۔

(فترۃالوحی)   قطعۃالوحی   روح الوحی   معطل الوحی

۶۵۔اقراء کے معنی ہیں۔

(پڑھ)   لکھ   تفکر   تدبر

۶۶۔وحی کے لغوی معنی ہیں:

(الف) سمجھ رکھنا   (ب) جاننا   (ج) طریقہ اپنانا   (د) (اشارہ کرنا)

66. In the literal meaning of Wahi is:

(A) To understand   (B) To Know

(C) To adopt the behaviour   (D) (To give sign)

۶۷۔قرآن کریم میں وحی کی صورتیں بیان کی گئی ہیں:

(الف) (2) (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

67. Forms of Wahi are quoted in The Holy Quran:

(A) (2) (B) 3 (C) 4 (D) 5

۶۸۔وحی کی صورتوں کا ذکر ہے:

(الف) سورہ القیامۃ (ب) سورہ الرحمن (ج) سورہ النجم (د) (سورہ الشوریٰ)

68. Define forms of Wahi in:

(A) Sourah Qiyamat (B) Sourah Rehman

(C) Sourah Najam (D) (Sourah Shurah)

۶۹۔قرآن مجید نازل ہوا:

(الف) (وحی کی صورت میں) (ب) کتاب کی صورت میں (ج) تختی کی صورت میں (د) آواز کی صورت میں

69. Quran e Majeed was reveald:

(A) (In the form of Wahi) (B) In th form of a book

(C) in a form of a chapter (D) In the form of a voice

۷۰۔وحی تحریر کرنے والے صحابہ کرام کو کہتے ہیں:

(الف) السابقون الاولون (ب) (کاتبین وحی)

(ج) انصار (د) مہاجر

70. The writer of the Wahi were called:

(A) Al sabeqoon Al Awaloon (B) (Katibeen-e-Wahi

(C) Ansaar (D) Mahajir

۷۱۔حضرت عثمان غنی کے دور میں قرآن کریم کا پہلا نسخہ موجود تھا:

(الف) ام مومنین حضرت خدیجہؓ کے پاس (ب) ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس

(ج) (ام امومنین حضرت حفصہؓ کے پاس) (د) ام المومنین حضرت زینبؓ کے پاس

71. In the era of Hazrat Usman Ghan i (R.A) the first penscript of The Holy Quran was present:

(A) To Hazrat Khadija (R.A) (B) To Hazrat Ayesha (R.A)

(C) To Hazrat Hufssa (R.A) (D) To Hazrat Zainab (R.A)

۷۲۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں قرآن کریم کو جمع کرنے کی ذمہ داری دی گئی:

(الف) حضرت علیؓ کو (ب) حضرت حذیفہ بن یمانؓ کو

(ج) (حضرت زید بن ثابتؓ کو) (د) حضرت زید بن حارثہؓ کو

72. In the era of Hazrat Abubakar Sidique (R.A) the responsibility of compile The Holy Quran :

(A) To Hazrat Ali (R.A) (B) To Hazrat Huzeffa Bin Yaman (R.A)

(C) To Hazrat Zaid Bin Sabit (R.A) (D) To Hazrat Zaid Bin Sabit (R.A)

۷۳۔مصحف عثمانی کی تعداد تھی:

(الف) 6 (ب) (7) (ج) 8 (د) 9

73. The quantity of Mushaf-e-Usmani was:

(A) 6 (B) (7) (C) 8 (D) 9

۱۔سورہ انفال نازل ہوئی:

(الف) (جنگ بدر کے موقع پر (ب) جنگ احد کے موقع پر

(ج) جنگ خندق کے موقع پر (د) جنگ خیبر کے موقع پر

۲۔جنگ بدر میں مومنین کی مدد کے لئے وعدہ کیا گیا:

(الف) (ایک ہزار فرشتوں کا) (ب) دو ہزار فرشتوں کا

(ج) پانچ ہزار فرشتوں کا (د) دس ہزار فرشتوں کا

۳۔سورہ انفال نازل ہوئی:

(الف) ۵ ہجری میں (ب) ۴ ہجری میں (ج) ۳ ہجری میں (د) (۲ ہجری میں)

۱۔شر الدواب کے معنی ہیں:

(الف) برا جانور (ب) برے سے برا جانور

(ج) جانوروں میں سب سے برا جانور (د) (جانوروں میں سب سے زیادہ برا)

۲۔لمايحيكم سے مراد ہے:

(الف) (زندگی) (ب) دنیا (ج) جہاد (د) موت

۳۔فتنۃ سے مراد ہے:

(الف) (آزمائش) (ب) عذاب (ج) جنگ (د) موت

۱۔تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہے:

(الف) دولت (ب) عزت (ج) قوت (د) (تمیز)

۲۔قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید کرنے جلاوطن کرنے یا شہید کرنے کا ارادہ اس موقع پر کیا تھا:

(الف) ہجرت حبشہ (ب) جنگ بدر (ج) (ہجرت مدینہ) (د) غزوہ تبوک

۳۔مشرکین نے دعا مانگی کے ہم پر آسمان سے برسا:

(الف) بارش (ب) (پتھر) (ج) ہوا (د) طوفان

۱۔یوم الفرقان سے مراد ہے:

(الف) (غزوہ بدر کا دن) (ب) غزوہ احزاب کا دن (ج) صلح حدیبیہ کا دن (د) فتح مکہ کا دن

۲۔الركب سے مراد ہے:

(الف) ابوجہل کا لشکر (ب) (ابوسفیان کا لشکر) (ج) مسلمانوں کا لشکر (د) میدان جنگ

۳۔خمس کہا جاتا ہے:

(الف) تیسرے حصے کو (ب) چوتھے حصے کو (ج) (پانچویں حصے کو) (د) چھٹے حصے کو

۱۔ تذهب ريحكم کا مطلب ہے:

(الف) آپ کی جسمانی قوت ختم ہو جائے گی (ب) آپ کی طاقت ختم ہو جائے گی

(ج) آپ کو ہوا لگ جائے گی (د) (آپ کی ہوا اکھڑ جائے گی)

۲۔شیطان نے کہا کے میں وہ چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اس سے کیا مراد ہے:

(الف) ہر چیز (ب) فرشتے (ج) جن (د) (لشکر)

۳۔انی جار لکم کے الفاظ کہے:

(الف) ابوجہل نے (ب) ابوسفیان نے (ج) (شیطان نے) (د) قریش کے سردار نے

۱۔سانس نکالتے وقت فرشتے مارتے ہیں:

(الف) جانور کو (ب) عام انسان کو (ج) آل فرعون کو (د) (کفار کو)

۲۔ قوم کو ڈوب کہلاک کیا گیا:

(الف) ثمود کی قوم کو (ب) ہود کی قوم کو (ج) (آل فرعون کو) (د) یہود کی قوم کو

۳۔برے جانور شمار کیا گیا ہے:

(الف) حرام جانور کو (ب) وحشی جانور کو (ج) (ایمان نہ لانے والوں کو) (د) فساد پھیلانے والوں کو

۱۔مسلمانوں کو جنگی ہتھیار کی تیاری کرنی چاہیئے:

(الف) کم (ب) (زیادہ) (ج) درمیانی (د) جتنی ہو سکے

۲۔اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کیا ہو ا پورا پورا ملے گا:

(الف) (مال و دولت) (ب) سونا (ج) ہر چیز (د) وقت

۳۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کے لئے کافی ہیں:

(الف) (اللہ تعالی) (ب) کتاب اللہ (ج) سنت (د) اسوہ حسنہ

۱۔مومنین کو اکسانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا:

(الف) کسی سفر کا (ب) (جہاد کا) (ج) تجارت کا (د) ہنر کا

۲۔مومنوں سے دشمنوں کی تعداد پر فتح کا پہلا وعدہ تھا:

(الف) برابری پر (ب) دگنی پر (ج) (دس گنا پر) (د) تین گنا پر

۳۔جنگی قیدیوں سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ کیا:

(الف) قیدیوں سے (ب) قریش سے (ج) (صحابہ کرام سے) (د) مخالف کمانڈر سے

۱۔بدر کے قیدیوں میں سے اکثر قیدیوں کو فدیے کے بدلے ملی:

(الف) (آزادی) (ب) غلامی (ج) بخشش (د) مالی مدد

۲۔اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ ھَاجَرُوْا وَ جٰھَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِم :

(الف) (مہاجر صحابہ کرام) (ب) انصار صحابہ کرام

(ج) عشرہ مبشرہ صحابہ کرام (د) السابقون الاولون صحابہ کرام

۳۔والذین اووا النصرہ سے مراد ہے:

(الف) مسلمان (ب) مومن (ج) (انصار) (د) مہاجر

باب(۲):

احادیث نبوی ﷺ: Hadith (P.B.U.H)

2.1.1۔ حدیث کے لغوی و اصطلاحی معانی تحریر کیجئے۔

(2014- - 2018- -)

جواب۔ حدیث عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معانی خبر اور گفتگو کے ہیں تاہم رسول اللہ ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔
شریعت کی اصطلاح میں حدیث کو وحی غیر متلو، وحی خفی، خبر، اثر اور سنت بھی کہا جاتا ہے تاہم حدیث کو بیان کرنے والے کو راوی کہا جاتا ہے۔

.2.1.2۔ حدیث اور سنت کا فرق بیان کر سکیں۔

جواب۔ حدیث سے مراد رسول اللہ ﷺ کا قول، فعل اور تقریر یعنی (خاموشی) ہے۔
سنت بھی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی طریقہ، راستہ اور عادت کے ہیں، شریعت کی اصطلاح میں رسول اللہ ﷺ کی عادات و اطوار اور آپ ﷺ کے معمولات کو سنت کہا جاتا ہے مثلاً رسول اللہ ﷺ سفید لباس، خوشبو، شہد، آبِ زمزم اور لوکی کی سبزی پسند فرماتے تو اس کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کہیں گے، اسی طرح سے رسول اللہ ﷺ کا عملی زندگی کا ہر لمحہ سنت رسول کہلائے گا جیسے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک، غلاموں اور یتیموں پر رحمت، لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا، ہمیشہ سچ بولنا، دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں نہایت صبر و استقامت سے ڈٹے رہنا وغیرہ کو سنت رسول کہا جاتا ہے، تاہم سنت کو اسوہ حسنہ اور سیرت النبی بھی کہا جاتا ہے۔

2.1.3۔ حدیث کی مشہور اقسام (متواتر، مشہور، عزیز، غریب، صحیح، حسن، ضعیف، موضوع) کو بیان کر سکیں۔

جواب۔

۱۔ **حدیث متواتر:** یہ وہ حدیث جسے ہر دور میں اتنے لوگ تواتر سے روایت کرتے ہوں کہ عقلی طور پر ان کا جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہو۔

۲۔ **حدیث مشہور:** یہ وہ حدیث ہے جسے تواتر کی حد سے کچھ کم لوگوں نے ہر دور میں روایت کیا ہو لیکن وہ دو سے زائد ہوں۔

۳۔ **حدیث عزیز:** یہ وہ حدیث جس کے راوی کسی بھی دور میں دو سے کم نا ہوں، مثلاً۔ لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین ۔ یہ حدیث عزیز کی مثال ہے۔

۴۔ **حدیث غریب:** یہ وہ حدیث ہے جس کو کسی ایک راوی نے روایت کیا تاہم حدیث مشہور، حدیث عزیز اور حدیث غریب کو خبر واحد بھی کہتے ہیں۔

۵۔ **حدیث صحیح:** یہ وہ حدیث ہے جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو، اور ہر دور میں عادل اور مضبوط حافظے کے افراد نے اس کو روایت کیا ہو جبکہ یہ حدیث کمزور راویوں سے محفوظ ہو۔

۶۔ **حدیث حسن:** حدیث حسن سے مراد وہ حدیث جس کے راوی عادل ہوں لیکن ان میں سے کسی ایک کا حافظہ صحیح حدیث کے درجے سے کچھ کم ہو۔

۷۔ **حدیث مرسل:** حدیث مرسل سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند کے آخر سے کوئی ایک راوی نہ ہو۔

۸۔ **حدیث ضعیف:** حدیث ضعیف سے مراد وہ حدیث جس میں حدیث حسن کی صفات میں سے کوئی صفت نا ہو تاہم حدیث ضعیف کی کئی اقسام ہیں۔

۹۔ **حدیث موضوع:** یہ حدیث کی وہ قسم ہے جسے راوی اپنی طرف سے بنا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دے۔

2.1.4۔ حدیث کی مشہور کتب(موطاامام ملک صحاح ستہ واصول ربعہ) وران کے مولفین کے نام تحریر کر سکیں۔

جواب۔ ذیل میں ہم ان چھ مستند کتب حدیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صحاح ستہ) اوران کے مولفین کے نام درج کر رہے ہیں۔

صحاح ستہ:

ا۔ صحیح بخاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری۔

۲۔ صحیح مسلم۔۔۔۔۔۔۔۔۔امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری۔

۳۔جامع الترمذی۔۔۔۔۔۔امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی۔

۴۔سنن ابی داؤد۔۔۔۔۔۔۔امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث۔

۵۔ سنن لنسائی۔۔۔۔۔۔۔امام ابوعبد الرحمن احمد بن علی لنسائی۔

۶۔ سنن ابن ماجہ۔۔۔۔۔۔امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی۔

موطا۔۔۔۔۔۔۔۔۔امام مالک بن انسؒ۔

اصول ربعہ:

مندرجہ ذیل چار کتب فقہ جعفریہ کی مستند ترین کتب حدیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (**اصول ربعہ**) ہیں۔

ا۔الکافی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابوجعفر محمد بن یعقوب الکلینی۔

۲۔ من لا یحضرہ الفقیہ۔۔۔ابوجعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی۔

۳۔الاستبصار۔۔۔۔۔۔۔ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی۔

۴۔تہذیب الاحکام۔۔۔ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی۔

2.1.5۔ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں حدیث کی دینی حیثیت (حجیت) کو واضح کر سکیں۔

جواب۔ شریعت اسلامی کے چار بنیادی ماخذ ہیں۔ا۔قرآن۔۲۔احایث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۳۔اجماع۔۴۔قیاس۔

پوری امت کا احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتفاق ہے،حدیث اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہر مسلمان پرواجب اور لازم ہے جبکہ احادیث نبوی کی خلاف ورزی حرام ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کے حوالے سے ارشادات خداوندی ہیں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرضی اور خواہش سے کچھ نہیں بولتے وہ ہی کچھ کہتے ہیں جوان پروحی کی جاتی ہے۔(النجم۔۴)

جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی۔(النساء۔۸۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھیں جو دیں اسے لےلواور جس چیز سے وہ تمھیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔(الحشر۔۷)

اگر تمھارا آپس میں کسی بات پر تنازعہ ہو جائے تو اس تنازعے کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دو۔(النساء۵۹)۔

2.1.6.۔ جمع تدوین حدیث کے تینوں ادوار کی خصوصیات کی وضاحت کر سکیں۔(ERQ)۔

سوال۔عہد رسالت کی ابتداء میں احادیث کی کتابت کی ممانیت کیوں کی گئی تھی؟دو نکات بیان کیجئے۔

سوال۔دور رسالت میں تدوین حدیث سے متعلق دو نکات کی وضاحت کیجئے۔

(2015- -2017-2023-2024 -)

Q.Explain the characteristics of the three periods of compilation of Hadith.

جواب۔

پہلا دور: تدوین احادیث نبوی ﷺ کا پہلا دور عہد رسالت ﷺ کا تھا جب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے اور صحابہ کرام اس کو زبانی یاد کر لیتے یا لکھ لیا کرتے تھے، یعنی۔ ۱۔ صدری حفاظت (حفظ قرآن)۔ ۲۔ کتابی حفاظت (لکھ کر محفوظ کرنا)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کو رسول اللہ ﷺ نے حدیث لکھنے کی خصوصی اجازت دے رکھی تھی۔

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ صحابہ میں مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے احادیث روایت نہیں کیں سوائے ابن عمرو ؓ کے کیونکہ وہ احادیث لکھا کرتے تھے۔ عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ سے جو سنتا اسے لکھ لیا کرتا پھر قریش کے کہنے میں آکر میں نے لکھنا ترک کر دیا اور اس بات کا ذکر میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا! مجھ سے جو سنو اس کو لکھ لیا کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

صحابہ کی اکثریت حدیث رسول ﷺ کو اپنے حافظہ میں محفوظ کر لیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے! تمھارے پاس عنقریب میری مختلف احادیث آئیں گی، پس تمھارے پاس میری جو حدیث کتاب اللہ اور میری سنت کے مطابق پہنچے وہ میری حدیث ہے اور تمھارے پاس میری جو حدیث کتاب اللہ اور میری سنت کے مخالف پہنچے وہ میری حدیث نہیں۔ (سنن دار قطنی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مجھ پر جھوٹ مت بولو کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ (بخاری)

دوسرا دور: تدوین حدیث کا دوسرا دور ۹۹ھ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے خلیفہ بننے کے بعد شروع ہوا امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز نے یہ محسوس کیا کہ احادیث نبوی ﷺ کا کافی حصہ علماء کے سینوں اور دماغوں میں محفوظ ہے، لیکن کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے چنانچہ اسی اندیشہ کے پیش نظر انھوں نے قاضی ابو بکر بن حزم جو مدینہ کے گورنر تھے انھیں یہ فرمان لکھ کر بھیجا کہ احادیث نبوی ﷺ کی تلاش و جستجو کر کے اس کو لکھوا لو، کیونکہ مجھے اس علم اور اس کے علماء کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے یہ فرمان تمام صوبوں کے گورنروں کو ارسال کیا جس کی تعمیل کی گئی، دوسری جانب آثار خلفاء راشدین کو بھی جمع کرنے کے احکامات جاری کئے گئے تاکہ شریعت پر عمل کی مثالیں پیش کی جا سکیں۔

تیسرا دور: تدوین حدیث کا تیسرا دور، تیسری صدی ہجری کا بتایا جاتا ہے، اس دور میں فن حدیث کے بڑے بڑے علماء اور اساتذہ نے دنیا کے کونے کونے کا سفر کیا اور احادیث مبارکہ کو جمع کیا اسی دور میں صحاح ستہ اور موطا امام مالک جیسی کتب تالیف کی گئیں، جو امت کی قیامت تک ایک بڑی خدمت ہے۔

2.1.7۔ جمع و تدوین حدیث کے تینوں ادوار کی خصوصیات پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔

جواب۔ جمع و تدوین حدیث کے تینوں ہی ادوار بے مثال ہیں اور ان تینوں ہی ادوار میں دین اسلام کی خدمت میں کوئی کسر نا اٹھا رکھی گئی، تاہم دور رسالت ﷺ کی مثال ملنا مشکل ہے کیونکہ اس دور میں خود رسول اللہ ﷺ موجود تھے اور لوگوں کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات کے خود جوابات عنایت فرمایا کرتے تھے، لیکن دوسرے اور تیسرے ادوار میں بھی احادیث نبوی ﷺ کی تدوین یعنی Compilation کا کام نہایت محبت اور خلوص سے ہوتا یہ دین اسلام کی بڑی خدمت ہے جسے علماء کرام اور محدثین کرام نے نہایت محنت اور جانفشانی سے ادا کیا اس ضمن میں نہایت احتیاط سے کام لیا گیا اور حدیث کے ساتھ ساتھ راویوں کی چھان پھٹک کے اصول بھی بہت سخت اور مشکل تھے تاہم ایک ایک حدیث نبوی ﷺ مشکل ترین مراحل سے گزرتی اور اس کے بعد اس کو حدیث کی کتاب میں لکھا جاتا۔

امام بخاری نے صحیح بخاری کے لئے چھ لاکھ احادیث نبوی ﷺ کو بڑے ادب اور احترام سے جمع کیا لیکن ہر حدیث جب چھان پھٹک کے مرحلے سے گزری تو آخر کا صرف ڈھائی ہزار حدیثیں رہ گئیں جو صحیح بخاری میں لکھی گئیں ہیں، صحیح بخاری کو صحاح ستہ میں پہلا درجہ حاصل ہے، اسی طرح سے باقی آئمہ حدیث جن میں امام مسلم، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابو داؤد، امام احمد بن حنبلؒ، امام شافعی اور امام مالکؒ نے بھی اپنی انتہائی کوششوں سے اس کام کو سرانجام دیتے ہوئے دین اسلام کی بے حد خدمت کی۔

منتخب احادیث (ا۔۲۰) اور ان کی تشریحات:

2.2.1۔ منتخب احادیث کی مرکزی تعلیمات کا مفہوم بیان کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Explain the main teachings of these Ahadith.

2.2.2۔ ان احادیث کے باہمی تعلق پر بحث و تمحیص کیجئے۔(CRQ)۔

Q. Discuss the mutual relationshipof these Ahadith.

2.2.3۔ ان احادیث سے اسلامی اقدار کا تجزیہ کر کے ان کی اہمیت مثالوں سے واضح کیجئے۔(CRQ)۔

Q. Analyze Islamic values derived from these Ahadith and explain their importance with examples.

.

2.2.4۔ انفرادی و اجتماعی زندگیوں میں ان احادیث کی تعلیمات کے اطلاق کی مثالیں دیجئے۔(CRQ)۔

Q. Give examples of how the teachings of these Ahadith can be applied in our individual and collective lives.

منتخب احادیث (ا۔۲۰) اور ان کی تشریحات

ا۔ انما الاعمال البنیات، و انما لکل امری مانوٰی۔(بخاری، مسلم)

ترجمہ۔ بلاشبہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور یقیناً انسان وہی کچھ پائے گا جس کی اس نے نیت کی ہو گی۔

(-2019- -)

Translation:

Verily action are dependent on intentions and no doubt the individual will get what he actually intends.

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔ البنیات (نیت کی جمع، ارادہ، قصد)۔ ۲۔ امر (ارادہ)۔ ۳۔ اعمال (اعمال)۔

مرکزی تعلیم

اس حدیث میں مرکزی تعلیم ''نیت'' ہے یعنی انسان کے ہر عمل کا دار و مدار اس کی نیت پر ہے، اگر اچھی نیت کے ساتھ کام کیا ہے تو اس کو اس کا اجر دنیا و آخرت دونوں میں ملے گا اور اگر نیت میں دکھاوا ہے تو بھی اس کی نیت کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

اسلامی اقدار کا تجزیہ:

ایک مشہور قول ہے نیت کو ٹٹولو کیونکہ یہ عمل سے بھی بڑھ کر ہوا کرتی ہے۔

فرض کیجئے عمل بظاہر نیک اچھا ہے، مثلاً نماز حج زکوٰۃ صدقہ و خیرات یا انسانی فلاح کا کوئی اور کام کسی شخص نے کیا لیکن کرنے والے نے اخلاص سے نہیں کیا تو اللہ کے نزدیک اس عمل کی کوئی قدر و قیمت نہیں اور آخرت میں اس کا صلہ نہیں ملے گا، ہماری قدر ہماری عبادات اور ہمارے اعمال ہماری نیتوں کا بہت عمل دخل ہے دنیاوی نمود و نمائش تو ہو جائے گی مگر وہ اعمال اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہونگے۔ ارشاد خداوندی ہے!

ترجمہ۔ اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا کی بھلائی عطا کر ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (البقرہ۔۲۳)

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

اس حدیث پر عمل کے نتیجے میں انفرادی و اجتماعی زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہونگے۔

اللہ کی رضا کیلئے جو بھی عمل ہو گا وہ اللہ کے ہاں مقبول ہو گا۔
صدقہ و خیرات کوئی فرد یا کوئی ادارہ محض اللہ کی رضا کے لئے کرتا ہے تو وہ اللہ کے ہاں مقبول ہو گا۔
اس کے برعکس داد و تحسین کیلئے نیز لوگوں کو دکھانے کیلئے جو بھی عمل ہو گا وہ مقبول نہیں ہو گا۔
نیت اچھے اعمال کی ہونی چاہئے، ایسا نہ ہو کہ غلط طریقے مثلاً رشوت، سود دھوکے یا چوری سے رقم کمائی جائے بعد ازاں اس رقم کو غرباء میں تقسیم کیا جائے۔

۲۔ انما بعثت لاتمم حسن الاخلاق۔(موطا)

ترجمہ۔بیشک مجھے عمدہ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث کیا گیا ہے۔

Translation:

No doubt I had been sent to complete the good moralities.

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔بعثت (مجھے بھیجا گیا ہے)۔۲۔لاتمم (تا کہ میں تکمیل کر سکوں)۔۳حسن اخلاق (عمدہ اور اچھے اخلاق)۔

مرکزی تعلیم

اس حدیث کی مرکزی تعلیم ’’اخلاقیات کا درس‘‘ ہے۔

اسلامی قدار کا تجزیہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔(اے نبی) بیشک آپ اخلاق کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں۔(القلم۔۴)
اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو صورت و سیرت دونوں میں بے مثال پیدا فرمایا آپ ﷺ اخلاق عالیہ کے بلند مرتبے پر فائز ہیں تاہم آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ صرف قرآن مجید میں ہی نہیں بلکہ سابقہ آسمانی کتب میں بھی مذکور ہیں۔
اخلاق کی بلندی سے مراد یہ ہے کے جو ہم سے قطع تعلق کرے ہمیں اس کے ساتھ جڑنے اور تعلقات کو استوار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
چنانچہ جو قطع تعلق کر لیں اس سے صلہ رحمی کریں۔
جو حقوق ادا نہ کریں ان کے حقوق ادا کریں۔
جو لوگ ظلم و زیادتی کریں ان کے ساتھ عفو و درگزر کریں۔
ایک حدیث ﷺ کا مفہوم ہے کہ !تم میں سے قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہو گا جو اچھے اخلاق کا مالک ہو گا۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کے برے اخلاق والے لوگ اللہ اور بندوں میں ناپسندیدہ ہوتے ہیں جبکہ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ !اللہ کے نزدیک وہ شخص انتہائی ناپسندیدہ ہے جس کے برے اخلاق کی وجہ سے لوگوں نے اس سے ملنا چھوڑ دیا ہو۔
اچھے اخلاق کی وجہ سے لوگوں میں عاجزی اور ملنساری پیدا ہوتی ہے۔
انسان ناپسندیدہ باتوں پر اپنے غصے کو قابو رکھتا ہے۔
وہ لوگوں کے ساتھ عفو و درگزر سے پیش آتا ہے۔۔
سماجی سطح پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون پیار اور محبت بڑھتا ہے۔
بحیثیت قوم قرآنی تعلیمات پر عمل کیا جاتا ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا !نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے۔
بحیثیت قوم رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر عمل ہو گا تو قوم کامیابی و کامرانی سے سرفراز ہو گی۔

۳۔ لایومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔ (الجامع الکبیر۔ سیوطی)

ترجمہ۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات میری شریعت کے تابع نا ہو جائیں۔

Translation:

No one from amongst you will be a complete believer until his desires are in accordance witrh what I have brought (Shariah).

مشکل الفاظ:

۱۔ لایومن (وہ مومن نہیں ہے)۔ ۲۔ ھواہ (خواہشات) ۳۔ اتبعا (میری شریعت کے تابع)۔

مرکز تعلیم:

اس حدیث کی مرکزی تعلیم اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہے۔

اسلامی قدار کا تجزیہ:

انسان دنیا اور آخرت میں اگر کامیابی چاہتا ہے تو اس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنی ہو گی۔

اللہ کے پیغام کو رسول اللہ ﷺ نے آسان الفاظ میں اللہ کے بندوں تک پہنچایا۔

اللہ نے انسانوں کو دنیا میں رہنے اور زندگی کو بہترین طریقے سے گزارنے کے طریقے کو سیکھایا ہے۔

انفرادی و راجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

جب تک اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نا کی جائے گی اس وقت تک کامیابی نا ممکن ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے اسی کو دیکھتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ بہترین باپ، بہترین شوہر، بہترین استاد، بہترین تاجر، بہترین جسٹس، بہترین کمانڈر انچیف، بہترین مبلغ اور بہترین انسان تھے، چنانچہ ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کی ان صفات کو اپنا کر کامیابی حاصل کرنی چاہیے۔

۴۔ لایومن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ۔ (بخاری۔ مسلم)

(-2016--)

ترجمہ۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

Translation:

Not anyone out of you can become the man of faith (Momin) until he likes the same thing which he likes.

۵۔ المسلم اخو المسلم لایخونہ ولا یخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ ومالہ ودمہ، التقوی ھا ھنا بحسب امری من الشر ان یحقر اخاہ المسلم۔ (ترمذی)

(- -2018-)

ترجمہ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس سے خیانت نہیں کرتا اس سے جھوٹ نہیں بولتا اور اس کی تذلیل نہیں کرتا ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت مال اور جان حرام ہے۔ تقویٰ یہاں (دل) میں ہوتا ہے۔ آدمی کا برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

Translation:

.For every Muslim the blood, the property and the honour of another Muslim is unlawful.

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔المسلم(مسلمان)۔۲۔اخو(بھائی)۔۳۔لا(نہیں)۔۴۔حرام(اس پر حرام ہے)۵۔عرضہ(عزت)۔۶۔ومالہ(اس کا مال)۔۷۔ودمہ(اس کی جان)۔

مرکزی تعلیم

اس حدیث کی مرکزی تعلیم ''حرمت انسانیت'' ہے۔

اسلامی قدار کا تجزیہ:

اس حدیث میں تین چیزیں حرام کی گئیں ا۔مال،۲۔خون،۳۔عزت آبرو۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے جان مال عزت و آبرو کو حرمت مکہ، یوم عرفہ اور ذوالحجہ کی حرمت کے مساوی قرار دیا۔

ارشاد خداوندی ترجمہ۔ جس نے کسی ایک کی جان بچائی اس نے تمام انسانیت کو بچایا۔ (مائدہ۔۳۲)

مسلمانوں کا باہمی رشتہ اخوت کا ہے۔

آپ ﷺ نے خونریزی کو حرام قرار ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کیلئے دیوار کی مانند ہے۔(مفہوم حدیث)۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

اس حدیث میں یہ سبق موجود ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں وہ ایک دوسرے کو کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور ہر قسم کا نقصان پہنچانا حرام ہے، جس میں ان کی عزت، مال اور جان سب کے سب شامل ہیں۔

۶۔ما عال من اقتصد ۔(المعجم الاوسط۔طبرانی)

ترجمہ۔جو میانہ روی اختیار کرے گا وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا۔

(-2015- -)

Translation:

One who observes moderation (Medium processin expending money) shall never become a pauper (poor).

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔ماعال (محتاج ہو گا)۔۲۔اقتصد (میانہ روی)۔

مرکزی تعلیم

اس حدیث کی مرکزی تعلیم ''میانہ وری کو اختیار کرنا ہے۔

اسلامی قدار کا تجزیہ:

اس حدیث میں اعتدال والے یعنی (درمیانی راہ) پر چلنے کی وضاحت کی گئی ہے۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

اہل ایمان کی صفات میں سے ایک صفت میانہ روی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔ اور وہ جو خرچ کرتے وقت نہ اسراف کرتے اور نہ ہی بخل کرتے ہیں اور ان حدوں کے درمیان اعتدال والا معاملہ اختیار کرتے ہیں۔ (الفرقان۔۶۷)

انسان کو محتاجی اس وقت ہی آتی ہے جب وہ اعتدال والا معاملہ قائم نہیں رکھ پاتا۔

زندگی اس وقت ہی پرسکون ہوتی ہے جب زندگی میں اعتدال ہو۔

اگر انسانی زندگی میں سے صبر اور شکر کے جذبات ختم ہو جائیں تو ''محتاجی'' کی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔

اخراجات کا صحیح استعمال زندگی کو سکون کی جانب لے جاتی ہے۔
لوگ اسراف اور بے جا خرچ سے اجتناب کریں گے۔
زندگی میں اعتدال پیدا ہوتا ہے۔
ملک اور قوم ترقی کی جانب گامزن ہو گی۔

۷۔ من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین و انما انا قاسم و اللہ یعطی۔ (بخاری۔ ترمذی)

ترجمہ۔ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور بے شک میں (محمد ﷺ) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالی مجھے عطا کرنے والا ہے۔

Translation:

Whoever Allah wants to bestow with His favour, He makes him proficient in matters of the religion; and surely I am the distributor of this proficiency (and knowledge) and Allah gives me (the true knowledge).

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔ خیر (بھلائی)۔ ۲۔ یفقہ فی دین (دین کی سمجھ عطا کرنا)۔ ۳۔ و انما قاسم (میں تقسیم کرنے والا ہوں)۔ و اللہ یعطی (اللہ مجھے عطا کرنے والا ہے)۔

مرکزی تعلیم

بے شک تمام بادشاہت، اختیارات اور نعمتیں اللہ کی ہے لیکن اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو نعمتوں کی تقسیم کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔

اسلامی اقدار کا تجزیہ:

تمام اختیارت کا مالک اللہ ہے لیکن اللہ نے تقسیم کا اختیار رسول اللہ ﷺ عطا فرمایا ہے۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

تمام انسانوں کے ذہن میں یہ عقیدہ مضبوطی کے ساتھ موجود ہونا چاہئے کے اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو بے شمار اختیارات عطا فرمائے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کہا ہے، ارشاد خداوندی ہے: جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی تو گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۸۔ من احیا سنتی فقد احبنی، و من احبنی کان معی فی الجنۃ۔ (المعجم الاوسط۔ طبرانی)

ترجمہ۔ جس نے میری سنت کو زندہ رکھا اس نے مجھ سے سچی محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

Translation:

He who enlivened my sunnah (practices) is the one who truly loves me and he who loves me will be with me in Jannah.

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔ احیا (زندہ کرنا)۔ ۲۔ احبنی (محبت) ۳۔ معی (ساتھ)۔ ۴۔ جنۃ (جنت) ۵۔ سنتی (سنت)۔

مرکزی تعلیم

رسول اللہ ﷺ کی سنت سے محبت۔

اسلامی اقدار کا تجزیہ:

رسول اللہ ﷺ کی محبت جنت میں لے کر جائے گی۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

جب انسان کی زندگی رسول اللہ ﷺ کی سنت اور محبت کے تابع ہو جائے گی تو دین اور دنیا کی تمام کامیابیاں اس کا مقدر بن جائیں گی، ایسا انسان لوگوں میں عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور بالآخر انسان نیکیاں کرتے کرتے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

۹۔ لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب ۔(بخاری)

ترجمہ۔ کشتی دوسروں کو پچھاڑنے میں نہیں ہوتی بلکہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

Translation:

True strength is not in brute physicaliy, rather true strength is in the one who controls himself during the moments of anger.

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔ الصرعۃ (پچھاڑنے والا یا پہلوان)۔ ۲۔ نفسہ (اپنے آپ پر) ۳۔ غضب (غصہ)۔

مرکزی تعلیم

غصے پر قابو رکھنا۔

اسلامی اقدار کا تجزیہ:

غصہ انسان کو بہت نقصان پہنچاتا ہے۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

زندگی میں بہت سارے نقصانات صرف غصے کی وجہ سے اٹھانے پڑتے ہیں، سماج میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں مثلاً قتل و غارت گری، دشمنی، طلاق، اغوا، خاندانی نفرتیں اور نسلی دشمنیاں وغیرہ۔

۱۰۔ من احب ان یبسط لہ فی رزقہ، وان ینسا لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ ۔(بخاری)

ترجمہ۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا رزق اور اس کی عمر بڑھے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔

Translation:

He who hopes and desires for there to be increase in his rizq (food + sustennance) and he who hopes to have a long life, should behave nicely towards his relatives.

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔ احب (جو یہ چاہتا ہے)۔ ۲۔ یبسط (کشادگی)۔ ۳۔ رزقہ (رزق) ۴۔ رحمہ (رشتہ دار)۔

مرکزی تعلیم

رشتہ داروں سے حسن سلوک۔

اسلامی اقدار کا تجزیہ:

رشتہ داروں سے حسن سلوک انسان کے لئے بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

انسان جب اپنے خونی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتا ہے، ان کی مدد کرتا ہے، ان کے اچھے برے وقت میں ان کے ساتھ ہوتا ہے تو اللہ کو انسان یہ عمل اس قدر پسند آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے اس حسن سلوک کی وجہ سے اس کے رزق اور اس کی عمر میں اضافہ اور خیر و برکت عطا فرما دیتے ہیں۔

۱۱۔ انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ اذا کان مظلوما ارایت ان کان ظالما کیف انصرہ؟ قال تحجزہ او تمنعہ من الظلم فان ذٰلک نصرہ۔(بخاری)

ترجمہ: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب کوئی مظلوم ہو گا تو میں اس کی مدد کروں گا لیکن اگر کوئی ظالم ہو گا تو میں اس کی کس طرح سے

مدد کروں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تمھارا اس کو ظلم سے روکنا بھی اس کی مدد ہے۔

Translation:

Help yor brother , whether he is an oppressor or an oppressed one, The Companions of the Prophet said: O Allah;s Apostle! We can help the oppressed. But how can we help the oppressed? He said: Hold his hand from oppression (that is stophim from oppression, this is his help).

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔اخ (بھائی)۔۲۔ظالما (ظلم)۔۳۔مظلوما (مظلوم)۴۔انصرہ (مدد)۔

مرکزی تعلیم

ظلم کی روک تھام۔

اسلامی اقدار کا تجزیہ:

ہر قسم کے ظلم و جبر سے روکنا۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

ظلم و جبر انسانی معاشرے کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ انسان کی بے شمار مثبت توانائی ظلم کرنے یا اس کو سہنے میں گزر جاتی ہے۔ یہ ایک انتہائی ناپسندیہ عمل ہے کیونکہ اللہ تعالی نے انسان کو دنیا میں ظلم کرنے یا اس کو سہنے میں وقت کو ضائع کرنے کے لئے نہیں بھیجا ہے، جس قدر انسان اللہ کے احکامات کی فرمانبرداری کرے گا وہ اسی قدر اللہ کا قرب اور پسندیدگی کو حاصل کرتا چلا جائے گا۔

۱۲۔لاتدخلون الجنۃ حتی تومنوا و لاتومنوا حتی تحابوا، اولا ادلکم علی شیءِ اذا فعلتموہ تحابتم؟ افشوا السلام بینکم ۔(مسلم)

ترجمہ۔تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم مومن نا ہو جاؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کے آپس میں محبت کے ساتھ نا چلو۔ کیا میں تمھیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے تم میں آپس میں محبت ہو جائے؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔

Translation:

You will not be able to enter Jannah until you have complete faith and you will not have complete faith until you love (and be kind to) each other. Shall I tell you of a thing that if done, will spread love between you (all)? Spread the "Salam" amongst you (and make it common).

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔لا تدخلون الجنۃ (وہ جنت میں داخل نہ ہو گا)۔۲۔ولا تومنوا (جب تک مومن نا ہو گے)۔۳۔السلام بینکم (سلام کو عام کرو)۔

مرکزی تعلیم

سلام کو عام کرنے کی ہدایت۔

اسلامی اقدار کا تجزیہ:

مسلمان معاشرے میں سلامتی اور خیر خواہی کو عام کرنا۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

اسلام سلامتی اور خیر و عافیت کا دین ہے۔ اسی لئے تمام مسلمانوں پر لازم ہے کے وہ آپس میں جب بھی ملاقات کریں تو ایک دوسرے کو سلام میں پہل کریں۔

سلام ایک دعا ہے جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان کے لئے ادا کرتا ہے، جواب میں دوسرا مسلمان بھی پہلے مسلمان کے حق میں دعا کرتا ہے یعنی دونوں ہی مسلمان ایک دوسرے کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

۱۳۔عن سفیان بن عبداللہؓ قال : قلت یارسول اللہ ﷺ قل لی فی الاسلام قولالااسال عنہ احد اغیر ک ،قال ،قل امنت باللہ ثم استقم ۔(مسلم)

ترجمہ۔حضرت سفیان بن عبداللہ بیان فرماتے ہیں!میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی!یا رسول اللہ! اسلام کے بارے میں اس طرح سے بتائے کے مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! کہو!کے میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہو۔

Translation:

Upon the authority and dictation/expression of Sufyan Bin Abdullah (RA) He said, Oh Prophet of Allah, tell me about Islam that I willl never need to ask anyone else for further explanation. The Prophet SAW replied: "Say I have believed in Allah and then be firm in your belief and dont waver".

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔ قولالااسالعنہ احداغیر ک (کسی سے پوچھنے یاسوال کی کرنے کی ضرورت نا رہے)۔۲۔ قل (کہو)۳۔امنت باللہ (میں اللہ پر ایمان لایا)۔ثم استقم (اس پر مضبوطی سے جم جاوٗ۔

مرکزی تعلیم

اللہ پر ایمان لانا اور مضبوطی سے اس پر قائم ہو جانا یا جم جانا۔

اسلامی قدار کا تجزیہ:

اسلام کا جزا عظم عقیدہ توحید ہے۔

انفرادی و راجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

اللہ تمام کائنات اور تمام مخلوقات کا خالق اور مالک ہے اور اس نے انسان اور جنات کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے، چنانچہ سب سے پہلے اللہ پر ایمان لانا لازم اور ضروری ہے ،یہ کائنات کی اٹل حقیقت ہے، جس کا قرار انسان اپنے دل اور زبان سے کرتا ہے یعنی لاالہ الااللہ۔ترجمہ۔نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے۔

۱۴۔ما اکل احد طعاماقط خیرامن ان یاکل من عمل یدہ و ان نبی اللہ داود علیہ السلام کان یاکل من عمل یدہ۔ (بخاری)

ترجمہ۔میں سے کوئی بھی اس سے بہتر کھانا نہیں کھاتا جو وہ اپنے ہاتھ سے کماتا ہے۔اللہ تعالی کے نبی حضرت داوٗد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی محنت سے کما کر کھاتے تھے۔

Translation:

None of you has eaten better than the food earned from the effortrs of your own hand, and surely, the Prophet of Allah, Dawood would eat from his own efforts.

مشکل الفاظ کے معنی:

ا۔ما اکل۔(رزق حلال کمانا)۔۲۔طعام (کھانا)۔۳۔عمل یدہ (ہاتھ کی کمائی)۔۴۔نبی اللہ داوٗد علیہ السلام (اللہ کے نبی حضرت داوٗد علیہ السلام)۔

مرکزی تعلیم

رزق حلال کمانا۔

اسلامی قدار کا تجزیہ:

رزق کو حلال طریقہ سے کمانا عبادت ہے۔

انفرادی و راجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

رزق حلال کمانا عبادت اور جہاد ہے۔رزق حلال کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔رزق حلال کمانا بہت بڑی نیکی ہے۔جو انسان رزق حلال کماتا ہے اللہ اس کی دعاوٗں کو قبول فرماتے ہیں،اس کو صحت، خیر اور بھلائی عطا فرماتے ہیں۔

۱۵۔من لم یدع قول الزور و العمل بہ و الجہل فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ ۔(بخاری)

ترجمہ ۔جو شخص(روزہ کی حالت میں)جھوٹ بولنا وراس پر عمل کرنا ورنافرمانی کرنا نہ چھوڑے تواللہ کو اس کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑدے۔

Translation:

One who did not save himself from telling lies and from evil doing while keeping fast then Allah is not intersted in his leaving eating and drinking (abstaining from food and drink).

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔قول الزورو(جھوٹ)۔۲۔والعمل الجہل (نافرمانی)۔۳۔للہ حاجۃ (اللہ کو ضرورت نہیں)۔۴۔یدع طعامہ و شرابہ (وہ کھانا اور پینا چھورے)۔

مرکزی تعلیم

روزے میں تمام برائیوں سے کنارا کشی اختیار کرنا۔

اسلامی اقدار کا تجزیہ:

تمام عبادتیں انسان کی بہتری وراس کی تربیت کے لئے فرض کی گئی ہیں۔

انفرادی وراجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

اگر عبادات کے ذریعے انسان کی تعلیم وتربیت اوراصلاح نہیں ہورہی ہے تو پھر محض عبادت کی رسم پوری کرنا اللہ کی نظر میں کوئی معنی نہیں رکھتا اسی لئے اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کے محض روزہ رکھ کر بھوکے پیاسے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں جب تک تم برائیوں سے بھی کنارا کش نہیں ہوجاتے۔

۱۶۔الدین النصحۃ قلنا لمن یارسول اللہ قال: للہ، ولکتابہ، ولرسولہ ولائمۃ المسلمین و عامتھم ۔(مسلم)

ترجمہ: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ خیر خواہی کس کے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اللہ کے لئے،اس کی کتاب کے لئے،اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔

Translation:

The Prophet said: The religion of Islam is the best and most sincere advice. We (the Sahabah) asked him, to whom should we refer? (whose advice should we give?) The Prophet replied: (advise others on) Allah and His books and His Prophets and for the leaders bof the Islamic Ummah and for the masses of muslims too.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔الدین النصحۃ(دین خیر خواہی کا نام ہے)۔۲۔للہ (اللہ کے لئے)۔۳۔و لکتابہ (اللہ کی کتاب کے لئے)۔۴۔ولرسولہ (اللہ کے رسول کے لئے)۔
۵۔ولائمۃ المسلمین(مسلمان حکمرانوں کے لئے)۔۶۔وعامھم (عام انسانوں کے لئے)۔

مرکزی تعلیم

دین اسلام سراسر خیر اور سلامتی کا نام ہے۔

اسلامی اقدار کا تجزیہ:

دین اسلام میں ہر انسان کے لئے خیر، بھلائی، آسانی اور رحمت موجود ہے۔

انفرادی وراجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

جو انسان بھی دین میں پورے کا پورا داخل ہوجاتا ہے وہ امن اور سلامتی میں داخل ہوجاتا ہے اور ایسے تمام انسانوں کی دین اور دنیا سنور جاتی ہیں۔ جس میں معاشرے کے سب لوگ شامل ہیں کیونکہ دین اسلام رحمت ہے اور رحمت کے چھینٹے جہاں جہاں اور جس جس بھی پڑتے ہیں وہ اس سے لازمی فیض یاب ہوتا ہے۔

۱۷۔لایدخل الجنۃ خب و لا منان و لا بخیل۔(ترمذی)

ترجمہ :دھوکے باز،احسان جتانے والااور کنجوس جنت میں داخل نہیں کئے جائیں گے۔

Translation:

The cheater/deceiver, the one who reminds others of favours and the stingy miser will not enter Paradise at all.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔لایدخل الجنہ (جنت میں داخل نہیں ہو گا)۔۲۔خب (دھوکے باز)۔۳۔منان (احسان جتانے والا)۔۴۔بخیل (کنجوس)۔

مرکزی تعلیم

دھوکے باز،احسان جتانے والااور کنجوس جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

اسلامی اقدار کا تجزیہ:

اسلام دھوکے،احسان جتانے اور کنجوسی کو سخت ناپسند کرتا ہے۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

انسان جب دھوکے بازی،احسان جتانے اور کنجوسی کرتا ہے تو یہ تمام برائیاں اللہ کو سخت ناپسندیدہ ہیں اور ان عادتوں کا مالک شخص کو جنت میں جانے کی اجازت نہیں، کیونکہ اللہ کی بہترین تخلیق کردہ جنت میں ایسے لوگوں کی کوئی جگہ نہیں جو اپنی ذات سے لوگوں کی تکلیف کا باعث ہوں۔

۱۸۔اطعموا الجائع و عودوا المریض و فکوا العانی۔(بخاری)

ترجمہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ،بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدیوں کو آزاد کرواؤ۔

Translation:

The Prophet said: Feed the hungry and visit the sick and set free the captive.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔اطعموا الجائع (بھوکے کو کھانا کھلاؤ)۔۲۔و عودوا المریض (مریض کی عیادت کرو)۔۳۔و فکوا العانی (قیدیوں کو آزاد کرواؤ)۔

مرکزی تعلیم

بھوکوں کو کھلانا،مریضوں کی عیادت کرنا اور قیدیوں کو چھڑوانا۔

اسلامی اقدار کا تجزیہ:

اسلام معاشرے کے کمزور،غریب،بھوکے،بیمار اور بغیر جرم کے قید ملزمان سے ہمدردی کا حکم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ان کی ہر ممکن مالی مدد کی جائے۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

اسلام معاشرے کی ناہمواریوں کو ناپسند کرتا ہے، امیر امیر تر نا ہو جائے اور غریب غریب تر نا ہو جائے اسی لئے اللہ حکم دیتا ہے کہ بھوکوں کو کھانا کھلائیں بیماروں کی عیادت کریں اور ملزمان قیدیوں کو آزاد کروایا جائے۔

۱۹۔ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم۔(الادب المفرد)

ترجمہ :اللہ تعالی کی عظمت کو بیان کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بوڑھے مسلمان کا احترام کیا جائے۔

Translation:

From one of the signs of respecting Allah is to give respect to an old grey haired (man/woman) of the muslim people (even of other nationality).

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ اجلال اللہ کرم (اللہ کی عظمت کو بیان کرنا)۔ ۲۔ الشیبۃ المسلم (بوڑھا مسلمان)۔

مرکزی تعلیم

بزرگوں کی عزت کرنا۔

اسلامی قدار کا تجزیہ:

اللہ نے بزرگوں اور عمر رسیدہ لوگوں کی عزت کو لازم قرار دیا ہے۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

ایک مسلم معاشرے میں والدین، بزرگوں اور عمر رسیدہ افراد کی عزت افزائی کی جاتی ہے، نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ کمزور اور بوڑھے افراد کے لئے آسانیاں پیدا کریں اور ان کی دیکھ بھال میں کوئی کسر اٹھا نا رکھیں۔

۲۹ من صمت نجاء۔ (ترمذی)

ترجمہ: جس نے خاموشی اختیار کی وہ کامیاب ہو گیا۔

Translation:

He whoever chooses to remain silent is the one who shall remain successful.

مشکل الفاظ کے معنی:

۱۔ صمت (خاموشی) ۲۔ نجاء (نجات پانا)۔

مرکزی تعلیم

بلا ضرورت گفتگو سے گریز۔

اسلامی قدار کا تجزیہ:

اسلام فالتو اور بے مقصد گفتگو کو سخت ناپسند کرتا ہے۔

انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اطلاق:

اسلام مسلمانوں کو کم بولنے کا حکم دیتا ہے، کیونکہ جب انسان کم بولتا ہے تو اس کے گناہ بھی کم ہوتے ہیں، زیادہ بولنے والا انسان بے مقصد گفتگو، جھوٹ، غیبت، چغلی، تہمت اور الزام تراشی کرے گا جس کی وجہ سے وہ ان جانے میں بے شمار گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا مرتکب ہوتا ہے اور اپنے نامہ اعمال کو برائیوں سے بھر لیتا ہے، اسی لئے اسلام بلا ضرورت گفتگو کو سخت ناپسند کرتا ہے اور اسلام میں خاموشی کو بھی عبادت کہا گیا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات: MCQs

درست جوابات ( ) میں تحریر کئے گئے ہیں۔

۱۔ سنت کے لغوی معنی ہیں۔

(طریقہ)   سنت   کلام   حکم

۲۔ احادیث کی چھ مشہور کتابوں کو کہتے ہیں۔

اصول اربعہ   (صحاح ستہ)   صحاح ثلاثہ   صحاح سبعہ

۳۔ فقہ جعفریہ کی حدیث کی مستند کتابیں ہیں۔

(چار)   پانچ   تین   چھ

۴۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کس سن ہجری میں احادیث نبوی کو جمع کرنے کا فرمان جاری کیا تھا۔

(۹۹ہجری) ۹۸ہجری ۱۰۰ہجری ۹۷ہجری

۵۔ حدیث کی اس قسم کا نام ہے کہ آپ ﷺ نے کسی کام کو کرتے دیکھا اور خاموش رہے۔

حدیث قولی حدیث فعلی (حدیث تقریری) حدیث سکوتی

٦۔ امام محمد بن اسماعیل اس کے مولف ہیں۔

صحیح مسلم ابن ماجہ (صحیح بخاری) مشکوٰہ

۷۔ حدیث کے لغوی معنی ہیں۔

(بات چیت کرنا) پڑھنا لکھنا قبول کرنا

۸۔ امام زہری کا تعلق یہاں سے تھا۔

دمشق ایران عراق (حجاز وشام)

۹۔ صحیح مسلم کے مولف کا نام ہے۔

(امام مسلم بن حجاج) امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل امام زہری امام ترمذی

۱۰۔ 'الاستبصار' اس فقہ کی کتاب ہے

حنفی حنبلی (جعفریہ) مالکیہ

۱۱۔ وہ عرصہ جس میں وحی نازل نہیں ہوئی کہلاتا ہے۔

(فترۃ الوحی) روح الوحی قطعۃ الوحی معطل الوحی

۱۲۔ تہذیب الاحکام اس فقہ کی کتاب ہے۔

حنفی حنبلی (جعفریہ) مالکی

۱۔ سنت کے لغوی معنی ہیں۔

(طریقہ) سنت کلام حکم

۲۔ احادیث کی چھ مشہور کتابوں کو کہتے ہیں۔

اصول اربعہ (صحاح ستہ) صحاح ثلاثہ صحاح سبعہ

۳۔ فقہ جعفریہ کی حدیث کی مستند کتابیں ہیں۔

(چار) پانچ تین چھ

۴۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کس سن ہجری میں احادیث نبوی کو جمع کرنے کا فرمان جاری کیا تھا۔

(۹۹ہجری) ۹۸ہجری ۱۰۰ہجری ۹۷ہجری

۵۔ حدیث کی اس قسم کا نام ہے کہ آپ ﷺ نے کسی کام کو کرتے دیکھا اور خاموش رہے۔

حدیث قولی حدیث فعلی (حدیث تقریری) حدیث سکوتی

٦۔ امام محمد بن اسماعیل اس کے مولف ہیں۔

صحیح مسلم ابن ماجہ (صحیح بخاری) مشکوٰہ

۷۔ حدیث کے لغوی معنی ہیں۔

(بات چیت کرنا) پڑھنا لکھنا قبول کرنا

۸۔ امام زہری کا تعلق یہاں سے تھا۔

دمشق ایران عراق (حجاز وشام)

۹۔ صحیح مسلم کے مولف کا نام ہے۔

(امام مسلم بن حجاج)　　امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل　　امام زہری　　امام ترمذی

۱۰۔'الاستبصار' اس فقہ کی کتاب ہے

حنفی　　حنبلی　　(جعفریہ)　　مالکیہ

۱۱۔وہ عرصہ جس میں وحی نازل نہیں ہوئی کہلاتا ہے۔

(فترۃ الوحی)　　روح الوحی　　قطعۃ الوحی　　معطل الوحی

۱۲۔تہذیب الاحکام اس فقہ کی کتاب ہے۔

حنفی　　حنبلی　　(جعفریہ)　　مالکی

۱۳۔اثر اور سنت ہم معنی الفاظ ہیں۔

قرآن کے　　الہام کے　　وحی کے　　(حدیث کے)

۱۴۔اسلام کا دوسرا ماخذ ہے۔

قرآن　　(سنت)　　اجماع　　قیاس

۱۵۔حدیث کی کتاب 'صحیفہ صادقہ' کو جمع کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ　　حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ الکریم　　حضرت عائشہؓ　　حضرت انسؓ

۱۶۔اصول اربعہ حدیث کی چار مستند ترین کتاب ہیں۔

(فقہ جعفریہ کی)　　فقہ حنفیہ کی　　فقہ مالکیہ کی　　فقہ شافعیہ کی

۱۷۔لفظ نیت کے معنی ہیں۔

(دل سے ارادہ کرنا)　　دعا پڑھنا　　توجہ دینا　　عمل کرنا

۱۸۔تقویٰ کی جگہ ہے۔

دماغ　　بدن　　(دل)　　روح

۱۹۔حدیث کے مطابق جو خود کے لئے پسند کرتے ہو اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرو۔

اس سے کم ہو　　(اس جیسا ہو)　　اس سے زیادہ ہو　　بالکل نا ہو۔

۲۰۔میانہ روی کے لئے عربی لفظ استعمال ہوتا ہے۔

انصاف　　ایمان　　احسان　　(اقتصاد)

۲۱۔حدیث کی روشنی میں رزق کی کشادگی کے لئے ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔

سچ بولنا　　(صلہ رحمی کرنا)　　بڑوں کا ادب کرنا　　بچوں پر شفقت کرنا

۲۲۔احیاءِ سنت سے مراد ہے۔

سنت کو ماننا　　سنت کو بیان کرنا　　(سنت پر عمل کرنا)　　سنت کو چھوڑنا

۲۳۔ظالم کی مدد کی جاسکتی ہے۔

قید کرنے سے　　سزا دینے سے　　ظلم معاف کرنے سے　　(ظلم سے روکنے سے)

۲۴۔اسلام کے عمل کے بعد جس پر استقامت کی تاکید ہے وہ ہے۔

نماز ادا کرنا　　روزہ رکھنا　　حج کرنا　　(ایمان پر قائم رہنا)

۲۵۔حدیث کے مطابق روزے کی حالت میں جھوٹ اور بد کلامی سے

روزہ ٹوٹ جاتا ہے　　روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے　　(روزے کا ثواب نہیں ملتا)　　روزے کا ثواب کم ہو جاتا ہے

۲۶۔احسانات گنوانے کا مطلب ہے۔

مزید احسان کرنا　　زیادہ مدد کرنا　　(بھلائی کر کے جتانا)　　شکریہ ادا نا کرنا

۲۷۔حدیث کے مطابق جس نے خاموشی اختیار کی وہ گویا کہ:

(کامیاب ہوا)　　نا کام ہوا　　گونگا ہوا　　نا سمجھ ہوا

۲۸۔حدیث کے مطابق دین نام ہے۔

عمل کا　　کمانے کا　　(خیر خواہی کا)　　علم کا

۱۔اثر اور سنت ہم معنی الفاظ ہیں:

(الف) قرآن کے　(ب) الہام کے　(ج) وحی کے　(د) (حدیث کے)

۲۔اسلام کا دوسرا ماخذ ہے:

(الف) قرآن　(ب) (سنت)　(ج) اجماع　(د) قیاس

۳۔حدیث کی کتاب صحیفہ صادقہ کو جمع کیا:

(الف) حضرت عبداللہ بن عمرؓ　(ب) حضرت علیؓ　(ج) حضرت عائشہؓ　(د) حضرت انسؓ

۴۔اصول اربعہ حدیث کی چار مستند ترین کتاب ہیں:

(الف) (فقہ جعفریہ)　(ب) فقہ حنفیہ　(ج) فقہ مالکیہ　(د) فقہ شافعیہ

۱۔لفظ نیت کے معنی ہے:

(الف) (دل سے ارادہ کرنا)　(ب) دعا پڑھنا　(ج) توجہ دینا　(د) عمل کرنا

۲۔ تقویٰ کی جگہ ہے:

(الف) دماغ　(ب) بدن　(ج) (دل)　(د) روح

۳۔حدیث کے مطابق جو خود کے لئے پسند کرتے ہو اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرو، وہ۔

(الف) اس سے کم ہو　(ب) (اس جیسا ہو)　(ج) اس سے زیادہ ہو　(د) بالکل نہ ہو

۱۔میانہ روی کے لئے عربی لفظ استعمال ہوتا ہے:

(الف) انصاف　(ب) ایمان　(ج) احسان　(د) (اقتصاد)

۲۔حدیث کی روشنی میں رزق کی کشادگی کے لئے ذریعہ بیان کیا گیا ہے:

(الف) سچ بولنا　(ب) (صلہ رحمی کرنا)　(ج) بڑوں کا ادب کرنا　(د) بچوں پر شفقت

۳۔احیاء سنت سے مراد ہے:

(الف) سنت کو ماننا　(ب) سنت کو بیان کرنا　(ج) (سنت پر عمل کرنا)　(د) سنت کو چھوڑنا

۱۔ظالم کی مدد کی جا سکتی ہے اس کو:

(الف) قید کرنے سے　(ب) سزا دینے سے

(ج) ظلم معاف کرنے سے　(د) (ظلم سے روکنے کے لئے)

۲۔اسلام کے عمل کے بعد جس پر استقامت کی تاکید ہے وہ ہے:

(الف) نماز ادا کرنا　(ب) روزہ رکھنا　(ج) حج کرنا　(د) (ایمان پر قائم رہنا)

۳۔حدیث کے مطابق روزے کی حالت میں جھوٹ اور بد کلامی سے:

(الف) روزہ ٹوٹ جاتا ہے (ب) روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا
(ج) (روزے کا ثواب نہیں ملتا) (د) روزے کا ثواب کم ہو جاتا ہے

۱۔احسانات گنوانے کا مطلب ہے:

(الف) مزید احسان کرنا (ب) زیادہ مدد کرنا (ج) (بھلائی کر کے جتانا) (د) شکریہ ادا نا کرنا

۲۔حدیث کے مطابق جس نے خاموشی اختیار کی تو وہ گویا کہ!

(الف) (کامیاب ہوا) (ب) ناکام ہوا (ج) گونگا ہوا (د) ناسمجھ ہوا

۳۔ حدیث کے مطابق دین نام ہے:

(الف) عمل کا (ب) کمانے کا (ج) (خیر خواہی کا) (د) علم کا

۱۔ما عال من اقتصد۔

حدیث نبوی ﷺ کے مطابق ایسا شخص کبھی محتاج نا ہو گا جو

الف) بہت زیادہ کمائے۔
ب) **میانہ روی اختیار کرے۔**
ج) مال جمع کر کے رکھے۔
د) لالچ اور حسد سے بچے۔

۲۔مشہور مجموعہ حدیث **موطا** کے مصنف ہیں۔

الف) امام مالکؒ
ب) امام احمد بن حنبلؒ
ج) امام ابو حنیفہؒ
د) امام شافعیؒ

۳۔کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ و مالہ و دمہ۔

حدیث کے مطابق ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

الف) اس کا خون،اس کا مال،اس کی عزت۔
ب) اس کی اولاد،اس کی شہرت،اس کا مال۔
ج) اس کا مال،اس کا خون،اس کی شہرت۔
د) اس کی عزت،اس کی شہرت،اس کا مال۔

۴۔انما بعثت لاتمم حسن الاخلاق۔

مندرجہ بالا حدیث میں **بعثت کے معنی ہیں**

الف) اعلیٰ خلاق کی تکمیل کریں۔
ب) لوگوں کو سچائی کی تعلیم دیں۔

ج) انبیاءِ سلف کی تعلیمات کو آگے بڑھائیں۔

د) بعثت کے مقاصد سے لوگوں کو آگاہ کریں۔

۵۔ جب ۹۹ھ میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ خلیفہ بنے تو اس وقت تدوین حدیث کا کون سا دور تھا؟

الف) پہلا۔

ب) دوسرا۔

ج) تیسرا۔

د) چوتھا۔

۶۔ صحاح ستہ میں کس کا ذکر ہے؟

الف) فقہ کا۔

ب) احادیث کا۔

ج) مذاہب کا۔

د) فرقوں کا۔

۷۔ انما الاعمال البنیات، و انما لکل امری مانوٰی۔

مندرجہ بالا حدیث کے مطابق، انسان وہی کچھ پائے گا جو اس کی۔

الف) پسند ہو گی۔

ب) خواہش ہو گی۔

ج) رضا ہو گی۔

د) نیت ہو گی۔

۸۔ جامع **الترمذی** درج ذیل مولفین میں سے کس کی تالیف ہے؟

الف) امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیلؒ۔

ب) امام مسلم بن حجاج لقشیریؒ۔

ج) امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰؒ۔

د) امام ابوداؤد سلیمان بن اشعثؒ۔

۹۔ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ و مالہ ودمہ۔

درج بالا حدیث میں لفظ عرضہ کے کیا معنی **ہیں؟**

الف) اس کا مال۔

ب) اس کا خون۔

ج) اس کی دولت۔

د) **اس کی عزت۔**

۱۰۔ لایومن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ۔

درج بالا حدیث میں کس بھائی کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے؟

الف) سگا بھائی۔

ب) چچازاد بھائی۔

ج) **مسلمان بھائی۔**

د) منہ بولا بھائی۔

۱۱۔ ماعال من اقتصد۔

درج بالا حدیث کی رو سے ہمیں کس عمل کو انجام نہیں دینا چاہیئے؟

الف) اخلاقی تنزلی کو۔

ب) میانہ روی کو۔

ج) **فضول خرچی کو۔**

د) حق تلفی کو۔

۱۲۔ تدوین حدیث کے کس دور میں احادیث کو عنوان اور مضمون کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے؟

الف) عہد رسالت میں۔

ب) عہد خلافت راشدہ میں۔

ج) عہد تابعین میں۔

د) **عہد تبع تابعین میں۔**

۔

۱۳۔ **اصول اربعہ** علوم اسلامی میں سے کس شاخ کی کتابیں شمار کی جاتی ہیں؟

الف) فقہ۔

ب) اصول فقہ۔

ج) بلاغت۔

د) **احادیث۔**

۱۴۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان، **انما لکل امری مانوٰی** کا کیا مطلب ہے؟

الف) انسان کو جزا اس کی نیت کے مطابق ملے گی۔

ب) عمل اور نیت میں کوئی تعلق نہیں۔

ج) اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

د) انسان کو اچھے اعمال کرنے چاہیے۔

۱۵۔ مجموعہ حدیث **صحیح بخاری** درج ذیل مولفین میں سے کس کی تالیف کردہ ہے؟

الف) امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیلؒ۔

ب) امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیریؒ۔

ج) امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰؒ۔

د) امام داؤد سلیمان محمد بن اشعثؒ۔

۱۶۔ کس دور میں احادیث کو عنوان اور مضمون کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے؟

الف) عہد رسالت میں۔

ب) عہد خلافت راشدہ میں۔

ج) عہد تابعین میں۔

د) عہد تبع تابعین میں۔

۱۷۔ شریعت اسلامی کا دوسرا ماخذ اور قرآن کریم کی تفسیر درج ذیل میں سے کون سی ہے؟

الف) اجتہاد۔

ب) قیاس۔

ج) اجماع۔

د) حدیث۔

۱۸۔ عہد صحابہ کرام کے بعد تابعین کے دور میں بھی عام طور پر زیادہ توجہ حفظ حدیث کی جانب رہی، چونکہ لکھنے کا فن عام ہو رہا تھا اس لئے اکثر لوگ اپنی ذاتی کوشش سے بعض نوشتے لکھنے لگے تھے۔

الف) پہلا دور۔

ب) دوسرا دور۔

ج) تیسرا دور۔

د) چوتھا دور۔

۱۹۔ حدیث کی مشہور کتاب من لایحضرہ الفقیہ درج ذیل مولفین میں سے کس کی تالیف ہے؟

الف) ابوعبدالرحمن احمد بن علی۔

ب) ابو جعفر محمد الحسن الطوسی۔

ج) ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی۔

د) ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی۔

۲۰۔ سنن ابن ماجہ درج ذیل مولفین میں سے کس کی تالیف ہے؟

الف) امام ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینیؒ

ب) امام مسلم بن حجاج القشیریؒ۔

ج) امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰؒ۔

د) امام ابوداؤد سلیمان بن اشعثؒ۔

۲۱۔ تدوین حدیث کے کس دور میں احادیث کی معروف کتب **صحاح ستہ** اور **اصول اربعہ** مدون ہوئیں؟

الف) پہلا دور۔

ب) دوسرا دور۔

ج) تیسرا دور۔

د) **چوتھا دور۔**

باب(۳)موضوعاتی مطالعہ (الف) ایمانیات:

3.1.1۔لفظ ایمان کا مفہوم واضح کیجئے۔(ERQ)۔

Q.Explain the concept of the word Iman

جواب۔ایمان عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی یقین اور تصدیق کے ہیں۔ایمان دل سے یقین اور زبان سے اقرار کو کہتے ہیں یعنی کسی بات کو دل و جان سے مان کر اس کا اقرار کرنا۔اسی حوالے سے ارشاد خداوندی ہے!

بے شک حقیقت میں مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر انھوں نے اس میں شک نہیں کیا۔(البقرہ۔۴۔الحجرات۔۱۵)

شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالی کے وجود پر ایمان لانا،تمام رسولوں اور انبیاء،یوم آخرت (قیامت)، آسمانی کتابوں،فرشتوں اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے یعنی دل سے اس بات کا یقین اور زبان سے اقرار کرنا۔ارشاد خداوندی ہے!

اے ایمان والو!ایمان لاؤ اللہ پر،رسولوں پر،اللہ کی کتاب پر،فرشتوں پر،روز آخرت پر اور تقدیر پر۔(النباء۔۱۳۶)

3.1.2۔اسلام کے بنیادی عقائد بتائے۔(ERQ)۔

Q.State the fundamental beliefes of Islam.

جواب۔اسلام کے درج ذیل سات بنیادی عقائد ہیں۔

Belief in Oneness of God	۱۔ایمان باللہ۔
Belief in Prophets	۲۔ایمان بالرسول۔
Belief in revealed books	۳۔ایمان بالکتاب۔
Belief in the day of Judgment	۴۔ایمان بالیوم الآخرۃ۔
Belief in Angels of God	۵۔ایمان بالملائکہ۔
Belief in Destiny(Taqdeer)	۶۔ایمان بالقدر۔
Belief in life after death	۷۔ایمان بالبعث۔

ارشاد خداوندی ہے!نیک وہ ہے جو اللہ پر،یوم آخرت پر،ملائکہ پر،اللہ کی کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لایا۔(البقرہ۔۱۷۷)

3.1.3۔ توحید کے ضمن میں لفظ احد اور واحد کو بیان کر سکیں۔ (ERQ)۔

Q. Describe the meaning of word Wahid and Ahad.

جواب۔ واحد اور احد دونوں ہی عربی زبان کے الفاظ ہیں، اور یہ اسماء الٰہی بھی ہیں، واحد (و۔ح۔د) سے مشتق ہے جس کے معانی ایک ہیں، یعنی اللہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے، جبکہ احد (ا۔ح۔د) سے مشتق ہے، اس کے معانی اللہ کی ذات ایک اکیلی اور تنہاء ہے اور اس جیسا کوئی نہیں، اور اللہ کی مثال و نظیر پوری کائنات میں کہیں بھی موجود نہیں۔

تاہم توحید بھی عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی اللہ کو ایک جاننا اور پورے یقین کے ساتھ دل و زبان سے اللہ کا اقرار کرنا۔

شریعت کی اصطلاح میں اپنے دل اور دماغ کی سچائی، مکمل یقین اور اعتماد سے اللہ پر ایمان لاتے ہوئے، لا الہ الا اللہ کہنا۔ یعنی۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے۔

3.1.4۔ قرآن کریم و احادیث کی روشنی میں توحید کی اہمیت کی وضاحت کر سکیں۔

Q. Explain the concept of Touheed with refrence to the Quran and Hadiths.

جواب۔ توحید بھی عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی اللہ کو ایک جاننا اور پورے یقین کے ساتھ دل و زبان سے اللہ کا اقرار کرنا۔

شریعت کی اصطلاح میں اپنے دل اور دماغ کی سچائی، مکمل یقین اور اعتماد سے اللہ پر ایمان لاتے ہوئے، لا الہ الا اللہ کہنا۔ یعنی۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے۔

قرآنی کریم کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ ایک اکیلا، تنہا و یکتا ہے اور اس جیسا اس کائنات میں کوئی دوسرا نہیں۔ اسی حوالے سے ارشاد خداوندی ہے!

لا الہ الا اللہ۔ (محمد۔۱۹)۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے۔

محمد الرسول اللہ ﷺ۔ (فتح۔۲۹)۔ محمد الرسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

کہو کے اللہ ایک ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ اس کا کوئی ہم سر نہیں۔ (سورہ اخلاص۔۱۔۵)

یہ بات طے شدہ ہے کے اللہ کی ذات اس کائنات میں ایک اکیلی اور یکتا ہے اور اس جیسا کوئی نہیں نہ اس کا کوئی خاندان ہے اور نہ اولاد۔ وہ خاندان اور بیوی بچوں کے جھنجھٹ سے آزاد ہے پوری کائنات پر اسی کی بادشاہت اور حکمرانی ہے اور اس کے حکم کے بغیر کوئی شے اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتی۔ وہ ہر ظاہر اور باطن سے بخوبی واقف ہے اور کائنات کے کل خزانے اسی کے اختیار میں ہیں۔

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے، اس کے بعد والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا بڑے گناہ کون سے ہیں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کسی کو اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔

۳۔ صحابہ کرام نے پوچھا اللہ کو کیا بات بہت بری لگتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا! جب کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں اللہ کا بیٹا ہے یا فلاں اللہ کی بیوی ہے یہ بات اللہ کو اس قدر ناپسند ہے کے اللہ چاہے تو اسی وقت اس شخص کے سر پر آسمان گرا دے یا پھر زمین پھٹ جائے اور کہنے والا اس میں سما جائے۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کسی کو بھی اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا چاہے کوئی تم جلا دے یا قتل ہی کیوں نہ کر دے۔ (مشکوٰۃ)۔

3.1.5۔ قرآن مجید، سنت نبوی ﷺ سائنس و فطرت کی روشنی میں توحید کے دلائل دے سکیں۔

سوال۔ وجود باری تعالیٰ کے کائناتی دلائل پیش کیجئے۔ دو نکات بیان کیجئے۔

(--2023)

جواب۔ توحید بھی عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی اللہ کو ایک جاننا اور پورے یقین کے ساتھ دل و زبان سے اللہ کا اقرار کرنا۔

شریعت کی اصطلاح میں اپنے دل اور دماغ کی سچائی، مکمل یقین اور اعتماد سے اللہ پر ایمان لاتے ہوئے، لا الہ الا اللہ کہنا۔ یعنی۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے

قرآنی دلائل:

اللہ تعالیٰ ایک اکیلا، تنہا اور یکتا ہے اور اس جیسا اس کائنات میں کوئی دوسرا نہیں۔ اسی حوالے سے ارشاد خداوندی ہے!

لا الہ الا اللہ۔ (محمد۔۱۹)۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے۔

محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (فتح۔۲۹)۔ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

کہو کے اللہ ایک ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ اس کا کوئی ہم سر نہیں۔ (سورہ اخلاص۔۱۔۵)

یہ بات طے شدہ ہے کے اللہ کی ذات اس کائنات میں ایک اکیلی اور یکتا ہے اور اس جیسا کوئی نہیں نہ اس کا کوئی خاندان ہے اور نہ اولاد۔ وہ خاندان اور بیوی بچوں کے جھنجھٹ سے آزاد ہے پوری کائنات پر اسی کی بادشاہت اور حکمرانی ہے اور اس کے حکم کے بغیر کوئی شے اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتی۔ وہ ہر ظاہر اور باطن سے بخوبی واقف ہے اور کائنات کے کل خزآنے اسی کے اختیار میں ہیں۔

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلائل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے۔ (حدیث)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو، چاہے کوئی تم کو جلا دے یا قتل کر دے۔ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہا! وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (بخاری)

جس شخص کی محبت، دوستی اور دشمنی اللہ کے لئے ہو اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔ (بخاری)

اس شخص نے دین کا مزہ چکھ لیا جس نے اللہ کو اپنا رب اور اسلام کو اپنا دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا رسول تسلیم کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

سائنسی دلائل:

کائنات کی ہر شے اپنے خالق اور مالک کا پتا دے رہی ہے تمام اشیاء کائنات اپنے رب کے وجود کی گواہ ہیں جبکہ یہ پورا نظام زندگی اتفاقاً نہیں چل رہا بلکہ اس کے پیچھے ایک عظیم الشان قوت کارفرما ہے جس کے ارادے کے بغیر ایک پتا بھی ہل نہیں سکتا تا ہم اس عظیم نظام کائنات کو درستگی اور خوبصورتی سے چلانے کے لئے اللہ کی مرضی اور منشاء ضروری ہے۔

اسی حوالے سے ارشادات خداوندی ہیں!

(اللہ) نے زمین کو دو دن میں بنایا وہ ہی سارے جہان کا رب ہے۔ (حم السجدہ۔۹)

اس کی نشانیوں میں زمین و آسمان کی پیدائش ہے۔ (الشوریٰ۔۲۹)

تمھاری پیدائش اور جو جاندار زمین میں ہم نے پھیلا رکھے ہیں ان میں بڑی نشانیاں ہیں۔ (الجاثیہ۔۳)

ہم تو تمھاری انگلیوں کے پور پور کو درست بنانے پر قادر ہیں۔ (القیامۃ۔۴)

اے نبی! اپنے رب کی تسبیح کرو، جس نے تناسب سے پیدا کیا، اس نے تقدیر بنائی اور راہ دکھائی۔ الاعلیٰ۔۱)

اللہ تعالیٰ عالمین کا رب ہے۔ (فاتحہ۔۱)۔

اللہ تعالیٰ کائنات کے تمام خزآنوں کا مالک و مختار ہے۔

اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ارادہ کر لیتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ 'کن' ہو جا تو وہ چیز ہو جاتی ہے۔

(اللہ) اول بھی ہے اور آخر بھی ہے۔ (الحدید۔۴)

3.1.6۔ شرک کی تعریف اور اس کی اقسام (ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں شرک) قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کر سکیں۔ (ERQ)۔

جواب۔ شرک کے لغوی معنیٰ حصہ داری اور ساجھے پن کے ہیں لیکن شریعت کی اصطلاح میں شرک کے معنیٰ اللہ کی ذات اور صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا سمجھنا ہے تا ہم شرک کرنے والے کو مشرک کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار یہ بتایا ہے کے تمام انسانوں کو صرف ایک اللہ کی عبادت کرنا چاہئے۔

قرآنی دلائل:

بے شک شرک ایک بہت بڑا گناہ ہے۔(لقمان۔۱۳)

اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا۔(النساء ۴۸)

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔(بنی اسرائیل۔۳۹)

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔(الذاریات۔۵۱)

جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔(المائدہ۔۷۲)

حدیث نبوی ﷺ کے دلائل:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! شرک سب سے بڑا گناہ عظیم ہے۔(حدیث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! سات تباہ کن گناہ ہیں۔ تم ان سے بچو۔ ان میں سب سے پہلا عظیم گناہ شرک ہے۔(حدیث)

شرک کی قسام Kinds of Shirk

۱۔شرک فی الذات: Shirk in the Existence of Allah

شرک فی الذات سے مراد اللہ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرانا یعنی یہ کہنا اور سمجھنا کے اس کائنات میں اور بھی کئی خدا ہیں یا اللہ کا خاندان یا بیٹا اور بیوی ہیں یہ تمام باتیں شرک فی الذات کہلاتی ہیں ۔قرآن کریم میں اللہ تعالی نے واضح انداز سے یہ بتایا ہے!

لا الہ الا اللہ۔(محمد۔۱۹)۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے۔

محمد الرسول اللہ۔(فتح۔۲۹)۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

کہو کہ! اللہ ایک ہے ۔وہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے، اور نہ اس کا کوئی بیٹا، اور اس کا کوئی ہم سر نہیں۔(اخلاص ا۔۵۔)

۲۔شرک فی الصفات: Shirk in the attributes of God

شرک فی الصفات کا مطلب ہے کہ! اللہ تعالی کی بے شمار صفات ہیں اور ان صفات میں کسی کو شریک کرنا مثلاً اللہ تعالی خالق ہے لہذا کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا ہے کے اس نے کسی انسان، جانور، درخت، پودے، سورج، چاند، ستارے یا کسی پہاڑ اور دریا کو خلق کیا ہے۔

اللہ کا ایک صفاتی نام رزاق ہے یعنی کائنات میں موجود تمام مخلوقات کو رزق اللہ تعالی دیتے ہیں اور ان کی زندگی اور موت کا اختیار بھی اللہ کے پاس ہے۔ ارشاد خداوندی ہے! اللہ بہترین رزاق ہے۔(المومنون۔۷۲)

۳۔صفات کے تقاضوں میں شرک (شرک خفی):

شرک خفی سے مراد اپنے پاس موجود اشیاء پر اللہ کی ذات سے زیادہ یقین اور گمان کرنا مثلاً کوئی شخص اپنی دولت، جائیداد، مال، اولاد، وسائل، جاہ و منصب اور عزیز و اقارب پر یہ گمان اور یقین رکھے کے مشکل وقت میں یہ اس کے کام آئیں گی اور وہ اپنی دولت کے بل پر دنیا کی تمام مشکلات پر قابو پالے گا یعنی اللہ کی ذات سے زیادہ وہ شخص دنیاوی وسائل اور اسباب پر یقین رکھتے ہوئے انھیں ہی اپنا کارساز اور مشکل کشا سمجھے اس سوچ کو شرک خفی کہتے ہیں۔

3.1.7۔وجود باری تعالی کو عقلی دلائل سے ثابت کر سکیں۔

جواب۔ **عقلی دلائل:**

کائنات کی ہر شے اپنے خالق اور مالک کا پتا دے رہی ہے تمام اشیاء کائنات اپنے رب کے وجود کی گواہ ہیں جبکہ یہ پورا نظام زندگی اتفاقاً نہیں چل رہا بلکہ اس کے پیچھے ایک عظیم الشان قوت کار فرما ہے جس کے ارادے کے بغیر ایک پتا بھی ہل نہیں سکتا تا ہم اس عظیم نظام کائنات کو درستگی اور خوبصورتی سے چلانے کے لئے اللہ کی مرضی اور منشاء ضروری ہے۔

اسی حوالے سے ارشادات خداوندی ہیں!

(اللہ) نے زمین کو دو دن میں بنایا وہی سارے جہان کا رب ہے۔(حم السجدہ۔۹)

(اللہ) کی نشانیوں میں زمین و آسمان کی پیدائش ہے اور یہ جاندار مخلوقات ہیں جو اس نے دونوں جگہ پھیلائی ہیں۔(الشوریٰ۔۲۹)

اللہ نے سمندر کو تمھارے لئے مسخر کر دیا ہے تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں۔(الجاثیہ۔۱۲)

اللہ دلوں کے حال تک سے باخبر ہے۔(الملک۔۱۳)

3.1.8۔عقیدہ توحید کے انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات (تعلق باللہ، آزادی وحریت، خودداری و عزت نفس، انکساری، وسعت النظری، استقامت و بہادری، تقویٰ، قانون کی پابندی، رجائیت، اطمینان قلب، صبر و توکل) واضح کر سکیں۔(ERQ)۔

جواب۔عقیدہ توحید کے انسانی انفرادی او راجتماعی زندگی پر نہایت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱۔انسان عقیدہ توحید کی وجہ سے اللہ سے دوستی کا تعلق بنانے میں کامیاب ہو جاتا۔

۲۔عقیدہ توحید کی وجہ سے مسلمان میں آزادی و حریت کا احساس پروان چڑھتا ہے کیونکہ وہ صرف اور صرف اللہ کو اپنا رب، کفیل و مددگار سمجھتا ہے۔

۳۔انسان میں خودداری پیدا ہوتی ہے اور مسلمان اللہ کے سوا کسی سے کوئی سوال نہیں کرتا وہ اپنے دکھ درد کو صرف اللہ سے بیان کرتا ہے اور اسی سے مدد طلب کرتا ہے۔

۴۔مسلمان کی عزت نفس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ صرف اللہ کے آگے جھکتا ہے، وہ دنیا کی تمام طاقتوں سے بے خوف ہوتا ہے کیونکہ وہ یہ بہت اچھی طرح سے جانتا ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر انسان کو نا تو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نا ہی کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

۵۔مسلمان کی طبیعت میں انکساری ہوتی ہے، وہ اللہ کی دی ہوئی تمام نعمتوں کو خوش ہو کر استعمال کرتا ہے اور اللہ کی شکر گزاری کرتا ہے لیکن وہ دنیاوی اشیاء کا اپنے آپ کو مالک نہیں سمجھتا اسی وجہ سے وہ خوش، مطمین اور بے فکر ہو کر زندگی گزارتا ہے۔

۶۔مسلمان وسیع النظر اور وسیع القلب ہوتا ہے، کیونکہ دین اسلام انسان کی سوچ کو وسعت دیتی ہے۔

۷۔مسلمان صابر، شاکر اور مستقل مزاج ہوتا ہے، دین اسلام انسان کو استقامت اور بہادری سیکھاتی ہے۔

۸۔مسلمان متقی اور پرہیز گار ہوتا ہے، وہ اللہ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے۔

۹۔اسلام اپنے ماننے والوں کو قانون کی پابندی سیکھاتا ہے جب ہی اسلام میں عدل و انصاف پر بہت زور دیا گیا ہے۔

۱۰۔مسلمان کے دل میں دین اسلام کی برکتوں کی وجہ سے اطمینان ہوتا ہے چنانچہ ہر قسم کی پریشانی میں وہ اللہ سے جڑا رہتا ہے اور اللہ سے مدد مانگتا ہے جس کی وجہ سے اس کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔

۱۱۔مسلمان صبر و توکل کا پیکر ہوتا ہے، وہ اللہ کی رضا میں راضی رہتا ہے۔

3.1.9۔عقیدہ توحید کا انسانی زندگی (انفرادی و اجتماعی) پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

جواب۔عقیدہ توحید کے انسان کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر نہایت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱۔انسان کے دل سے دنیا کا خوف ختم ہو جاتا ہے اور وہ صرف اپنے اللہ کی نافرمانی سے ڈرتا ہے۔

۲۔وہ اللہ کی خوشنودی کی خاطر اس کی عبادت اور اطاعت کرتا ہے۔

۳۔وہ اللہ کے بتائے ہوئے قاعدے قوانین کے تحت اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔اور اس میں محبت، ہمدردی، ایثار، سچائی، وعدہ نبھانا، مہمان نوازی، بزرگوں کی عزت، والدین کا احترام، وقت کی پابندی، اور ایک اچھے انسان کی تمام خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۴۔انسان میں وسعت النظری پیدا ہوتی ہے اور وہ مذاہب اور مسالک سے بلند ہو کر صرف انسانیت کی خدمت کی بات کرتا ہے۔

۵۔انسان کے اندر سے غرور اور تکبر کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اس میں تواضع اور انکساری پیدا ہو جاتی ہے۔

۶۔انسان میں شجاعت، بہادری اور استقامت پیدا ہوتی ہے۔اور اس کے دل سے موت کا خوف نکل جاتا ہے۔وہ اللہ کے لئے اللہ کے دشمنوں سے ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہے اور اگر اللہ کے راستے میں موت آئی تو شہید ورنہ غازی کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔

دوسری جانب معاشرتی سطح پر بھی وہ ایک اچھے انسان کی حیثیت سے معاشرے پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔

۱۔وہ باجماعت عبادات کا اہتمام کرتا ہے، لوگوں سے میل جول قائم کرتا ہے، ان کے دکھ درد میں ان کے ساتھ ہوتا ہے۔

۲۔اللہ کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق وہ پاک صاف رہتا ہے،وضو، غسل، لباس، جسم اور گھر کی پاکی کا خیال رکھتا ہے۔

۳۔پڑوسیوں کے حقوق کی ادائے گی کرتا ہے اوران کی تکلیف دہ باتوں کو درگزر کرتا ہے۔

۴۔اپنے کام اور ملازمت کو ایمانداری سے کرتا ہے، جھوٹی قسم،دھوکہ، بے ایمانی، رشوت اور ناجائز ذرائع سے روپیہ پیسہ کمانے سے گریز کرتا ہے۔

۵۔صلہ رحمی کرتا ہے یعنی اپنے قریبی رشتے داروں سے اچھا سلوک کرتا ہے اوران کے دکھ درد میں ان کے ساتھ رہتا ہے۔

۶۔حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائے گی میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا ہے۔

۷۔انسان قانون کی پاسداری کرتا ہے۔

۸۔معاشرے میں عدل و انصاف کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ظلم کے خلاف اپنی آواز بلند کرتا ہے۔

۹۔نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات: MCQs

درست جوابات ( ) میں درج ہیں۔

۱۔اسلام کے لغوی معنی ہیں۔

(سلامتی)　　حکم ماننا　　ایمان لانا　　خاموش ہو جانا

۲۔انسان کے اٹل اور پختی نظریات کو کہتے ہیں۔

اسلام　　قرآن　　حدیث　　(عقائد)

۳۔عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں۔

حضرت عائشہ ؓ　　(حضرت خدیجہ ؓ)　　حضرت حفصہ ؓ　　حضرت فاطمہ ؓ

۴۔بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔

حضرت سعد ؓ　　حضرت زید ؓ　　(حضرت علی ؓ)　　حضرت اسامہ ؓ

۵۔بہترین ذکر ہے۔

(لاالہ الااللہ)　　ان شاء اللہ　　اللہ اکبر　　سبحان اللہ

۶۔کلمہ طیبہ کا پہلا حصہ ہے۔

(توحید)　　رسالت　　آخرت　　بندگی

۷۔کلمہ طیبہ کا دوسرا حصہ ہے۔

(رسالت)　　عبادت　　ختم نبوت　　تقدیر

۸۔خانہ کعبہ میں کس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھی تھی؟

عقبہ بن ابی طالب　　عقبہ بن ابی منصور　　عقبہ بن ابی طاہر　　(عقبہ بن ابی معیط)

۹۔عقبہ بن ابی معیط نے کس کے کہنے پر اونٹ کی اوجھڑی رسول اللہ ﷺ کی پشت پر رکھی تھی۔

ابو سفیان　　(ابو جہل)　　عبداللہ بن ابی　　ابو لہب

۱۰۔ابولہب کا رسول اللہ ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

(چچا)　　بھانجا　　ماموں　　خالو

۱۱۔مردوں میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا۔

حضرت عمر فاروقؓ حضرت زید بن حارثؓ (حضرت ابو بکر صدیقؓ) حضرت عثمان غنیؓ

۱۲۔ غلاموں میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا۔

(حضرت زید بن حارث) حضرت بلال حبشیؓ حضرت عامرؓ حضرت اسامہ بن زیدؓ

۱۳۔ اسلام کی پہلی شہید خاتون کا نام بتائیے۔

حضرت آمنہؓ حضرت رقیہؓ حضرت عائشہؓ (حضرت سمیہؓ)

۱۴۔ طاہرہ لقب اور ام ہند کس کی کنیت ہے۔

حضرت عائشہؓ (حضرت خدیجہؓ) حضرت زینبؓ حضرت جویریہؓ

۱۵۔ ام مساکین کس کا لقب ہے۔

حضرت رقیہؓ حضرت حضرت خدیجہؓ حضرت زینب بنت خزیمہؓ (حضرت زینب بنت جحشؓ)

۱۶۔ شرک کی قسمیں ہیں۔

(تین) چار پانچ چھ

۱۷۔ شرک کے لغوی معنی ہیں۔

ایمانداری چھوڑ دینا (حصہ داری) قبول کرنا

۱۸۔ پہلے کلمے کو کہتے ہیں۔

توحید (طیبہ) شہادت تمجید

۱۹۔ دوسرے کلمے کو کہتے ہیں۔

توحید تمجید استغفار (شہادت)

۲۰۔ تیسرے کلمے کو کہتے ہیں۔

(تمجید) توحید طیبہ استغفار

۲۱۔ اسلام کا پہلا عقیدہ ہے۔

رسالت (توحید) آخرت ملائکہ

۲۲۔ توحید کی ضد ہے۔

کفر (شرک) نفاق بدعت

۲۳۔ اللہ کو اس کی ذات اور صفات میں واحد ماننے کا نام ہے۔

ایمان عقیدہ توکل (توحید)

۲۴۔ شراکت اور حصہ داری کے لئے لفظ بیان کیا جاتا ہے۔

(شرک) نفاق فسق کفر

۲۵۔ شرک کی ضد ہے۔

عقیدہ (توحید) عقیدہ رسالت عقیدہ آخرت عقیدہ بعث بعد الموت

۱۔ لفظ عقیدہ **لغت** کے اعتبار سے کیا معنی رکھتا ہے؟

الف) نصیحت۔

ب) پختگی

ج) گرہ۔

د) یقین۔

۲۔ لفظ **ایمان** کے درست معنی ہیں۔

الف) کسی چیز سے متعلق پختہ بات کرنا۔

ب) کسی معاملے میں بھروسہ کرنا۔

ج) کسی چیز کو دل سے ماننا۔

د) کسی کو یقین دلانا۔

۳۔ ذات وصفات کے لحاظ سے اللہ تعالی کو یکتا جاننا اصطلاح شریعت میں کیا کہلاتا ہے؟

الف) ربوبیت۔

ب) ابدیت۔

ج) رحمانیت۔

د) وحدانیت۔

۴۔ تمام الہامی مذاہب و تعلیمات میں کون سی چیز مشترک ہے؟

الف) فروعی معاملات۔

ب) تفصیلی احکامات۔

ج) طریقہ عبادت۔

د) احترام انسانیت۔

۵۔ عقیدہ توحید کے حوالے سے وہ شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے جو۔

الف) قتل کرے۔

ب) کذب کرے۔

ج) شرک کرے۔

د) چوری کرے۔

٦۔ یہ کائنات ایک خاص نظام کے تحت رواں دواں ہے، جو کے واضح ثبوت ہے۔

الف) رحمت باری تعالی کا۔

ب) عظمت باری تعالی کا۔

ج) تخلیق باری تعالی کا۔

د) ۔وجود توحید باری تعالی کا۔

۷۔ اللہ تعالی کے بھیجے ہوئے رسولوں پر ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کے سب سے پہلے ایمان لایا جائے۔

الف) ان پر نازل ہونے والی کتابوں پر

ب)　ان کے اقوال پر۔

ج)　رسولوں کی ہدایت پر۔

د)　اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر۔

۸۔ شرک جیسے گناہ سے بچتے ہوئے ذات و صفات کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کو یکتا جاننا اصطلاحاً کیا کہلاتا ہے؟

الف)　رحمانیت۔

ب)　ابدیت۔

ج)　وحدانیت۔

د)　ربوبیت۔

۹۔ شرک کے لغوی معنی کیا ہیں؟

الف)　ناشکری

ب)　مداخلت۔

ج)　حصہ داری۔

د)　رشتہ داری۔

۱۰۔ جہاں متعدد لوگ ایک ہی کام کرتے ہیں تو بے ضابطگی پیدا ہوتی ہے، مگر یہ کائنات ایک خاص نظام کے تحت صدیوں سے رواں دواں ہے۔
دیے گئے بیان میں درج ذیل میں سے کون سی بات کی عکاسی ہوتی ہے؟

الف)　توحید الٰہی۔

ب)　تخلیق الٰہی۔

ج)　رحمت الٰہی۔

د)　خشیت الٰہی۔

۱۱۔ شرک کی ایک قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شخص کو قادر مطلق، خالق اور رزاق ماننا۔
دیا گیا بیان شرک کی کون سی قسم کی طرف اشارہ کرتا ہے؟

الف)　شرک فی العباد۔

ب)　شرک فی الصفات۔

ج)　شرک فی الذات۔

د)　صفات کے تقاضوں میں شرک۔

۱۲۔ جب انسان کا توحید پر پختہ یقین ہو جاتا ہے تو وہ اپنے جیسے انسانوں، پتھروں کی مورتیوں اور بتوں یا مخلوق میں سے کسی کے سامنے سر جھکانا شرف انسانیت کی توہین سمجھتا ہے۔

دیا گیا بیان توحید کے انسانی زندگی پر پڑنے والے کس اثر کی طرف اشارہ کرتا ہے؟

الف)　صبروتحمل۔

ب)　عزت نفس۔

ج)　**خشیت الٰہی۔**

د)　وسعت نظری۔

عقیدہ رسالت:

3.2.1 ۔لفظ رسول کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کیجئے۔(ERQ)۔

Q.Describe the meaning of Rasul as a word and as a term .

جواب۔ رسول کے معنی پیغام پہنچانے والا ہے ،اللہ تعالی نے اپنے خاص بندوں کو رسالت عطا فرمائی ہے ، تا کہ وہ اللہ کے بندوں کو آسان الفاظ میں اللہ کا پہنچاتے رہیں، اور اللہ کا اہم ترین پیغام یہ ہے کے صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

رسولوں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہوتا ہے، رسول کی تعلیمات کا دائرہ وسیع ہوتا ہے وہ اپنی قوم میں کافی عرصہ تک تبلیغ و اشاعت کی ذمہ داریاں نبھاتا ہے، ان کو کتاب، صحائف، شریعت، قاعدہ قانون، حلال و حرام کے احکامات دے کر بھیجا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ رسول ہجرت کرتے ہیں اور ان سے ان کی قوم جنگیں بھی لڑتی ہیں، اس کے مقابلے میں نبی کا دائرہ تبلیغ مختصر ہوتا ہے، وہ رسول کے جانے کے بعد جب ان کی قوم ان کے پیغام کو بھول جاتی ہے تو اس پیغام کے اعادہ کے لئے بھیجے جاتے ہیں لیکن ایک بات طے ہے کے رسول یا نبی جس قوم پر بھی بھیجے جاتے ہیں وہ تمام لوگوں سے اونچے اور ممتاز ہوتے ہیں۔

3.2.2 قرآنی آیات کی روشنی میں منصب رسالت کے اوصاف (بشریت و ھبیت، عصمت خیالات کی پاکیزگی، سچائی، عمل کی صداقت اور نزول وحی) کو بیان کر سکیں۔ ۔(ERQ)۔

جواب۔ تمام انبیاء اور رسل کو اللہ تعالی نے درج ذیل اوصاف اور خصوصیات سے متصف فرمایا، جو درج ذیل ہیں۔

ا۔بشریت (Humanity)۔ ۲۔معصومیت (Innocent)۔ ۳۔وھبیت (Bounty of God)۔ ۴۔شارع (Interpreter and Legislater)

دنیا میں آنے والے تمام انبیاء اور رسل انسان (بشر) تھے کیونکہ وہ انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے منتخب کئے گئے تھے لہٰذا اس منصب کے لئے انسان ضروری تھا۔

حضرت آدم سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک جتنے بھی پیغمبر بھیجے گئے وہ سب کے سب بشر تھے ارشاد خداوندی!

بے شک ہم نے آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی نبی بھیجے وہ بستیوں کے رہنے والے انسان ہی تھے۔ جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ (یوسف۔۱۰۹)

جتنے پیغمبر بھی دنیا میں آئے وہ سب کے سب گناہوں سے پاک تھے اور ان کی فطرت میں اللہ نے گناہ سے نفرت رکھ دی تھی تاہم جانے یا ان جانے میں ان سے کبھی بھی کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا۔ رسول اللہ نے معاشرے کو اپنا استاد نہ بننے دیا بلکہ آپ ﷺ نے خود بہ حیثیت استاد کے تنہا اس پست معاشرے کی اصلاح کی کیونکہ آپ ﷺ معلم انسانیت بھی ہیں لہٰذا آپ نے لوگوں کو اچھے اور برے کا فرق بتایا اور ایک اجڈ اور گنوار قوم نے بہت جلد آپ کی تعلیمات پر عمل کر کے دنیا کی قیادت کی۔ ارشاد خداوندی!

بے شک سارے انبیاء اور رسل ہمارے منتخب کردہ اور برزگ تھے۔(ص۔۴۷)

رسالت یا نبوت کوئی ایسا منصب نہیں ہے کے جس کو محنت، ریاضت یا عبادت کے ذریعے حاصل کیا جا سکے بلکہ یہ اللہ کے خاص اور برگزیدہ بندے ہوتے ہیں جنھیں اللہ تعالی اس خاص منصب پر فائز کرتے ہیں۔ ارشاد خداوندی! اللہ اپنی رسالت رکھنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔(الانعام۔۱۲۴)

شارع کا مطلب ہے کھول کر بیان کرنے والا اور قانون سازی کرنے والا یعنی اللہ تعالی نے انبیاء اور رسل کو جو تعلیمات، کتاب اور صحائف دئے ہیں اس کے احکامات کو کھول کر بیان کرنا اس کی وضاحت کرنا اور اس میں موجود قانون کا نفاذ کرنا پیغمبر شرعی احکامات کی تشریح آسان اور عام فہم انداز سے کرتے ہیں اور آیات میں چھپے پوشیدہ اسرار کی

وضاحت کرتے ہیں۔مثلاً۔نماز، روزہ، حج اورز کوۃ کی وضاحت وغیرہ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم میں موجود ٦٦٦٦ آیات کی وضاحت فرمائی۔ ارشاد خداوندی !
رسولوں کا ذمہ سوائے کھول کر بیان کرنے کے اور کچھ بھی نہیں۔(النحل ۳۵)

3.2.3. رسالت محمدی ﷺ کی خصوصیات (عالمگیریت،جامعیت ،ابدیت اور ختم نبوت) پر دلائل سے لکھیں۔

جواب۔**عالمگیریت:**

پچھلے پیغمبر کسی خاص قوم اور خطے پر بھیجے گئے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے ہے اور آپ کی تعلیمات اور ہدایت کے دائرے میں تمام انسان ہیں اگر چہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے لیکن آپ کی سنت،قرآن کریم ور تعلیمات آج بھی اپنی اصل حالت میں موجود ہیں ضرورت اس بات کی ہے کے اس پر عمل کیا جائے۔ارشاد خداوندی ! میں اللہ کا رسول ہوں اور تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔(اعراف ۔۱۵۸)

رسول اللہ ﷺ کی آمد کے بعد تمام پچھلے پیغمبروں کی کتابیں احکامات اور قاعدے قوانین کو منسوخ کر دیا گیا اور صرف رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور قرآن کریم پر عمل کرنے کی ہدایت قرآن کریم میں آ گئی۔ارشاد خداوندی ! ہم نے دین اسلام کو تمھارے لئے پسند کیا تا کہ تم بحیثیت دین اس کو اپناؤ۔(المائدہ ۔۳)

رسول اللہ ﷺ پر دین اسلام مکمل ہو گیا اور جتنا دین، عقائد، قوانین اور عبادات کے طور طریقے بتانے تھے وہ سب کے سب اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعے بتائے یعنی قیامت تک کے لئے انسانی ضروریات کے پیش نظر تمام کا تمام علم و رمسائل کے حل بیان کر دئے گئے۔ کیونکہ دین مکمل ہو گیا ہے اس لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

ارشاد خداوندی ہے ! آج تم پر تمھارا دین مکمل ہو گیا۔(المائدہ ۔۳)

پچھلے انبیاء کرام کی کتابوں اور صحائف میں چونکہ تحریفات کی گئیں لہٰذا قرآن کریم کے بارے میں خود اللہ نے فرمایا !

یہ کتاب ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔(الحجر ۔۹)

رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے دائرے میں تمام بنی نوع انسانیت شامل ہے اور قیامت تک آنے والا ہر انسان جو دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے مستفید ہو کر اس سے فیض حاصل کر سکتا ہے۔

ختم نبوت:

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے دنیا میں بھیجے گئے، حضرت آدم علیہ السلام پہلے نبی تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی تھے تاہم نبوت اور رسالت کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ پر مکمل اور ختم ہوا تاہم قیامت تک اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں یعنی ان پر نبوت کا خاتمہ ہو چکا۔

ارشاد خداوندی ! محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔(احزاب ۔۴۰)

'خاتم' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی آخر میں، مہر لگانا، بند کرنا اور کام مکمل کرنا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں دین اسلام کی تعلیمات کے کام کو مکمل کیا گیا۔

ارشاد خداوندی !

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔(مائدہ ۔۳)۔ ترجمہ ۔آج تم پر تمھارا دین مکمل ہو گیا۔

جب دین اور اس کی تعلیمات رسول اللہ ﷺ پر مکمل ہو گئیں تو اب نیا نبی کیا بتانے کے لئے آئے گا۔

کسی بھی جگہ نئے نبی کو بھیجنے کی عام طور پر درج ذیل چار وجوہات میں سے کوئی ایک وجہ ہوتی ہے۔

۱۔یا تو اس قوم پر سرے سے کوئی نبی ہی نہ آیا ہو۔

۲۔یا وہ قوم اپنے نبی یا رسول کی تعلیمات کو بھول چکی ہو۔

۳۔نبی یا رسول اپنی مدد کے لئے کسی دوسرے نبی کا مطالبہ کرے جیسے حضرت موسیٰ نے اللہ سے اپنے بھائی حضرت ہارون کو نبی بنانے کی درخواست کی تھی۔

۴۔ابھی دین کی تعلیمات نا مکمل ہیں۔لیکن خود قرآن نے یہ کہا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔ آج تم پر تمھارا دین مکمل ہو گیا ہے۔(المائدہ ۔۳)

لہٰذا اب قیامت تک کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔(حدیث)

جامعیت اور ابدیت:

رسول اللہ ﷺ کے لئے قرآن کریم میں کہا گیا کہ ہم نے آپ ﷺ کو خیر کثیر دی لفظ خیر کثیر وسیع تر معنوں میں استعمال ہوتا ہے یعنی کل اشیائے کائنات میں آپ ﷺ کا تصرف، اور آپ ﷺ کی شخصیت میں تمام خوبیوں کا درجہ کمال پر ہونا ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کی رسالت قیامت تک کے دور پر محیط ہے۔

ارشاد خداوندی ہے!

اے نبی ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو سب لوگوں کے لئے بشارت دینے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے (سبا۔۲۸)

ہم نے آپ ﷺ کو کوثر عطا کی۔ (الکوثر ۱)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میں ان چیزوں کو دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور میں ان چیزوں کو سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے، آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کا چرچرانا برحق ہے آسمان میں چار انگل کے برابر بھی خالی جگہ نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ سر جھکائے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو اور اگر تم ان چیزوں کو جان لیتے جنھیں میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ (سنن ترمذی)

رسول اللہ ﷺ کو کئی معجزات دئے گئے۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے چاند کو دو ٹکڑے کیا۔

آپ ﷺ کی مٹھی میں کنکریوں نے کلمہ پڑھا۔

جانور آپ ﷺ سے باتیں کرتے تھے۔

درخت آپ ﷺ کے اشارے پر اپنی جگہ چھوڑ کر آیا اور اس نے ایک کافر کے سامنے آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔

آپ ﷺ کو معراج ہوئی جو کہ معجزہ ہے۔

آپ ﷺ کے ہاتھوں پر جنات نے اسلام قبول کیا۔ (بخاری۔باب۔معجزات)

آپ ﷺ کی اسی شان کے حوالے سے ارشاد خداوندی ہے!

بے شک ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی۔ (بنی اسرائیل۔۵۵)

3.2.4۔ انفرادی و اجتماعی زندگی میں اتباع رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا ہونے کے لئے تجاویز دے سکیں۔

جواب۔ انفرادی و اجتماعی زندگی میں اتباع رسول اللہ ﷺ کی اہمیت سے انکار نا ممکن ہے۔

اطاعت رسول ﷺ ہر مسلمان کے ایمان کا ایک لازمی جز ہے، رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم کو سادہ الفاظ میں بیان کیا تا کہ لوگوں کی اصلاح ہو سکے اور وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب زندگی بسر کر سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک اللہ کی عبادت کرو، والدین کی فرمانبرداری، پڑسیوں کے ساتھ حسن سلوک، سلام میں پہل، مریض کی عیادت جنازے میں شرکت، لوگوں کی دل جوئی اور ان کے کام آنا، ایفائے عہد، سچائی، ایمانداری، دیانت داری، صبر و شکر، ذکر، عبادت، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائے گی کرو تا ہم ان سنہری اصول پر چل کر کوئی معاشرہ بھی با کمال ہو سکتا ہے۔

معاشرے میں امن و سکون قائم ہو گا۔

اخوت اور بھائی چارے کے جذبات پیدا ہوں گے۔

پیار محبت اور ہم آہنگی میں اضافہ ہو گا۔

لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں گے۔

ایمان داری، سچائی، نیکی، عفو درگزر اور ہمدردی کے احساسات جنم لیں گے۔

لوگ اپنے والدین اور بزرگوں کا ادب اور احترام سیکھیں گے۔

صبر و شکر اور ذکر الٰہی سے معاشرے کی فضا میں ایک سکون اور حقیقی خوشی پیدا ہو گی۔

لوگوں کے آپس کے تعلقات مضبوط بنیادوں پر استوار ہوں گے۔

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا ہو کر معاشرے کو با آسانی منظم اور مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

کثیرالانتخابی سوالات: MCQs

درست جوابات ( ) میں تحریر کئے گئے ہیں۔

۱۔ عربی زبان میں لفظ ختم کے لغوی معنی ہیں۔

شروع کرنا　　(مہر لگانا)　　چھوڑ دینا　　قبول کرنا

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کس سن عیسوی میں ہوئی۔

(۵۷۱)　　۵۷۲　　۵۷۳　　۵۷۴

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت کیا ہے؟

(ابوالقاسم)　　ابو عبداللہ　　ابوابراہیم　　ابو طاہر

۴۔ جنت البقیع کہاں واقع ہے؟

(مدینہ منورہ)　　مکہ مکرمہ　　جدہ　　عراق

۵۔ واقعہ معراج کی سب سے پہلے کس صحابی نے تصدیق کی۔

حضرت عمر فاروق ؓ　　(حضرت ابو بکر صدیق ؓ)　　حضرت علی ؓ　　حضرت عثمان غنی ؓ

۶۔ مسجد اقصیٰ کہاں واقع ہے؟

(بیت المقدس)　　عراق　　اسرائیل　　فلسطین

۷۔ اپنی علالت کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس صحابی کو امامت کا حکم دیا تھا۔

حضرت عمر فاروق ؓ　　حضرت عثمان غنی ؓ　　حضرت علی ؓ　　(حضرت ابو بکر صدیق ؓ)

۸۔ ہجرت کے وقت لوگوں کی امانتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کے سپرد کی تھیں۔

حضرت ابو بکر صدیق ؓ　　حضرت عثمان غنی ؓ　　حضرت طلحہ ؓ　　(حضرت علی ؓ)

۹۔ عام الحزن سے کیا مراد ہے؟

خوشی کا سال　　(غم کا سال)　　قربانی کا سال　　ہجرت کا سال

۱۰۔ کس صحابی سے سب سے زیادہ احادیث منسوب کی جاتی ہیں۔

حضرت زید بن ثابت ؓ　　حضرت انس بن مالک ؓ　　حضرت ابوسعید ؓ　　(حضرت ابوہریرہ ؓ)

۱۱۔ شاعر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟

(حضرت حسان بن ثابت ؓ)　　حضرت اسامہ بن زید ؓ　　حضرت زبیر بن مسعود ؓ　　حضرت ابوعبیدہ بن الجراح ؓ

۱۲۔ خاتم النبیین سے کون سے پیغمبر مراد ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام　　حضرت ادریس علیہ السلام　　(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)　　حضرت آدم علیہ السلام

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت کے بعد مکہ میں سال گزارے۔

(۱۳ سال)　　۱۴ سال　　۱۵ سال　　۱۶ سال

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد سے لے کر رحلت تک مدینہ میں گزارے۔

(۱۰ سال)　　۱۱ سال　　۱۲ سال　　۱۴ سال

۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکی زندگی میں سب سے زیادہ زور دیا

(عقائد پر)   عبادت پر   معاملات پر   اخلاق پر

۱۶۔ جس مسجد میں تحویل قبلہ کا حکم ہوا وہ مسجد مشہور ہے۔

مسجد نبوی   (مسجد قبلتین)   مسجد نمرہ   مسجد قبا

۱۷۔ طلوع سلام کے وقت مدینہ منورہ کا نام کیا تھا؟

(یثرب)   قبا   جدہ   ریاض

۱۸۔ رسول اللہ ﷺ کا پہلا نکاح کس محترم خاتون سے ہوا۔

حضرت رقیہ ؓ   حضرت ام حبیبہ ؓ   (حضرت خدیجہ ؓ)   حضرت عائشہ ؓ

۱۹۔ رسول اللہ ﷺ نے جن دس صحابہ کرام کو ان کی زندگی میں جنت کی بشارت دے دی تھی، ان کو کیا کہتے ہیں؟

انصار   اصحاب بدر   (عشرہ مبشرہ)   مہاجرین

۲۰۔ رسالت کے لغوی معنی ہیں۔

(پیغام پہنچانا)   خبر دینا   معلومات دینا   محنت کرنا

۲۱۔ اللہ نے انسانوں کی رہنمائی کے بھیجے۔

فرشتے   (رسول)   جنات   خلفاء

۲۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے۔

خلیل اللہ   (کلیم اللہ)   روح اللہ   حبیب اللہ

۲۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔

(خلیل اللہ)   حبیب اللہ   روح اللہ   کلیم اللہ

۲۴۔ حضرت عیسیٰ کا لقب ہے۔

(روح اللہ)   کلیم اللہ   حبیب اللہ   خلیل اللہ

۲۵۔ رسول اللہ ﷺ کا لقب ہے۔

(حبیب اللہ)   خلیل اللہ   کلیم اللہ   روح اللہ

۲۶۔ ابوالبشر کس پیغمبر کا لقب ہے۔

حضرت نوح ؑ   حضرت شیث ؑ   (حضرت آدم ؑ)   حضرت ادریس ؑ

۲۷۔ اسلام کے پہلے مبلغ تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام   حضرت محمد ﷺ   (حضرت آدم علیہ السلام)   حضرت نوح علیہ السلام

۲۸۔ ذبیح اللہ کس پیغمبر کا لقب ہے؟

حضرت ابراہیم ؑ   (حضرت اسماعیل ؑ)   حضرت یوسف ؑ   حضرت اسحاق ؑ

۲۹۔ کس پیغمبر نے یہ بشارت دی تھی کے میرے بعد آنے والے نبی کا نام احمد ہو گا۔

حضرت موسیٰ ؑ   (حضرت عیسیٰ ؑ)   حضرت داؤد ؑ   حضرت نوح ؑ

۳۰۔ ابوالانبیاء کس پیغمبر کو کہتے ہیں۔

حضرت آدم ؑ   (حضرت ابراہیم ؑ)   حضرت موسیٰ ؑ   حضرت یعقوب ؑ

۳۱۔ تاریخ انسانی میں بت شکن کا لقب کس پیغمبر کے لئے مشہور ہے۔

حضرت نوح ؑ   (حضرت ابراہیم ؑ)   حضرت ادریس ؑ   حضرت آدم ؑ

۳۲۔تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ (حضرت محمد ﷺ) حضرت نوحؑ حضرت اسماعیلؑ

۳۳۔رسول اللہ ﷺ کے والد کا نام ہے۔

(حضرت عبداللہ) حضرت عبدالمطلب حضرت مطلب حضرت ابوطالب

۳۴۔رسول اللہ ﷺ کی والدہ کا نام ہے۔

حضرت سارہؓ حضرت ہاجرہؓ حضرت صفیہؓ (حضرت آمنہؓ)

۱۔اللہ تعالی کا پیغمبر ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ۔

الف) بشر ہو۔

ب) فرشتہ ہو۔

ج) جن ہو۔

د) روحانی مخلوق۔

۲۔اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔(سورہ مائدہ۔ آیت ۔۳)

درج بالا آیت میں دین اسلام کے کس پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے؟

الف) عقیدۂ توحید۔

ب) عقیدہ ختم نبوت۔

ج) عقیدہ تثلیث۔

د) عقیدۂ آخرت۔

۳۔اسلامی عقیدے کے مطابق تمام پیغمبر ہوتے ہیں

الف) صاحب کتاب۔

ب) سپہ سالار۔

ج) یتیم۔

د) معصوم۔

۴۔وہی ہے جس نے امیوں میں ایک رسول انھی میں سے مبعوث فرمایا،جو ان پر اس کی آیات پڑھتا ان کا تزکیہ کرتا انھیں کتاب و حکمت سیکھاتا اور بے شک وہ (لوگ) اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔(سورہ جمعہ ۔آیت ۔۲)

درج بالا آیت میں تزکیہ کے کیا معنی ہیں؟

الف) پاک کرنا۔

ب) نیت کرنا۔

ج) تیمم کرنا۔

د) وضو کرنا۔

۵۔

سچے خواب۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام۔

براہ راست خطاب۔

دی گئی معلومات انبیاء کرام کے کس وصف کی طرف اشارہ کر رہی ہیں؟

الف) وھبیت۔

ب) عمومیت۔

ج) جامعیت۔

د) نزول وحی۔

۶۔ تبلیغ دین کے ابتدائی ایام میں رسول اللہ ﷺ کو قریش مکہ نے جسمانی تکالیف دیں، لیکن اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ اپنے تبلیغی مشن کو لے کر آگے بڑھتے گئے۔

دیئے گئے بیان کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے ان حالات میں کن چیزوں کا مظاہرہ کیا؟

الف) صبو صلوۃ۔

ب) عفو در گزر۔

ج) صبر واستقلال۔

د) عدل وانصاف۔

ملائکہ پر ایمان:

3.3.1۔ لفظ ملائکہ کے لغوی و اصطلاحی معانی تحریر کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Explain literal and terminological meaning of word Malaika.

ملائکہ، عربی زبان کا لفظ ہے، جو ملک' کی جمع ہے، ملک فرشتے کو کہتے ہیں جو اللہ کی نوری مخلوقات ہیں یعنی اللہ نے انھیں نور سے پیدا کیا ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں ملائکہ اللہ کے حکم کے مطابق ہر وقت اللہ کی عبادت، اطاعت اور حمد و ثناء کرتے ہیں، نیز ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کے پیغام کو اس کے منتخب پیغمبروں تک پہنچائے۔ ارشادات خداوندی ہیں!

ملائکہ اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔(اعراف۔۲۰۶)

(ملائکہ) اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا حکم انھیں دیا گیا ہے۔(تحریم۔۶)

ملائکہ اللہ کی نوری مخلوق ہیں لہٰذا ان پر ایمان لانا ہر مسلمان پر ضروری ہے اور یہ اس کے ایمان کا لازمی حصہ بھی ہے۔

3.3.2۔ قرآن اور حدیث کی روشنی میں فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت واضح کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Explain the importance of belief on Angels in the light of Quran and Hadith.

جواب۔ قرآن کریم میں تقریباً ۹۰ سے زائد مقامات پر فرشتوں کا ذکر موجود ہے۔ ارشادات خداوندی ہیں!

نیکی تو یہ ہے کہ انسان اللہ پر، روز قیامت پر، فرشتوں پر، کتاب اور نبیوں پر یقین رکھے۔(البقرہ۔۱۷۷)

کوئی نفس ایسا نہیں ہے کے جس پر نگہبان فرشتے نہ ہوں۔(الطارق۔۴)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اللہ کی مخلوقات میں فرشتوں سے زیادہ کثیر کوئی نہیں اور زمین پر کوئی چیز ایسی نہیں گئی ہے کہ جس پر ایک موکل فرشتہ نہ ہو۔(مجمع لزوائد)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بے شک کراماً کاتبین کے سوا زمین میں اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو درختوں سے گرنے والے پتوں کو لکھ لیتے ہیں۔

3.3.3۔ چار فرشتوں (حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام) کا تعارف اور ان کی ذمہ داریاں بیان کر سکیں۔(ERQ)

(-2014- -)

Q. Name some great Angels and state their responsibilities.

جواب۔

۱۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام: حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ذمہ داری ہے کے وہ انبیاء کرام تک وحی یعنی اللہ کے پیغام کو پہنچائیں اس کے علاوہ، ہوا کی رفتار کو کنٹرول کریں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام، اللہ کے نزدیک نہایت امین اور ذی عزت ہیں، جنھیں اللہ نے بڑی طاقت اور قوت سے نوازا ہے۔ ارشاد خداوندی!

بے شک یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا قول ہے۔ جو قوت والا ہے، مالک عرش کے قریب ذی رتبہ ہے، وہاں اس کا کہنا ناجاتا ہے اور وہ امین ہے۔(التکویر۔۱۹۔۲۱)

اس کو ایک فرشتے نے تعلیم کی، جو بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔(النجم۔۵۔۶)

پس ان کا رفیق اللہ ہے اور جبرائیل ہے۔(التحریم۔۴)

۲۔ حضرت میکائیل علیہ السلام: حضرت میکائیل علیہ السلام کو اللہ نے بارش، رزق اور نباتات پر فائز کیا ہے۔ ارشاد خداوندی!

جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہے تو اللہ ایسے کافروں کا دشمن ہے۔(البقرہ۹۸)

۳۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام: حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے روز قیامت صور پھونکنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ ارشاد خداوندی!

جس دن صور پھونکا جائے گا۔(الانعام۔۷۳)

جب صور پھونکا جائے گا تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے، سوائے اس کے جیسے اللہ چاہے، سب بے ہوش ہو جائیں گے۔(الزمر۔۶۸)

جس دن صور پھونکا جائے گا، ہم گناہ گاروں کو اس دن نیلی آنکھوں کے ساتھ اکھٹا کریں گے۔(طٰہٰ۔۱۰۲)

حضرت عزرائیل علیہ السلام: حضرت عزرائیل علیہ السلام کو ملک الموت بھی کہاجاتا ہے اور آپ کے ذمہ تمام ذی روح کی ارواح کو قبض کرنا ہے۔ ارشاد خداوندی!

جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچتی ہے تو اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں۔(انعام۔۶۱)

جب یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے اور کہیں گے کے جلدی اپنی روحوں کو نکالو۔(انعام۔۹۳)

کثیر الانتخابی سوالات: MCQs

درست جوابات ( ) میں تحریر کئے گئے ہیں۔

۱۔ قبر میں سوال و جواب کرنے والے فرشتوں کی تعداد ہو گی۔

(دو) چار تین پانچ

۲۔ قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کے نام ہیں۔

(منکر نکیر) کراماً کاتبین کاملین مقربین

۳۔ سب سے مقرب فرشتے کا نام لکھئے۔

(حضرت جبرائیلؑ) حضرت میکائیلؑ حضرت اسرافیلؑ حضرت عزرائیلؑ

۴۔انبیاء کرام کے پاس وحی لانے والے فرشتے کا نام بتائیے۔

حضرت اسرافیلؑ (حضرت جبرائیلؑ) حضرت عزرائیلؑ حضرت میکائیلؑ

۵۔حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد کیا کام تھا؟

روح قبض کرنا (بارش برسانا) وحی پہنچانا صور پھونکنا

۶۔حضرت اسرافیل علیہ السلام کے سپرد کیا کام ہے؟

(صور پھونکنا) بارش برسانا وحی پہنچانا روح قبض کرنا

۷۔حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سپرد کیا کام ہے؟

(روح قبض کرنا) بارش برسانا صور پھونکنا وحی پہنچانا

۸۔روح الامین کن کو کہلاجاتا ہے؟

حضرت عزرائیلؑ (حضرت جبرائیلؑ) حضرت اسرافیلؑ حضرت میکائیلؑ

۹۔ملک الموت کس فرشتے کو کہتے ہیں؟

(حضرت عزرائیلؑ) حضرت اسرافیلؑ حضرت جبرائیلؑ حضرت میکائیلؑ

۱۰۔فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں۔

خاکی ناری (نوری) آبی

۱۱۔اللہ نے جنات کو پیدا کیا ہے۔

خاک نور (نار) آب

۱۔ملائکہ کی تخلیق کس چیز سے کی گئی ہے؟

الف) نور سے۔

ب) نار سے۔

ج) خاک سے۔

د) باد سے۔

۲۔فرشتے کیا پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے احکامات لے کر انبیاء پر نازل ہوتے ہیں؟

الف) لوح محفوظ۔

ب) قرآن۔

ج) تورات۔

د) آسمانی کتاب

۳۔فرشتوں کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے مختلف کام دیئے ہیں۔درج ذیل میں سے کون سا کام حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمہ ہے؟

الف) وحی لانا۔

ب) روح قبض کرنا۔

ج) بارش اور ہواؤں کو چلانا

د)　　صور پھونکنا۔

۴۔ قرآن کریم کے مطابق فرشتے درج ذیل تمام فرائض انجام دیتے ہیں سوائے اس کے، کہ وہ

الف)　　اللہ تعالیٰ کی رضا سے غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔

ب)　　اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات بجالاتے ہیں۔

ج)　　اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔

د)　　اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قرار کرتے ہیں۔

۵۔ قیامت کے دن صور پھونکنے کی ذمہ داری کس فرشتے کو سونپی گئی ہے ؟

الف)　　حضرت جبرائیل علیہ السلام۔

ب)　　حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

ج)　　حضرت اسرافیل علیہ السلام۔

د)　　حضرت میکائیل علیہ السلام۔

۶۔ فرشتوں کے وجود کو ماننا اس لئے ضروری ہے کیونکہ یہ شامل ہے دین کے

الف)　　ارکان میں۔

ب)　　اصولوں میں۔

ج)　　فروعات میں۔

د)　　عقائد میں۔

۷۔ بارش برسانا۔

رزق کی فراہمی۔

اللہ تعالیٰ کا پیغام لانا۔

دیئے گئے فرائض کن دو فرشتوں سے متعلق ہیں؟

الف)　　حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام۔

ب)　　حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

ج)　　حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

د)　　حضرت عزرائیل علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام۔

آسمانی یا الہامی کتابیں:

3.4.1۔ آسمانی کتابوں کے نام اور جن انبیاء علیہ السلام پر یہ کتابیں نازل ہوئیں ان کے نام تحریر کیجئے۔(ERQ)۔

Q.Name the Revealed Books and list the names of the Prophets on whom these books were revealed.

جواب۔ قرآن کریم میں الہامی کتب کو تین ناموں سے پکارا گیا ہے۔ا۔صحیفہ۔۲۔زبور۔۳۔ کتاب۔ آسمانی کتب پر ایمان لانا اس لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کے احکامات اور فرامین کا مجموعہ ہیں جن پر عمل کر کے انسان فلاح حاصل کر سکتا ہے۔درج ذیل چار الہامی کتابیں ا۔ تورات ۲۔ زبور ۳۔ انجیل۔ ۴۔قرآن کریم نازل کی گئیں۔

ا۔ تورات: تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، تورات کو بائبل، عہد نامہ عتیق، عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید بھی کہا جاتا ہے۔ارشاد خداوندی!

ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور نور ہے۔(المائدہ۔۵)

۲۔ زبور: زبور حضرت داؤد پر نازل کی گئی، جس میں دعائیں اور مناجاتیں ہیں۔ارشاد خداوندی!ہم نے داؤد کو زبور دی۔(النساء۔۴)

۳۔انجیل: انجیل حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی،ارشاد خداوندی!(عیسیٰ) کو انجیل عطا کی۔(المائدہ۔۵)

۴۔ قرآن کریم: قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب ہے،جو رسول اللہ ﷺ پر ۲۳ برسوں میں آہستہ آہستہ نازل ہوئی۔قرآن حق و باطل میں فرق کرتی ہے۔

قرآن کی تعلیمات پر عمل کر کے انسان اپنی دنیا اور آخرت کو کامیاب بنا سکتا ہے۔ارشاد خداوندی!یہ قرآن سراسر ہدایت ہے۔(الجاثیہ۔۱۱)

3.4.2۔ آسمانی کتابوں کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں بیان کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Explain the importance of the Revealed Books in the light of the Quran.

جواب۔ تمام سابقہ کتابیں اللہ کا کلام ہیں،جن کو اللہ نے اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے اتارا لیکن وہ کتابیں اب اپنی اصل شکل میں موجود نہیں ہیں اور لوگوں نے انھیں بدل دیا لیکن وہ اللہ کا کلام ہیں اور قرآن کریم میں اللہ نے واضح انداز سے یہ بتایا کہ وہ اللہ کتابیں اللہ کی جانب سے ہدایت اور نور ہیں۔ارشادات خداوندی ہیں!

یہ کتاب حق ہے اور تصدیق کرتی ہے پچھلی کتابوں کی۔(فاطر ۳۱-۳۲)

ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور نور ہے۔(المائدہ۔۵)

ہم نے داؤد کو زبور دی۔(النساء۔۴)

(عیسیٰ) کو انجیل عطا کی۔(المائدہ۔۵)

یقیناً ہم نے قرآن کریم کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔(الحجر۔۹)

3.4.3۔ قرآن مجید سابقہ الہامی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے وضاحت کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Explain in which sense the Quran testifies the past Revealed Books.

جواب۔تمام پیغمبروں کو اللہ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بھیجا اور انھیں الہامی کتب اور صحائف بھی دیے۔ارشاد خداوندی!

پچھلے رسولوں کو ہم نے روشن نشانیاں اور کتابیں دے کر بھیجا ہے۔(نمل۔۳۰)

ہر امت کے لئے ایک رسول ہے،پھر جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آجاتا ہے تو اس کا فیصلہ پورے انصاف کے ساتھ کر دیا جاتا ہے۔(یونس ۴۷)

قرآن کو ہم نے نازل کیا جو بڑی خیر و برکت والی ہے اور اس کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے آئی۔(انعام۔۹۲)

یہ کتاب حق ہے اور تصدیق کرتی ہے پچھلی کتابوں کی۔(فاطر ۳۱-۳۲)

3.4.4۔ قرآن مجید کے حوالے سے گزشتہ الہامی کتابوں کی چند مشترکہ اخلاقی تعلیمات کا جائزہ لے سکیں۔(ERQ)۔

Q. Give an overview of some common ethical values of the past revealed books as mentioned in the Quran.

جواب۔ قرآن کریم اور گزشتہ الہامی کتب میں چند مشترکہ اخلاقی قدار یہیں جو درج ذیل ہیں۔

تمام آسمانی کتابوں میں توحید، رسالے، آخرت، فرشتوں پر ایمان، آسمانی کتابوں پر ایمان، تقدیر پر ایمان، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان اور عبادات کے طریقے فرض کئے گئے ہیں

تمام کتب میں بنی نوع انسانیت کو ایک اللہ کی عبادت کا درس دیا گیا ہے۔

نیکی، سچائی، والدین کی اطاعت، رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی، یتیموں، مساکین کے ساتھ حسن سلوک، غلاموں اور مسافروں کے ساتھ ہمدردی، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک، ایمانداری، ایثار، قربانی، وفاداری، اخوت، محبت اور اللہ کی مخلوقات کے ساتھ ہمدردی کا حکم دیا گیا ہے۔

برائی اور گناہ سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔

علم کو حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

رزق حلال کو کمانا اور نیکی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

قتل، غارت گری، والدین کی نافرمانی، زنا، سود، اولاد کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا وغیرہ ارشاد خداوندی!

صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ، اپنے والدین، قرابت داروں، یتیم، مساکین، پڑوسی، اجنبی پڑوسیوں، دوست احباب، مسافر اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔(النساء ۳۶)۔

3.4.5۔ قرآن مجید کی دیگر الہامی کتابوں پر فضیلت (حفاظت، اعجاز) کے دلائل سے سکیں۔۔

جواب۔ قرآن کریم کو دیگر آسمانی کتابوں پر کئی وجوہات کی بناء پر فضیلت حاصل ہے۔

ا۔ قرآن قیامت تک آنے والے ہر انسان کے لئے ہے، جبکہ گزشتہ آسمانی کتابیں کسی خاص قوم پر بھیجی گئیں۔

۲۔ قرآن کی تعلیمات میں جامعیت اور عالمگیریت ہے۔

۳۔ قرآن کریم میں دنیا کے تمام مسائل جو قیامت تک پیدا ہوں گے ان سب کا حل موجود ہے۔

۴۔ قرآن کریم کی قیامت تک حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے خود اٹھائی ہے جبکہ گزشتہ آسمانی کتابیں اپنی اصل شکل میں موجود نہیں۔

اسی حوالے سے ارشاد خداوندی ہے!

ہم نے یہ ذکر (قرآن کریم) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔(الحجر۔۹)

۵۔ یہ بھی اعجاز قرآن ہے کے، اس کی ہر آیت ہر دور اور ہر انسان کے لئے ہے، جن کو پڑھنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کے اللہ تعالیٰ ہم سے ہی مخاطب ہیں۔

۶۔ قرآن کی ہر آیت Up to date ہے اس کا کوئی حرف اور آیت Out of date نہیں ہے۔

کثیر انتخابی سوالات:MCQS

ا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام پر بالترتیب جو آسمانی کتب نازل ہوئیں وہ ہیں

الف) تورات، انجیل۔

ب) زبور، انجیل۔

ج) قرآن، زبور۔

د) تورات، زبور۔

۲۔ تمام الہامی کتب کی تعلیمات میں درج ذیل میں سے کون سی چیز مشترک ہے؟

الف) دین میں بھائی چارہ۔

ج) دین کا طریقہ عبادات۔
د) دین کے تفصیلی احکامات۔

۳۔ الہامی کتب کی مشترکہ تعلیمات کیا ہیں؟
الف تشریعی امور اور عبادات۔
ب) اصول دین اور اخلاقیات۔
ج) تشریعی امور اور اخلاقیات۔
د) اصول دین اور تشریعی امور۔

آخرت پر ایمان:

3.5.1۔ آخرت کے لغوی و اصطلاحی معنی تحریر کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Give the Literal and terminological meaning of the word "Akhirah".

جواب۔ آخرت، عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنی ہیں بعد میں ہونے والی یا آخری چیز۔ دنیا کے معنی قریب کی چیز کے ہیں۔
شریعت کی اصطلاح میں آخرت سے مراد دنیا کا آخری دن یعنی روز قیامت، کیونکہ دنیا کی ہر شے فانی ہے اور ایک دن ایسا آئے گا جب ہر شے فنا ہو جائے گی اسی طرح سے انسان بھی فنا اور ختم ہو جائے گا۔ مسلمان عقیدہ آخرت پر ایمان رکھتا ہے جو ضروری ہے۔ارشاد خداوندی: متقی ہیں وہ لوگ جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔(البقرہ۔۴)

3.5.2۔ دنیا اور آخرت کے مابین فرق بیان کر سکیں۔(ERQ)۔

(- -2016-2019-)

Q. Describe the diffrence between 'Dunia and Akhirah'.

جواب۔

دنیا قریب کی چیز ہے۔	آخرت بعد کی اور دور کی چیز ہے۔
دنیا امتحان کی جگہ ہے۔	آخرت جزا یا سزا کی جگہ ہے۔
دنیا کی زندگی عارضی ہے۔	آخرت کی زندگی ہمیشہ ہمیشہ کی ہے
دنیا کی نعمتیں ختم ہو جانے والی ہیں۔	آخرت کی نعمتیں کبھی ختم نہ ہوں گی
دنیا میں انسان اچھے یا برے اعمال کرتا ہے۔	آخرت میں ان اچھے یا برے اعمال کے بدلے میں جنت یا جہنم ہو گی۔

3.5.3۔ قرآن کریم و احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں تصور آخرت (قیامت،بعث بعد الموت،جزا و سزا) کو بیان کر سکیں۔.(ERQ)

(- -2019.)

Q. Explain the concept of Akhirat in the light of Quran and Hadith.

جواب۔ قرآن کریم میں جا بجا عقیدہ آخرت کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ انسان اس دنیا کی گہما گہمی میں دنیا میں آنے کے مقصد کو نہ بھول جائے۔

قرآنی آیات:

اس دن سے ڈرو جس دن تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(البقرہ۔۲۸۱)

قیامت تم پر اچانک ہی آئے گی۔(اعراف۔۱۸۷)

اللہ کی گرفت بہت مضبوط ہے اور اس کا عذاب بہت سخت ہے۔(النساء۔۸۴)

احادیث نبوی ﷺ:

۱۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

۲۔جہنم کی آگ سے زیادہ کوئی شے خطرناک نہیں۔

۳۔جو لوگ جنت میں جائیں گے وہ وہاں ہمیشہ خوش رہیں گے۔

۴۔جنت دکھ اور مصائب میں گھری ہوئی ہے۔

۵۔جہنم خواہش نفس میں گھری ہوئی ہے۔

۶۔جب کوئی شخص انتقال کر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے اس کا نیک عمل، اس کا نفع بخش علم اور صالح اولاد۔(مسلم)

3.4.4۔عقیدہ آخرت کو عقلی دلائل (قرآن حدیث سائنس اور فطرت کی روشنی) سے ثابت کر سکیں۔

جواب۔**عقیدہ آخرت پر عقلی، سائنسی اور فطری دلائل:** دنیا کے بڑے بڑے سائنسدانوں کا یہ ماننا ہے کہ دنیا کی ہر شے بہت تیزی سے اپنے انجام کی طرف گامزن ہے اور ایک دن یہ دنیا اور اس میں موجود ہر شے فنا ہو جائے گی، جس میں چاند، سورج، ستارے اور کل اشیاء کائنات شامل ہیں، لیکن قرآن کریم اور تمام آسمانی کتابوں میں عقیدہ آخرت کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اور عقیدہ آخرت پر ایمان لانا مسلمانوں کے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔

انسان اس دنیا میں عارضی طور پر بھیجا گیا ہے تاکہ دنیا میں اچھے اعمال کر کے اپنے آخری ٹھکانے پر کامیابی سے ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کو بہترین طریقے سے بسر کرے۔

انسان دنیا میں جو بھی اچھے یا برے اعمال کرتا ہے اس کی جزا یا سزا اسے قیامت کے دن **مل کر رہے گی، اسی لئے** دنیا کو آخرت کی کھیتی کہا گیا ہے کیونکہ رائی کے دانے کے برابر اعمال کو بھی ترازو میں تولا جائے گا اور اس شخص کو اس کی جزا یا سزا دی جائے گی۔

قرآنی دلائل:

ارشادات خداوندی!

قیامت تم پر اچانک ہی آئے گی۔(اعراف۔۱۸۷)

میں تمام (کافر) جنات اور انسانوں سے ضرور جہنم کو بھر دوں گا۔(ہود۔۱۹۔السجدہ۔۱۳)

اللہ تعالیٰ کسی پر رائی کے دانے کے ایک ذرہ کے برابر بھی ظلم نہیں کرے گا۔(النساء۔۴۰)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کئے تو بے شک ہم ان کے نیک اعمال کے اجر کو ضائع نہیں کریں گے۔(الکہف۔۳۰)

احادیث ﷺ سے دلائل:

۱۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

۲۔جہنم کی آگ سے زیادہ کوئی شے خطرناک نہیں۔

۳۔جو لوگ جنت میں جائیں گے وہ وہاں ہمیشہ خوش رہیں گے۔

۴۔جنت دکھ اور مصائب میں گھری ہوئی ہے۔

۵۔جہنم خواہش نفس میں گھری ہوئی ہے۔

۶۔جب کوئی شخص انتقال کر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے اس کا نیک عمل، اس کا نفع بخش علم اور صالح اولاد۔(مسلم)

3.5.5۔عقیدہ آخرت پر پختہ یقین کے نتیجے میں انفرادی و اجتماعی زندگی میں پڑنے والے اثرات (تزکیہ نفس، نیکی سے رغبت اور بدی سے نفرت، دائمی زندگی کی تیاری، شجاعت و بہادری، صبر و تحمل، راہ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ اور احساس ذمہ داری) کا جائزہ لے سکیں۔ (CRQ)

سوال۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسانی زندگی پر پڑنے والے 6 نکات بیان کیجئے۔
(--2024)

Q. Give examples of impact of belief in the Hereafter and how it can help in eradicating evils at individual and societal levels.

جواب۔ انسان میں جب یہ یقین ہو کے اسے ایک دن دنیا سے جانا ہے تو انسان اسلام کی حدود میں رہنے کی کوشش کرتا ہے، کیونکہ وہ جانتا کے اس کے ہر عمل سے متعلق بازپرس کی جائے گی لیکن اگر یہ عقیدہ معاشرے میں کمزور پڑ جائے تو معاشرہ طرح طرح کی برائی کی آماجگاہ بن جاتا ہے، ظلم وستم، ناانصافی، دھوکہ، جھوٹ سرکشی، نفرت عداوت، قتل وغارت گری وغیرہ پھلنے پھولنے لگتی ہے چنانچہ عقیدہ آخرت کے عقیدے کی مضبوطی سے افراد کی کردار سازی ہوتی ہے اور اس میں درج یل خصوصیات پیدا ہوتی ہیں۔
وہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

۱۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے مسلمان اپنے نفس کے تزکیہ کی جانب متوجہ رہتا ہے۔
۲۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے مسلمان نیکیوں کی جانب تیزی سے بڑھتا ہے اور برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔
۳۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے مسلمان جنت کی ابدی زندگی کے لئے دنیا میں کوشش عبادات اور تیاری کرتا ہے۔
۴۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے مسلمان نہایت بہادری اور شجاعت سے برائیوں اور باطل قوتوں کا مقابلہ کرتا ہے۔
۵۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے مسلمان صبر و تحمل سیکھتا ہے و اضی بار ضا ہنے کی کوشش کرتا ہے۔
۶۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان اپنے مال کو راہ خدا میں خرچ کرتا ہے کیونکہ اللہ کو یہ پسند ہے کے انسان اللہ کے دئے ہوئے مال میں سے ضرورت مندوں پر خرچ کرے۔
۷۔ عقیدہ آخرت کو ماننے والے مسلمان میں احساس ذمہ داری ہوتی ہے اور وہ نہایت استقامت سے عبادات، نیکیاں اور حقوق و فرائض کی ادائیگی کرتا ہے۔
۸۔ فرد اور معاشرے میں بے حیائی اور بدکاری سے بچنے کی ترغیب موجود ہوتی ہے۔
۹۔ افراد کے دلوں میں دنیا کی محبت کم ہو جاتی ہے جبکہ آخرت کا ڈر اور اس کی تیاری ان کے پیش نظر رہتی ہے۔
۱۰۔ افراد کا تعلق اپنے رب سے مضبوط ہوتا ہے۔ اور ان کے دل میں خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔
۱۱۔ افراد کا توکل اللہ پر بڑھتا ہے جبکہ ان کا بھروسہ دنیا اور اہل دنیا پر سے کم ہو جاتا ہے۔
۱۲۔ افراد اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ توبہ اور استغفار کی کثرت کرتے ہیں۔
۱۳۔ افراد اللہ کی مخلوق سے پیار اور ہمدردی کرتے ہیں اور ان کے کام آنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔
۱۴۔ افراد اللہ کے بتائے ہوئے قاعدے قوانین کی پاسداری کرتے ہے اور ہر برے کام سے رکتے ہیں۔
۱۵۔ افراد میں صبر و شکر کے جذبات بڑھتے ہیں اور وہ اللہ کی نعمتوں پر اللہ کے شکر گزار ہوتے ہیں جبکہ تکالیف پر صبر کرتے ہوئے اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں۔
۱۶۔ افراد ہر حال میں راضی بہ رضا رہتے ہیں اور اللہ ان کو جس حال میں رکھتا ہے وہ اس حال میں خوش اور مطمئن رہتے ہیں۔
۱۷۔ اس عقیدے کی وجہ سے معاشرتی سطح پر خدمت خلق اور مخلوق خدا کے ساتھ محبت اور ان کی خدمت کے شعور کو اجاگر کیا جاتا ہے۔
۱۸۔ افراد اجتماعی سطح پر کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔
۱۹۔ جس معاشرے میں عقیدہ آخرت مضبوط بنیادوں پر استوار ہوتا ہے وہاں گناہ اور جرائم کی شرح کم ہوتی ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات: MCQs

درست جوابات ( ) میں تحریر کئے گئے ہیں۔

۱۔اس کتاب کا نام بتائے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔

(تورات) انجیل زبور قرآن کریم

۲۔قرآن کریم کی کتنی سورتیں لفظ قل سے شروع ہوتی ہیں۔

۴ (۵) ۳ ۶

۳۔سب سے آخری الہامی کتاب کون سی نازل ہوئی۔

(قرآن کریم) تورات انجیل زبور

۴۔قرآن کریم کس زبان میں نازل ہوا۔

(عربی) سریانی عبرانی فارسی

۵۔پہلی وحی جس غار میں نازل ہوئی اس غار کا نام ہے۔

غار ثور (غار حرا) غار طائف غار نور

۶۔حضرت ابو بکر صدیقؓ نے تدوین قرآن کا کام جن صحابی کے سپرد کیا تھا ان کا نام تھا۔

حضرت زید بن حارثؓ (حضرت زید بن ثابتؓ) حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابن مسعودؓ

۷۔ان کو جامع القرآن کہتے ہیں۔

حضرت عمرؓ حضرت ابو بکرؓ (حضرت عثمان غنیؓ) حضرت علیؓ

۸۔اس جنگ میں سو حفاظ و قراء شہید ہوئے۔

(یمامہ) بدر احزاب یرموک

۹۔قرآن مجید مین آیات قرانیہ سے ماخوذ آیات کی تعداد ہے۔

۴۴ (۵۵) ۶۶ ۳۳

۱۰۔تورات ان پر نازل ہوئی۔

حضرت داؤد علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام (حضرت موسیٰ علیہ السلام) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۔انجیل ان پر نازل ہوئی۔

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۔زبور ان پر نازل ہوئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام (حضرت داؤد علیہ السلام) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔عقیدہ آخرت کی پختگی ہمیں جرائم سے دور رکھ سکتی ہے اس کی اہم وجہ کیا ہے؟

الف) فشار قبر۔

ب) انبیاء سے محبت۔

ج) احساس ندامت۔

د) **احساس جواب دہی۔**

۲۔ لفظ آخرت کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

الف)　انسان کے ہر عمل کی انتہاء ہو جاتی ہے۔

ب)　انسان اللہ کے پاس جا کر نئی زندگی پاتا ہے۔

ج)　انسان کی روح اور جسم ایک ساتھ اٹھائے جاتے ہیں۔

د)　انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے فنا نہیں ہوتا۔

۳۔

پانی کا کنواں کھدوانا۔

تعلیمی اداروں کی تعمیر۔

اولاد کی اچھی پرورش۔

درج ذیل فلاحی کاموں کا کرنا انسان کے کس عقیدے کو مضبوط کرتا ہے؟

الف)　آخرت۔

ب)　رسالت۔

ج)　ملائکہ۔

د)　تقدیر۔

۴۔ آخرت پر ایمان کے نتیجے میں بندہ مومن کوئی قدم اٹھانے سے پہلے بار بار اس لئے سوچتا ہے، کیونکہ اس کے دل میں

الف)　احساس جواب دہی ہے۔

ب)　عاجزی و انکساری ہے۔

ج)　وسعت نظری ہے۔

د)　صبر و استقلال ہے۔

باب(۳): (ب):

عبادات:

3.6.1۔ لفظ صلوۃ کے لغوی و اصطلاحی معنی تحریر کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Give the literal and terminological meaning of the word Salat.

جواب۔ صلوۃ عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی دعا، رحمت، مغفرت، بزرگی اور پاکی بیان کرنے کے ہیں، نماز کے لئے قرآن میں لفظ صلوۃ آیا ہے۔
شریعت کی اصطلاح میں صلوۃ سے مراد وہ طریقہ عبادت ہے جو اللہ تعالی سے قرب حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے، صلوۃ معراج کے موقع پر فرض کی گئی، جس کی تعداد ۵۰ تھی لیکن وہ کم ہو کر پانچ رہ گئی یعنی فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء ان فرض نمازوں کے علاوہ بھی مسلمان کئی نمازیں ادا کرتے ہیں جس میں شامل چاشت، اشراق، اوابین، تہجد گزاری، شب بیداری، نماز استغفار، نماز کسوف، نماز خسوف، نماز استسقاء، نماز شکرانہ اور خوف کے وقت بھی نماز ادا کی جاتی ہے اگرچہ صلوۃ کا اصل مقصد اللہ کا قرب اور اس کی دوستی و محبت

کاحصول ہے تاکہ اللہ کی معرفت حاصل کی جاسکے۔

3.6.2۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں نماز کی اہمیت بیان کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Explain the importance of performing Salat through the Quran and Hadiths.

جواب۔ قرآن کریم کی روشنی میں نماز کی اہمیت:

نماز قائم کرو۔(البقرہ۔۴۳)

اے ایمان والو!صبر اور صلوۃ سے مدد لیا کرو۔(البقرہ۔۱۵۳)

جب تم صلوۃ کو ادا کر چکو تو کھڑے،بیٹھے اور لیٹے(ہر حالت)میں اللہ کو خوب یاد کیا کرو۔(النساء۔۱۰۳)

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں نماز کی اہمیت:

نماز دین کا ستون نماز ہے۔(مسلم)

نماز ایمان اور کفر کے درمیان فرق کرتی ہے۔(ترمذی)

نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔(نسائی)

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کو ۲۷ گنا زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے۔(ابن ماجہ)

دور سے چل کر آنے اور نماز کی ادائےگی میں ہر قدم پر اللہ کی طرف سے اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔(ابن ماجہ)

3.6.3۔ دیگر عبادات پر نماز کی اہمیت واضح کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Explain the importance of Salat over other Ibadats.

جواب۔ دیگر عبادات مثلاً روزہ،زکوۃ اور حج تو سال میں یا زندگی میں ایک بار ادا کی جاتی ہے،جیسے رمضان کے روزے سال میں ایک ماہ کے لئے ادا کرنے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے صاحب نصاب پر زکوۃ سال میں ایک بار فرض ہے جبکہ اگر کوئی صاحب حیثیت ہے تو وہ اپنی زندگی میں ایک حج کرے گا لیکن صلوۃ تمام مسلمان مرد و عورت (چاہے وہ امیر ہوں یا غریب۔ صحت مند ہوں یا بیمار) پر وقت کی پابندی کے ساتھ دن میں پانچ مرتبہ فرض کی گئی۔ارشاد خداوندی!

بے شک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات پر فرض کی گئی ہے۔(النساء۔۱۰۳)

نماز اپنی اہمیت کے اعتبار سے اس قدر اہم ہے کے دن میں پانچ بار اللہ کے حضور حاضری کا شرف انسان کو حاصل ہوتا ہے۔

3.6.4۔ نماز برائی و بے حیائی سے روکتی ہے دلائل دے سکیں۔(خوبیاں بیان کیجئے)۔

(2015- -2019- -)

جواب۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو برائی و بے حیائی سے روکتی ہے، کیونکہ نماز انسان کے اندر ایسی طرز فکر پیدا کرتی ہے کے انسان کو گناہوں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے دوسری جانب نمازی کیونکہ پاک صاف باوضو رہتا ہے لہٰذا شیاطین کا زور پاک صاف بندوں پر کم ہو جاتا ہے بسا اوقات پاکی اور طہارت کی وجہ سے اللہ کے نیک بندے شیاطین کے شر سے محفوظ اور مامون بھی ہو جاتے ہیں کیونکہ اسلام میں پاکی نصف ایمان ہے، نماز کی پابندی بتدریج انسان کے اندرون اور اس کے باطن کو مصفاء کرتی ہے چنانچہ یہ نماز کا مسلمانوں کو تحفہ ہے کے وہ ان کے گناہوں کو دور کر کے انھیں پاک کرتی ہے۔اور مسلمانوں کو نیکی و اچھائی کے کاموں میں لگاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ایک نماز سے دوسری نماز کے دوران جو گناہ انسان سے سرزد ہوتے ہیں وہ نماز قائم کرتے کے ساتھ ہی معاف ہو جاتے ہیں۔(حدیث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دن میں نماز کے لئے کئے گئے وضو سے انسان گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے، بالکل ایسے ہی جیسے کسی انسان کے گھر کے پاس دریا ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار غسل کرے۔(حدیث)

3.6.5۔ انفرادی و اجتماعی زندگی پر پڑنے والے نماز کے اثرات کا جائزہ لے سکیں (روحانی، جسمانی فوائد)۔ (ERQ)۔
(- -2017-)

Q. Give an overview of the impact of congregational prayer on individual and collective life.

جواب۔ انفرادی و اجتماعی زندگی پر صلوۃ کے اثرات:

۱۔ صلوۃ کے ذریعے نمازی وقت کی پابندی کرتا ہے۔
۲۔ وہ پاک وصاف رہتا ہے اور اپنے جسم اور لباس کی صفائی کا ہر ممکن خیال رکھتا ہے۔
۳۔ نماز سے انسان میں ضبط نفس پیدا ہوتا ہے۔
۴۔ قیام، رکوع و سجدہ کرنے سے ایک اچھی جسمانی ورزش ہوتی، جس سے دوران خون پورے جسم تک پہنچتا ہے۔
۵۔ صلوۃ قائم کرنے والا شخص کئی کبیرہ صغیرہ گناہوں سے اپنے آپ کو بچاتا ہے مثلاً وہ جھوٹ، چغلی، وعدہ خلافی، دھوکہ، سستی، کاہلی و روقت کو ضائع کرنے سے گریز کرتا ہے۔
۶۔ صلوۃ انسان کو بے حیائی و ربرائی سے روکتی ہے۔
۷۔ صلوۃ قائم کرنے والے کی جسمانی ورروحانی صحت قابل رشک ہوتی ہے۔
۸۔ صلوۃ قائم کرنے سے فرد میں احساس ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔
۹۔ صلوۃ کے اجتماعی زندگی پر بھی کئی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔
۱۰۔ نمازی جب باجماعت نماز کا اہتمام کرتے ہیں تو وہ وقت کی پابندی کا بہت خیال رکھتے ہیں۔
۱۱۔ سماجی تعلقات استوار ہوتے ہیں اور نمازی ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔
۱۲۔ صلوۃ کی وجہ سے انسان میں جذبہ ہمدردی، ایثار، اور صبر و تحمل پیدا ہوتا ہے۔
۱۳۔ صلوۃ کی وجہ سے مسلمان سماجی سطح پر وہ برائیوں سے رکتا ہے۔
۱۴۔ صلوۃ کی وجہ سے مسلمان عدل واحسان، طہارت وپاکیزگی کا اہتمام کرتا ہے، جس کی وجہ سے معاشرے میں ایک پاکیزہ فضاء قائم ہوتی ہے۔
۱۵۔ باجماعت نماز سے سماج میں اتحاد و اتفاق قائم ہوتا ہے۔ اور ایک مثبت پیغام مسلمانوں کی جانب سے دنیا کو دیا جاتا ہے۔
۱۶۔ باجماعت نماز سے مسلمانوں کی جمعیت، مضبوطی اور باہمی اتفاق واتحاد کا پیغام اسلام دشمنوں کو جاتا ہے جس کی وجہ سے دشمنوں پر مسلمانوں کا ایک رعب ودبدبہ بھی قائم ہوتا ہے۔ الغرض باجماعت صلوۃ کی ادائیگی سے انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر کئی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔۔

3.6.6۔ باجماعت نماز کی اہمیت کی وضاحت کیجئے۔

جواب۔ باجماعت نماز کی اہمیت:

باجماعت نماز سے مسلمانوں کی جمعیت، مضبوطی اور باہمی اتفاق واتحاد کا پیغام اسلام دشمنوں کو جاتا ہے جس کی وجہ سے دشمنوں پر مسلمانوں کا ایک رعب ودبدبہ بھی قائم ہوتا ہے۔

باجماعت نماز سے سماج میں اتحاد او راتفاق قائم ہوتا ہے، اور ایک مثبت پیغام مسلمانوں کی جانب سے دنیا میں دیا جاتا ہے۔

باجماعت نماز کی وجہ سے صحت مند سماجی تعلقات استوار ہوتے ہیں۔

سماجی سطح پر باجماعت نماز سے مسلمان وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھتا ہے کیونکہ مساجد میں جماعت کا وقت مقرر ہوتا ہے، تو تمام نمازی بھی اسی وقت کے پابند ہوتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کو ۲۷ گنا زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے۔ (ابن ماجہ)

دور سے چل کر آنے اور نماز کی ادائیگی میں ہر قدم پر اللہ کی طرف سے اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

الغرض باجماعت صلوۃ کی ادائیگی سے مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر کئی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

کثیرالانتخابی سوالات: MCQs

درست جوابات ( )میں تحریر کئے گئے ہیں۔

۱۔اسلام کی عمارت ستونوں پر قائم ہے۔

۴ (۵) ۶ ۷

۲۔عبادت میں سب سے پہلے فرض کی گئی۔

(نماز) روزہ حج زکوۃ

۳۔قیامت کے دن سب سے پہلے حساب ہو گا۔

حج (نماز) زکوۃ قربانی

۴۔نمازاسلام کا رکن ہے۔

(دوسرا) چوتھا پہلا تیسرا

۵۔کون سا رکن اسلام زمین کے بجائے آسمان پر فرض ہوا۔

روزہ حج زکوۃ (نماز)

۶۔نماز کس موقع پر فرض ہوئی۔

شب براءت شب قدر (شب معراج) ہجرت مدینہ

۷۔ نماز کب فرض ہوئی۔

۱۰ھ (۱۱ھ) ۱۲ھ ۸ھ

۸۔اسلام کے کس رکن کو مومن کی معراج کہلاجاتاہے۔

زکوۃ جہاد روزہ (نماز)

۹۔نماز وتر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

سنت (واجب) فرض مستحب

۱۰۔دعائے قنوت کس نماز میں پڑھی جاتی ہے۔

فجر ظہر (عشاء) مغرب

۱۱۔اسلام کی پہلی مسجد کانام ہے۔

مسجدالحرام (مسجد قبا) مسجد قبلتین مسجد نبوی

۱۲۔منافقین نےمدینہ میں مسجد تعمیر کی۔

مسجد عصر مسجد قصر (مسجد ضرار) مسجد مسلم

۱۳۔سفرکے دوران پڑھی جانےوالی نماز کہلاتی ہے۔

صلوۃ تسبیح (نماز قصر) نماز حاجت نماز مسافرانہ

۱۴۔پانچوں نمازوں کی فرض رکعات کتنی ہیں۔

(۱۷) ۸ ۴ ۱۲

۱۵۔ نمازجنازہ ایک۔۔۔۔۔۔۔عبادت ہے۔

فرض عین واجب مستحب (فرض کفایہ)

۱۶۔نماز استسقاء کس غرض سے پڑھی جاتی

سورج گرھن کے وقت   سورج کی روشنی کے لئے   (بارش کے لئے)   چاند گرھن کے وقت

۱۷۔نماز خسوف پڑھی جاتی ہے۔

زلزلہ کے وقت   قحط کے وقت   (چاند گرھن کے وقت)   سورج گرھن کے وقت

۱۸۔اس نفلی نماز کا نام بتائے جو آدھی رات کے بعد فجر تک ادا کی جاتی ہے۔

اشراق   (تہجد)   چاشت   اوابین

۱۹۔کس رکن کو جنت کی کنجی کہا گیا ہے

حج   زکوۃ   روزہ   (نماز)

۲۰۔وضو کے کل کتنے فرائض ہیں۔

۲   (۴)   ۵   ۶

۲۱۔نماز با جماعت کا نا فرادی نماز کے مقابلے میں کتنا ثواب زیادہ ہے۔

۲۲ گنا   ۳۰ گنا   (۲۷ گنا)   ۴۰ گنا

۲۲۔نماز جنازہ کی کتنی تکبیریں ہوتی ہیں؟

(۴ تکبیریں)   ۳ تکبیریں   ۵ تکبیریں   ۲ تکبیریں

۲۳۔خانہ کعبہ میں ایک نماز کا ثواب کتنا ملتا ہے۔

(ایک لاکھ نمازوں کا   دو لاکھ نمازوں کا   تین لاکھ نمازوں کا   پچاس ہزار نمازوں کا

۲۴۔دنیا کی قدیم ترین مسجد کا نام بتائے۔

مسجد قبا   مسجد اقصیٰ   (مسجد الحرام)   مسجد فتح

۲۵۔خانہ کعبہ کے بعد دوسری قدیم ترین مسجد کون سی ہے۔

(مسجد اقصیٰ)   مسجد ضرار   مسجد قبا   مسجد قبلتین

۲۶۔سب سے بہترین ذکر الہی ہے۔

(نماز)   روزہ   حج   زکوۃ

۱۔قرب خداوندی کا سب سے موثر وسیلہ کون سی عبادت ہے؟

الف)   روزہ۔

ب)   جہاد۔

ج)   **نماز۔**

د)   زکوۃ۔

۲۔دیگر عبادات اسلامی کی طرح نماز با جماعت کی دائے گی میں درج ذیل میں سے کون سی خصوصیت نمایاں ہے؟

الف)   مالی عبادات۔

ب)   تفکر و تفہیم۔

ج)   **اتحاد بین المسلمین۔**

د)   رنگ و نسل کا امتیاز

۳۔اظہار بندگی کے ساتھ ساتھ عبادات کا اہم مقصد درج ذیل میں سے کون سا ہے ؟

الف) پابندی قانون۔

ب) تلاوت قرآن۔

ج) اصلاح کردار اور اخلاق۔

د) دینی علوم کا حصول۔

زکوۃ:

3.7.1۔ لفظ زکوۃ کے لغوی و اصطلاحی معانی تحریر کر سکیں۔(ERQ)

Q. Explain literal and terminological meaning of word zakat.

جواب۔ زکوۃ عربی زبان کا لفظ ہے جو 'زکی' سے ماخوذ ہے، زکی کے معنی پاک کرنا نشو نما پانا اور بڑھنے کے ہیں۔زکوۃ ایک مالی عبادت ہے جس کے معنی ہیں مال کو پاک کرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں زکوۃ اس مال کو کہتے ہیں جو صاحب نصاب پر فرض ہوتا ہے اور ایک سال کے گزرنے کے بعد 2.5% یعنی (ڈھائی فیصد) اس مال میں سے نکال کر غرباء یا ضرورت مندوں پر خرچ کیا جائے مثلاً ایک لاکھ روپیہ اگر ایک سال تک موجود رہیں تو سال کے آخر میں اس مال میں سے ڈھائی ہزار روپے نکال کر کسی ضرورت مند کو دے دیا جائے گا۔ زکوۃ سن ۲ھ میں فرض کی گئی، یہ ایک مالی عبادت ہے جس کی ادائیگی سال میں ایک دفعہ کی جاتی ہے۔

3.7.2۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں زکوۃ کی اہمیت واضح کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Highlight yhe importance and excellence of Zakat as mentioned in the Quran and Hadiths.

جواب۔قرآن کریم کی روشنی میں زکوۃ کی اہمیت:

جو لوگ اللہ کی خوشنودی کی خاطر زکوۃ دیتے ہیں، تو ایسے ہی لوگ اپنے مال کو دگنا کرنے والے ہیں۔(روم ۳۹)

مومنین نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔(التوبہ ۷۱)

نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو۔(المزمل۔۲۰)

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں زکوۃ کی اہمیت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مسلمان کے گھوڑے اور اس کے غلام کی زکوۃ نہیں ہے۔(بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! زکوۃ سے اپنے مال کی حفاظت کرو۔(المعجم الکبیر)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! فقیر کی ہتھیلی پر آنے سے پہلے صدقہ رحمن کے ہاتھ میں آتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں میں ہے۔۱۔اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ۲۔نماز قائم کرو۔۳۔زکوۃ ادا کرو۔۴۔بیت اللہ کا حج کرو۔۵۔اور رمضان کے روزے رکھو۔(بخاری۔مسلم)

3.7.3۔ زکوۃ کے نصاب (سونا چاندی اور عشر) کو بیان کر سکیں۔

The Stock on which Zakat is Obligatory:

جواب۔ **نصاب زکوۃ:**

سونا۔	ساڑھے سات تولہ سونا
چاندی۔	ساڑھے باون تولہ چاندی
پانچ اونٹ	بکری کا ایک بچہ
چالیس گائے یا بھینس۔	بکری کا ایک بچہ
چالیس ہزار۔	2.5%
معدنیات یا دفینے۔	20% زکوۃ بیت المال میں جمع کروائی جائے گی۔

عشر:

عشر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی دسواں حصہ ہے، کھیتوں کی پیداوار میں دسواں حصہ (عشر) ادا کیا جائے گا۔ زرعی پیداوار پر بھی زکوۃ فرض ہے جس کو عشر کہا جاتا ہے۔ ۳۰ من سے زائد غلے پر زکوۃ ادا کی جائے گی جبکہ نہری و بارانی زمینوں پر زکوۃ کی مقدار کا فرق ہے۔

3.7.4۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں زکوۃ کے مصارف پر بحث کر سکیں۔ (ERQ)۔

Q. Explain the Nisab and distribution of Zakat in the light of the Quran and Hadiths.

مصارف زکوۃ:

ارشاد خداوندی ہے

زکوۃ فقیروں کا حق ہے اور مسکینوں کا اور ان کا جو وصول (عاملین زکوۃ) کرنے والے ہیں اور نو مسلموں (مولفۃ القلوب) کی دل جوئی کے لئے اور قیدیوں (رقاب) کی گردنیں چھڑانے کے لئے اور مقروضوں (غارمین) کے لئے اور جو اللہ کی راہ میں جہاد (فی سبیل اللہ) کریں اور یہ مسافروں (ابن سبیل) کا حق ہے۔ (التوبہ۔ ۶۰)

۱۔ **فقراء:** **فقراء** معاشرے کا غریب طبقہ جن کے پاس بنیادی ضروریات بھی نہ ہوں ان پر زکوۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے۔

۲۔ **مساکین:** **مساکین** معاشرے کے وہ افراد جو کماتے تو ہیں لیکن ان کی آمدنی ان کے اخراجات سے کم ہو یعنی اخراجات بہت ہوں تاہم یہ لوگ اپنی خود داری اور سفید پوشی کا بھرم رکھتے ہوئے اپنے مسائل کسی کے ساتھ بیان بھی نہیں کرتے۔

۳۔ **عاملین زکوۃ:** **عاملین زکوۃ** زکوۃ کو جمع کرنے والے افراد ہیں یہ ذمہ داری حکومت وقت کی ہے کہ وہ زکوۃ کو جمع کرے چنانچہ اس مقصد کے لئے عاملین زکوۃ سارا سال لوگوں سے زکوۃ کی رقم وصول کرتے ہیں اگرچہ وہ زکوۃ کو جمع کرنے میں سارا سال اتنے مصروف رہتے ہیں اور وہ کوئی اور کام نہیں کر پاتے لہٰذا ان کی تنخواہیں زکوۃ کی رقم میں سے ادا کی جاسکتی ہے اور یہ رقم ان کے لئے حلال طیب ہے۔

۴۔ **مولفۃ القلوب:** **مولفۃ القلوب** سے مراد تالیف قلبی ہے یعنی جب کوئی غیر مسلم حلقہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اس کے خاندان اور برادری کی جانب سے اس کو شدید مذمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ اکثر اس کے خاندان والے اس کا سماجی اور معاشی بائیکاٹ بھی کر دیتے ہیں۔ تاہم ایسی صورت حال میں ایک نئے مسلمان شخص کی تالیف قلبی اور اس کی ضروریات کا خیال رکھنا اور اس کی جان و مال کی حفاظت کے لئے اسلامی ریاست خاطر خواہ انتظامات کرتی ہے جو کے زکوۃ کی رقم سے کئے جاسکتے ہیں۔

۵۔ **غلام یا بے گناہ قیدی:** **غلام یا قیدیوں** کی گردنوں کو چھڑانے یعنی (آزاد کروانے) کے لئے بھی زکوۃ کی رقم استعمال کی جاسکتی ہے اگر رقم زیادہ ہو تو کئی لوگ مل کر اپنی زکوۃ کو اکھٹا کر کے بھی اس شخص کی گردن کو چھڑا سکتے ہیں۔

۶۔ **مقروض:** **مقروض** چاہے وہ زندہ ہوں یا مر دہ دونوں صورتوں میں ان کی گردنوں پر سے قرض کے بوجھ کو زکوۃ کی رقم سے ختم یا ادا کیا جاسکتا ہے اسلامی ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کے وہ ایسے مقروض افراد کی معاونت کرے لیکن فی زمانہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر بھی یہ کیا جاسکتا ہے۔

انتظامات، بیمار کا علاج، یتیم اور لاوارث افراد کی خبر گیری کرنا وغیرہ اس میں شامل ہے۔

۸۔ مسافر: مسافر کو سفر میں اگر کوئی مشکل درپیش ہو مثلاً اس کے پیسے گم ہو گئے، چوری ہو گئے یا خرچ ہو گئے یا اس کو کسی اور قسم کی مالی مدد درکار ہے تو اس ضمن میں اس اجنبی مسافر کی مدد بیت المال سے زکوۃ کی رقم سے کی جا سکتی ہے تاہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر بھی اس مسافر کے سفری اخراجات زکوۃ کی رقم سے ادا کئے جا سکتے ہیں۔

3.7.5۔ زکوۃ ادا کرنے کے معاشی فوائد بیان کیجئے۔ (CRQ)۔

(- 2015- -)

Q.Discuss the Economic benefits of paying Zakat.

جواب۔ ۱۔ معاشرے سے غربت اور افلاس کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۲۔ معیشت کی مضبوطی۔

۳۔ ملک میں ترقیاتی کاموں کی زیادتی۔

۴۔ روزگار کے زیادہ مواقع کا پیدا ہونا، جس کی وجہ سے بے روزگاری کا خاتمہ ہو گا۔

۵۔ اسکول، کالجز، یونیورسٹیز اور شیلٹر ہومز کا قیام عمل میں آئے گا۔

۶۔ رفاہ عامہ کے زیادہ سے زیادہ کاموں کی انجام دہی۔

۷۔ لوگوں کا معیار زندگی بہتر ہو گا۔

۸۔ عوام کی بنیادی ضروریات روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور بہتر صحت کا حصول۔

3.7.6۔ عصر حاضر میں زکوۃ کے نفاذ اور اس کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔ (ERQ)۔

سوال۔ نفاذ زکوۃ کے حوالے سے پاکستان کی پالیسی کیا ہے۔ تین نکات بیان کیجئے۔

سوال۔ پاکستان کے موجودہ نظام زکوۃ کے تین مثبت اثرات بیان کیجئے۔

(--2023)

Q. Give an overview of impact of current system of paying Zakat in our country.

جواب۔

زکوۃ کی کلیکشن حکومت کی ذمہ داری ہے کیونکہ قرآن کریم میں زکوۃ کی وصولی کے لئے یہی بتایا گیا ہے کہ عاملین زکوۃ کے ذریعے سے حکومت زکوۃ کو جمع کرے جبکہ زکوۃ کو جمع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس مال پر ایک سال گزر چکا ہو تاہم بدقسمتی سے ہمارے یہاں زکوۃ کو جمع کرنے کے شرعی نظام کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے اور بغیر سوچے سمجھے رمضان کی پہلی تاریخ کو تمام بینکوں سے از خود زکوۃ کاٹ لی جاتی ہے، جو کے بیت المال میں جمع کر دی جاتی جبکہ قابل غور نکتہ یہ ہے!

جس مال میں سے زکوۃ کاٹی گئی ہے کیا اس پر ایک سال گزر چکا ہے؟ پھر کیا واقعی ضرورت مندوں میں اس کی منصفانہ تقسیم بھی ہو رہی ہے یا نہیں؟

لیکن نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کے ہمارے امراء بیت المال سے زکوۃ کی رقم سے حج و عمرے کرتے ہیں اور غریب مفلس، مسکین و فقراء در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں گرچہ حکومتی سطح پر زکوۃ کو جمع کرنے کے لئے ایک بہت بڑے عملے کی ضرورت ہے جو کہ لوگوں کے مال کا آڈٹ کرے و رسال گزر جانے کے بعد ان سے زکوۃ وصول کر کے بیت المال میں جمع کرے۔

پاکستان میں قائم نظام زکوۃ کی حکومتی پالیسی تو یہ ہے کے رمضان کی پہلی تاریخ کو بینک سے از خود زکوۃ کاٹ لی جاتی ہے۔

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے لہٰذا اس کی یہ پالیسی ہے کے تمام مسلمان زکوۃ کو ادا کریں۔

پاکستان کے عوام ذاتی حیثیت میں ضرورت مندوں کو خود زکوۃ دینا پسند کرتے ہیں

پاکستانی عوام دنیا بھر میں سب سے زیادہ خیرات، زکوۃ اور فلاحی کام کرتے ہیں۔

اگرچہ زکوۃ کا رمضان کے مہینے سے کوئی تعلق نہیں لیکن چونکہ رمضان کے مہینے میں تمام نیکیوں کا اجر و ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے اسی وجہ سے پاکستانی مسلمان ماہ رمضان میں دل کھول کر زکوۃ، خیرات اور عطیات ادا کرتے ہیں، تاکہ وہ اللہ کی خوشنودی کو حاصل کر سکیں اور اپنے ملک سے غربت اور بے روزگاری کو ختم کرنے میں کردار ادا کر سکیں۔

کثیرالانتخابی سوالات: MCQs

درست جوابات ( ) میں لکھے گئے ہیں۔

۱۔ منکرین زکوۃ کے خلاف کس نے جہاد کیا۔

حضرت عمر فاروق ؓ حضرت علی ؓ حضرت عثمان ؓ (حضرت ابو بکر ؓ)

۲۔ زکوۃ کے کتنے مصارف ہیں؟

۶ ۱۰ ۹ (۸)

۳۔ چاندی کا نصاب ہے۔

(ساڑھے باون تولہ) ساڑھے اکیاون تولہ ساڑھے ترپن تولہ ساڑھے چون تولہ

۴۔ سونے کا نصاب ہے۔

آٹھ تولہ سات تولہ (ساڑھے سات تولہ) ساڑھے پانچ تولہ

۵۔ زکوۃ وصول کرنے والوں کو قرآن کی اصطلاح میں کہتے ہیں۔

عالمین مساکین معلمین (عاملین)

۶۔ زکوۃ کس طرح کی عبادت ہے؟

روحانی مذہبی (مالی) جسمانی

۷۔ اسلامی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کس کو کہا جاتا ہے۔

جزیہ عشر (زکوۃ) ٹیکس

۸۔ زکوۃ کے احکامات مکمل طور پر کب فرض ہوئے۔

(۸ ہجری) ۹ ہجری ۱۰ ہجری ۱۱ ہجری

۹۔ لفظ زکوۃ قرآن کریم میں کتنی بار آیا ہے؟

(۳۲ بار) ۲۳ بار ۳۳ بار ۳۰ بار

۱۰۔ مسلمان کا مال کس رکن اسلام کے ذریعے پاک ہوتا ہے۔

(زکوۃ) نماز حج روزہ

۱۱۔ وہ غریب لوگ جو صاحب نصاب نہ ہوں کیا کہلاتے ہیں؟

مساکین (فقراء) ابن سبیل مقروض

۱۲۔ خمس کے کیا معنی ہیں؟

۵/۱ حصہ ۱۰/۱ حصہ ۶/۱ حصہ ۸/۱ حصہ

۱۳۔ زرعی پیداوار کی زکوۃ کا نام کیا ہے۔

(عشر) جزیہ فدیہ ٹیکس

(ایک سال) دو سال تین سال چار سال

۱۵۔وہ کون سا رکن اسلام ہے جو مالی قربانی مانگتا ہے۔

حج (زکوۃ) روزہ جہاد

۱۶۔زکوۃ کا سالانہ مقررہ نصاب ہے۔

ایک فیصد دو فیصد (ڈھائی فیصد) ڈیڑھ فیصد

۱۔نماز اگر جسمانی عبادت ہے تو زکوۃ عبادت ہے۔

الف) روحانی

ب) اخلاقی

ج) مالی

د) نفسانی

۲۔نظام زکوۃ کے ذریعے زکوۃ کے حق داروں کی معاشی حالت بہتر ہو سکتی ہے جبکہ امیر شخص اپنے مال میں سے ادا کرتا ہے صرف

الف) دو فیصد۔

ب) ڈھائی فیصد۔

ج) تین فیصد۔

د) ساڑھے تین فیصد۔

۳۔درج ذیل میں سے کون سا مصارف زکوۃ میں شامل نہیں ہے؟

الف) ان تنگ دستوں کی اعانت جن کے پاس کچھ نہ ہو۔

ب) غریبوں کے لئے حج کے تمام لوازمات کا خرچ۔

ج) زکوۃ کی وصولی پر متعین عملے کی تنخواہیں۔

د) ایسے لوگوں کے قرضوں کی ادائے گی جو نادار ہوں۔

۴۔زکوۃ کی ادائے گی سے کیا بہتر بنایا جا سکتا ہے؟

الف) معاشرتی نظام۔

ب) سیاسی نظام۔

ج) معاشی نظام۔

د) سماجی نظام۔

۵۔ **قرض دار** کے لئے درج ذیل مصارف زکوۃ میں سے کون سا مصرف ہے؟

الف) مولفۃ القلوب۔

ب) غارمین

ج) عاملین۔

د) رقاب۔

۶۔ عبداللہ کے پاس زرعی زمینیں ہیں، جن پر وہ فصلیں کاشت کرتا ہے۔ بتائیے کہ پیداوار پر زکوۃ کیا کہلاتی ہے؟

الف) خمس۔

ب) عشر۔

ج) جزیہ۔

د) فطرہ۔

۷۔ درج ذیل میں سے کن لوگوں کو زکوۃ نہیں دی جا سکتی ہے؟

الف) ماں اور باپ۔

ب) شوہر اور بیوی۔

ج) فقراء اور مساکین۔

د) غارمین اور عاملین۔

الف) i اور ii۔

ب) ii اور iv۔

ج) ii اور iv۔

د) iii اور iv۔

روزہ: Fasting:

3.8.1۔ لفظ صوم کے لغوی و اصطلاحی معنی تحریر کر سکیں۔ (ERQ)۔

Q. Explain literal and Terminological meaning of word Soam.

جواب۔ صوم عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی رکنا یا اپنے آپ کو باز رکھنا ہے، شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے، روزہ اللہ کی خوشنودی کے لئے رکھا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی!

صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنا روزہ مکمل کرو۔ (البقرہ ۔ ۱۸۷)

3.8.2۔ قرآن کریم و احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں روزے کی اہمیت اور فضیلت واضح کر سکیں۔ (CRQ)۔

Q. Discuss the importance and excellence of Soum in the light of the Quran and Hadiths.

جواب۔ قرآن کریم کی روشنی میں روزے کی اہمیت:

روزوں کی تعداد کو پورا کرو۔ (البقرہ ۔ ۱۸۵)

ایک روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔(البقرہ ۱۸۴)

رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم نازل ہوا۔(البقرہ ۱۸۵)

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں روزے کی اہمیت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔(مسند احمد)

روزے دار کی دعا کو اللہ تعالیٰ افطار کے وقت قبول فرماتے ہیں۔(ابن ماجہ)

روزے دار جنت کے 'ریان' نامی دروازے سے داخل کئے جائیں گے۔(بخاری)

روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ا۔افطار کے وقت۔۲۔اللہ سے ملاقات کے وقت۔

3.8.3۔ قرآن اور حدیث ﷺ کی روشنی میں روزہ رکھنے کی غرض و غایت اور اس کے آداب بیان کیجئے۔(ERQ)۔

سوال۔ روزے کے تین مقاصد بیان کیجئے۔

(--2024)

Q. State the aims and objectives and norms of Soum in the light of the Quran and Hadiths.

روزے رکھنے کی غرض و غائیت (مقاصد):

روزہ رکھنے کا اصل مقصد ضبط یا تزکیہ نفس ہے یعنی دنیاوی خواہشات سے الگ ہو کر صرف اور صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے بھوک پیاس اور نفسانی خواہشات پر قابو پانا، اللہ کی خاطر پرہیز گاری اختیار کرنا برائیوں اور گناہوں سے بچنا اور دوسروں کی تکالیف کا احساس کرنا ہے۔ روزہ ایک جسمانی عبادت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سال میں ایک ماہ کے لئے فرض کیا ہے اس پر عمل کر کے انسان اللہ کا قرب اور خوشنودی کو حاصل کرتا ہے۔

قرآن کریم کی روشنی میں:

روزہ تم پر اسی لئے فرض کیا گیا ہے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔(البقرہ ۱۸۳)

تم روزے کو رات تک پورا کرو(البقرہ ۱۸۷)

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔(مسند احمد)

روزے دار کی دعا کو اللہ تعالیٰ افطار کے وقت قبول فرماتے ہیں۔(ابن ماجہ)

روزے دار جنت کے 'ریان' نامی دروازے سے داخل کئے جائیں گے۔(بخاری)

روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ا۔افطار کے وقت۔۲۔اللہ سے ملاقات کے وقت۔

3.8.4۔ روزے کے جسمانی و روحانی فوائد کا جائزہ لے سکیں۔(CRQ)۔

سوال۔ روزے کے جسمانی فوائد بیان کیجئے۔

(--2024)

Q. Discuss the physical and spritual benefits of observing Soum.

جواب۔ روزے کے جسمانی فوائد:

میڈیکل سائنس نے روزے کے انسانی صحت پر بے انتہاء اچھے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔

ڈاکٹرز کے مطابق روزہ پورے انسانی جسمانی نظام کی نا صرف اصلاح کرتا ہے بلکہ اس کو مضبوط اور طاقتور بھی بناتا ہے۔

روزہ رکھنے سے نظام ہضم، خون کی گردش کا نظام، دماغی صلاحیتیں اور جسمانی کارکردگی بہترین ہو جاتی ہے۔

روزہ رکھنے سے جسم کی فاسد چکنائی اور کولیسٹرول کم یا ختم ہوتا ہے۔

تیزابیت (Asidity) کا خاتمہ ہوتا ہے۔

جگر اور معدہ کو آرام ملتا ہے جس کی وجہ سے اس کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔

گردے اپنا کام ٹھیک سے انجام دیتے ہیں۔

جبکہ حالیہ ایک تحقیق کے مطابق روزے رکھنے والا کینسر جیسے موذی مرض سے محفوظ رہتا ہے۔

روحانی فوائد:

روزہ سے انسانی کی روحانی صلاحیتیں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔

انسان کی روحانی طاقت میں بے حد اضافہ ہو جاتا ہے۔

روحانی مضبوطی کے سبب انسان کی قوت ارادی اور یکسوئی میں اضافہ ہوتا ہے۔

روحانی صحت اگر اچھی ہو گی تو جسمانی صحت بھی قابل رشک ہو گی۔

روحانی مضبوطی اور طاقت انسان کو اللہ کے عرفان اور قرب کے حصول میں مدد فراہم کرتی ہے۔

روزہ رکھنے سے انسان میں تقویٰ اور پرہیز گاری پیدا ہوتی ہے۔

اس میں وقت کی پابندی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

وہ پاک صاف رہتا ہے اور اللہ کی خوشنودی کی خاطر عبادات بجا لاتا ہے۔

وہ گناہوں اور برائیوں سے بچتا ہے۔

اس کی جسمانی، دماغی اور نفسیاتی صحت پر روزے کے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

3.8.5۔ ماہ رمضان کے فضائل واضح کر سکیں۔ (ERQ)۔

Q. Elaborate the excellence of the month of Ramzan.

ماہ رمضان کے فضائل:

۱۔ رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔

۲۔ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا عشرہ مغفرت جبکہ تیسرا عشرہ جہنم سے نجات کا ہے۔

۳۔ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر ہے، جو تمام راتوں سے افضل ہے۔

۴۔ رمضان کے مہینے میں قرآن کریم کے علاوہ تمام الہامی کتابوں کا بھی نزول ہوا۔

رمضان کے مہینے میں قرآن نازل ہوا جو کہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ (البقرہ۔۱۸۵)

۵۔ حضرت ابراہیم پر صحائف۔۔۔ رمضان کی پہلی شب کو۔

۶۔ حضرت موسیٰ پر تورات۔۔۔۔ ۶ رمضان۔

۷۔ عیسیٰ پر انجیل۔۔۔ ۱۸ رمضان کو۔

۸۔ داود پر زبور۔۔۔۔ ۱۲ رمضان کو۔

۹۔ قرآن۔۔۔۔۔۔ ۲۴ یا ۲۷ رمضان کو۔ (مختصر تاریخ دمشق)

۱۰۔ رمضان میں باجماعت تراویح پڑھی جاتی ہے جس میں پورا قرآن سنایا جاتا ہے۔

۱۱۔ رمضان کے آخری عشرے میں لوگ اعتکاف کا اہتمام کرتے ہیں

۱۲۔رمضان میں فدیہ،فطرہ اورزکوۃ کی ادائے گی بڑے خلوص سے کی جاتی ہے۔

3.8.6۔ رمضان المبارک کے مسنون اعمال(قیام اللیل، کثرت صدقات،تلاوت قرآن،مسنون دعائیں،اعتکاف،اورفطرہ) کوبیان کرسکیں۔

جواب۔**مسنون اعمال:**

قیام اللیل:

رمضان میں باجماعت تراویح پڑھی جاتی ہے جس میں قرآن سنایاجاتا ہے۔

کثرت صدقات:

رمضان میں فدیہ،فطرہ اورزکوۃ کی ادائے گی بڑے خلوص سے کی جاتی ہے۔

تلاوت قرآن:

رمضان کے مہینے میں قرآن نازل ہوا چنانچہ روزےدار رمضان کے مہینے میں بالخصوص تلاوت قرآن کا اہتمام کرتے ہیں۔

مسنون دعائیں:

رمضان کے مہینے میں روزہ دار سحر اور افطار کے وقت مسنون دعائیں پڑھتے ہیں۔

اعتکاف:

رمضان کے آخری عشرے میں روزے داروں کی کثیر تعداد مساجد میں اعتکاف کرتے ہیں،جبکہ خواتین اپنے گھروں میں اعتکاف کا اہتمام کرتی ہیں۔

3.8.7۔ شب قدر کی اہمیت اورفضیلت کوواضح کرسکیں۔(ERQ)

(2015- -2018- -)

Q. Elaborate the importance and excellence of Night of Power (Shab-e-Qadar)

جواب۔شب قدر کی اہمیت اورفضیلت:

رمضان کے آخری عشرے میں طاق راتوں(۲۹،۲۷،۲۵،۲۳،۲۱)میں شب قدر کوتلاش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے تاہم بیشتر علماء کا اتفاق ۲۷شب پرہے اوروہ اس کوشب قدر سمجھتے ہیں جبکہ کچھ علماء یہ کہتے ہیں کے ہر سال شب قدر مختلف تاریخوں میں گھومتی ہے۔

اللہ تعالی نے اس رات کی اہمیت کے پیش نظر ایک سورہ(سورہ قدر) کونازل فرمایاہے۔ارشاد خداوندی!

اسے(قرآن) کوشب قدر میں نازل کیاہے۔

اورتم کیاجانوشب قدر کیاہے۔

یہ ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

اس رات میں روح الامین اورفرشتے اللہ کے حکم سے اترتے ہیں۔

یہ رات طلوع صبح تک امن اورسلامتی ہے۔(سورہ قدر۱۔۵۔)

نزول قرآن کی رات،شب قدر جبکہ مہینہ رمضان کا تھا اس اعتبار سے رمضان کویہ فضیلت ہے کے یہ اللہ کا مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔

کثیرالانتخابی سوالات: MCQs

درست جوابات (   ) میں لکھے گئے ہیں۔

۱۔ روزہ عبادت کی ایک قسم ہے۔

مالی مشکل بدنی (روحانی)

۲۔ روزے کے لئے قرآن و سنت میں عربی لفظ استعمال ہوا ہے۔

(صوم) صیام سوم سلام

۳۔ اسلامی سال میں رمضان کون سا مہینہ ہوتا ہے۔

پہلا دوسرا (نواں) دسواں

۴۔ روزہ مسلمانوں پر کب فرض ہوا۔

۱ھجری (۲ھجری) ۳ھجری ۵ھجری

۵۔ سال میں کتنے دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

۴ ۲ ۳ (۵)

۶۔ رسول اللہ ﷺ پر پہلی وحی کا نزول کس اسلامی مہینے میں ہوا۔

شوال (رمضان) ربیع الاول ذوالحجہ

۷۔ کس اسلامی مہینے میں سب سے زیادہ رحمتوں کی بارش ہوتی ہے۔

محرم ربیع الاول (رمضان) شعبان

۸۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے لئے ہے اور میں اس کا اجر دوں گا۔

نماز زکوۃ حج (روزہ)

۹۔ کون سا رکن اسلام کی ڈھال کہلاتا ہے۔

زکوۃ جہاد نماز (روزہ)

۱۰۔ اسلام کا تیسرا اہم رکن کون سا ہے۔

(روزہ) نماز حج زکوہ

۱۱۔ وہ کون سی رات کی عبادت ہے جو ہزاروں ماہ کی عبادت سے بہتر ہے۔

(شب قدر) شب براءت شب معراج شب جمعہ

۱۲۔ رمضان کے پہلے عشرے کو کیا کہتے ہیں۔

عشرہ نجات عشرہ مغفرت (عشرہ رحمت) عشرہ راحت

۱۳۔ رمضان کے تیسرے عشرے کو کیا کہتے ہیں۔

عشرہ راحت عشرہ رحمت (عشرہ نجات نار جہنم) عشرہ نجات

۱۴۔ اسلامی کلینڈر کا پہلا مہینہ کون سا ہے۔

رمضان (محرم) رجب شعبان

۱۵۔ اعتکاف کے معنی ہیں۔

(رک جانا (تنہائی) سجدے میں گرنا جاگنا مسجد میں رہنا

۱۶ ۔بدن کی زکوۃ کس رکن کو کہتے ہیں۔

نماز حج (روزہ) زکوۃ

۱۷۔ کون سا رکن اسلام ضبط نفس پیدا کرتا ہے؟

زکوۃ   نماز   حج   (روزہ)

۱۸۔پاکستان رمضان کی کس تاریخ کو جود میں آیا۔

۲۲ رمضان المبارک   ۲۰ رمضان المبارک   ۲۵ رمضان المبارک   (۲۷ رمضان لمبارک)

۱۹۔ماہ رمضان میں کون ساغزوہ ہوا؟

غزوہ حنین   غزوہ احزاب   (غزوہ بدر)   غزوہ احد

۱۔درج ذیل میں سے کس عمل کا صل مقصدا یک مسلمان کی خواہشات نفسانی پر قابو پا کراسے متقی بنانا ہے؟

الف)   روزے کھنا۔

ب)   حج دا کرنا۔

ج)   نماز کی پابندی کرنا۔

د)   جہاد کے لئے تیار رہنا۔

۲۔نزول قرآن اور فرضیت صیام کے مقاصد میں کیا چیز مشترک ہے؟

الف)   تلاوت تفسیر۔

ب)   حصول علم۔

ج)   دعوت تبلیغ۔

د)   عقائد کی اصلاح۔

۳۔حدیث نبوی ﷺ کے مطابق روزہ رکھنے کے باوجود اگر کوئی برے اعمال ترک نہ کرے تو وہ

الف)   منافق شمار ہو گا۔

ب)   فاسق شمار ہو گا۔

ج)   فاقہ کش شمار ہو گا۔

د)   روزہ دار ہی کہلائے گا۔

۴۔روزے میں نفسانی خواہشات پر قابو پا کر ایک انسان کیا بن جاتا ہے؟

الف)   متقی۔

ب)   عالم۔

ج)   سخی۔

د)   امام۔

۵۔یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ۔(سورہ البقرہ۔آیت۔۱۸۳)

درج بالا آیت میں لفظ **کُتِبَ** صوم سے متعلق کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے؟

الف)   تکمیل۔

ب) اہمیت۔

ج) تاریخ۔

د) فرضیت۔

۶۔ صوم کا اصل مقصد انسانی خواہشات کو احکام الٰہی کا تابع بنا کر اسے متقی بنانا ہے۔
دیا گیا بیان صوم کے انسانی زندگی پر پڑنے والے کس روحانی تاثر سے تعلق رکھتا ہے؟

الف) ضبط نفس۔

ب) جذبہ اخوت۔

ج) جذبہ ہمدردی۔

د) احساس بندگی۔

۷۔۔

Hajj :حج

3.9.1۔ لفظ حج کے لغوی و اصطلاحی معنی تحریر کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Explain literal and Terminological meaning of word Hajj.

جواب۔ حج عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنی 'زیارت کا ارادہ' ہے۔
شریعت کی اصطلاح میں حج کے معنی کسی عظیم شے کا قصد یعنی عبادت کی نیت سے خانہ کعبہ کا سفر کرنا و اس کی زیارت کرنا ہے۔ ذی الحجہ کی مخصوص تاریخوں میں خانہ کعبہ کی زیارت اور دیگر مناسک حج کی ادائیگی کا نام حج رکھا ہے، یہ اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ حج ایک مالی و رجسمانی عبادت ہے، جیسے جامع العبادات بھی کہا جاتا ہے۔

3.9.2۔ قرآن کریم کی روشنی مین حج کے تاریخی پس منظر کا جائزہ لیجئے۔(ERQ)۔

Q.Give an overview of the Historical background of Hajj in the light of the Quran.

جواب۔ حج کا تاریخی پس منظر:
مسلمانوں پر حج سن ۹ ھ میں فرض ہوا لیکن پہلے سال رسول اللہ ﷺ نے حج ادا نہیں کیا بلکہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا چنانچہ پہلے سال تقریباً ۳۰۰ افراد نے حج ادا کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کا پہلا اور آخری حج سن ۱۰ ھ میں کیا جس میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار افراد شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے تمام مناسک حج ادا کئے اور ۹ ذی الحجہ کو آپ ﷺ نے میدان عرفات میں خطبہ حج ارشاد فرمایا جسے تاریخ میں 'خطبہ حجۃ الوداع' کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں ایک حج اور دو عمرے ادا کئے۔

3.9.3۔ قرآن کریم و احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں حج کی فرضیت کی وضاحت کیجئے۔(ERQ)۔

Q. Explain the light of the Quran and Hadiths that Hajj is an Obligation.

جواب۔ **قرآن کریم کی روشنی میں حج کی فرضیت:**

حج ایک فرض عبادت ہے، جو عاقل بالغ صاحب حیثیت، مسلمان مرد و عورت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

حج جسمانی اور مالی عبادت ہے چنانچہ اہمیت اور فضیلت کے اعتبار سے اس کے بڑے فضائل ہیں۔ ارشاد خداوندی!

لوگوں پر اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج ہے اور جو اس راستے کی استطاعت رکھتا ہے۔ (آل عمران۔۹۷)

یقیناً حج کے مقرر مہینے ہیں۔ (البقرہ۔۱۹۷)

حج اور عمرے کو اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے پورا کرو۔ (البقرہ۔۱۹۶)

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں حج کی فرضیت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج و عمرہ کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح سے مٹاتا ہے جس طرح سے بھٹی لوہے، چاندی و سونے کے زنگ کو مٹاتی ہے۔ (ترمذی)

3.9.4۔ حج و عمرے کے درمیان فرق کی وضاحت کیجئے۔ (ERQ)۔

Q. Explain the difference between the performance of Hajj and Umrah.

حج	عمرے
حج کا مقرر مہینہ ہے چنانچہ حج صرف ذی الحجہ میں ہو سکتا ہے۔	عمرہ سال میں کبھی بھی ہو سکتا ہے۔
حج میں وقوف عرفہ ہوتا اور خطبہ حج سنا جاتا ہے۔	عمرہ میں وقوف عرفہ اور خطبہ حج نہیں ہوتا ہے۔
حج میں وقوف مزدلفہ ہوتا ہے۔	عمرہ میں وقوف مزدلفہ نہیں ہوتا ہے۔
حج میں رمی اور جمرات ہوتا ہے۔	عمرہ میں رمی و جمرات نہیں ہوتا۔

3.9.5۔ مناسک حج (میقات، احرام، طواف، وقوف عرفات، مزدلفہ، رمی و جمرات، قربانی، زیارت، صفا اور مروہ کے درمیان سعی) کو بیان کر سکیں۔ (ERQ)۔

(-2019--)

Q. State the rites(Manasik) of Hajj.

حج میں زیادہ تر مناسک حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ کی طرف منسوب ہیں۔ مناسک حج درج ذیل ہیں۔

۱۔ **میقات:** میقات وہ مقام ہے جہاں حجاج کرام حج کی نیت کرکے احرام باندھتے ہیں۔

۲۔ **احرام:** احرام دو بغیر سلی سفید چادریں ہیں، جسے تمام حجاج کرام پہنتے ہیں۔

۳۔ **طواف:** طواف کے معنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا ہر چکر حجر اسود سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتا ہے، اس کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیا جاتا ہے جس کو استلام کہتے ہیں

۵۔ **وقوف عرفات:** ۹ ذی الحجہ کو میدان عرفات میں قیام کرنا اور خطبہ حج کو سننا اور ظہر اور عصر کی دونوں نمازوں کو ایک ساتھ مسجد نمرہ میں ادا کرنا ہے، وقوف عرفات کہلاتا ہے۔

یہ رکن اعظم ہے، اگر یہ ادا ہو گیا تو حج ادا ہو گیا اور اگر یہ چھوٹ گیا تو حج نامکمل رہ گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے ۹ ذی الحجہ کو میدان عرفات میں خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو پیش نظر رکھتے ہوئے امام کعبہ انھی نکات کو دہراتے ہیں۔

۶۔ **مزدلفہ:** میدان عرفات کے بعد تمام عازمین حج مزدلفہ کی پہاڑیوں کی جانب روانہ ہوتے ہیں، جہاں وہ کھلے آسمان کے نیچے رات بسر کرتے ہیں اور اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

۷۔ **رمی اور جمرات:** رمی و جمرات کا مطلب ہے شیطان کو کنکریاں مارنا ہے یہ بھی سنت ابراہیمی ہے۔

۸۔ **قربانی:** حجاج کرام حج کے موقع پر سنت ابراہیمی کو پیش نظر رکھتے ہوئے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں، قربانی کے بعد اپنے بال منڈواتے ہیں۔

۹۔ سعی (صفاء اور مروہ پر دوڑنا): صفاء اور مروہ پر سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں، سعی حضرت ہاجرہ کی سنت ہے جب وہ پانی کی تلاش میں صفاء اور مروہ کی دونوں پہاڑیوں پر دوڑ رہی تھیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عمل کو حج اور عمرے کا لازمی حصہ بنا دیا۔

۱۰۔ زیارت: تمام مناسک حج کی ادائیگی کے بعد خانہ کعبہ کا الوداعی طواف کیا جاتا ہے۔

3.9.6۔ زیارت مدینہ منورہ کی اہمیت کو بیان کر سکیں۔(CRQ)

Q. Explain the importance of Masjid e Nabwi and visiting the Shrine of the Holy Prophets (P.B.U.H).

جواب۔ زیارت مدینہ منورہ کی اہمیت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (سنن دار قطنی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ سے بے وفائی کی۔ (حدیث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (سنن کبریٰ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جو شخص بغیر کسی اور کام کے صرف میری زیارت کے لئے آیا مجھ پر واجب ہے کے میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔ (المعجم الکبیر)

3.9.7۔ حج اتحاد بین المسلمین کا ذریعہ ہے دلائل دے سکیں۔

جواب۔ حج اتحاد بین المسلمین کا ذریعہ ہے:

۱۔ حج کے ذریعے ساری دنیا کو مسلمانوں کی اجتماعیت اور اتحاد کا ایک موثر پیغام پہنچتا ہے۔

۲۔ اسلام کے دشمن مسلمانوں کی اجتماعیت کو دیکھ کر ان کے خلاف کسی بھی سازش سے گریز کرتے ہیں۔

۳۔ حج میں ہر رنگ، نسل اور زبان سے تعلق رکھنے والے مسلمان شریک ہوتے ہیں۔

۴۔ حج کے موقع پر ایک بڑا روحانی مجمع، مختلف مناسک حج کو ایک ساتھ ادا کرتے ہیں، جس سے پوری دنیا میں اتحاد و اتفاق امت کا ایک نہایت بھرپور پیغام جاتا ہے۔

۵۔ تمام حجاج کرام ایک ساتھ مل کر تمام مناسک حج کی ادائیگی کرتے ہیں، ایک ساتھ طواف، سعی خطبہ حج منیٰ میں شیاطین کو کنکریاں مارنا، قربانی اور طواف وداع وغیرہ اس کے درپردہ فلسفہ یہ ہے کے مسلمانوں کی جمعیت کی ہیبت اور رعب و دبدبہ اسلام دشمنوں اور باطل قوتوں پر قائم رہے۔

۶۔ تمام عازمین حج سادہ سفید احرام میں نہایت سادگی سے اللہ کے حضور اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔

3.9.8۔ ادائیگی حج کے انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اثرات پر تبصرہ کیجئے۔(CRQ)

سوال۔ حج جامع العبادات ہے۔ تین نکات میں واضح کیجئے۔

(--2023)

Q. Evaluate the impact of performing Hajj on our individual and collective lives.

جواب۔

حج کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات:

حج جامع العبادات ہے:

۱۔ حجاج اللہ کی خوشنودی اور قرب کے لئے بیت اللہ کا حج ادا کرتے ہیں جس سے ان کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲۔ حج سے انسان صبر و تحمل سیکھتا ہے۔

۳۔ مساوات اور یگانگت کا پیغام پوری دنیا میں جاتا ہے۔

۴۔ ہمدردی، محبت اور اپنے گناہ پر ندامت کا احساس ہوتا ہے

۵۔اخوت اور بھائی چارہ قائم ہو تا ہے۔

۶۔احرام ایک سادہ لباس ہے جس کے ذریعے سادگی کا پیغام پوری دنیا میں جا تا ہے۔

۷۔مقامات مقدسہ کی زیارت کی وجہ سے تاریخی شعور بیدار ہو تا ہے نیز معلومات میں اضافہ بھی ہو تا ہے۔

۸۔حج جامع العبادات ہے کیونکہ اس میں تمام عبادات کے اجزاء شامل ہیں، یعنی حقوق اللہ سے لے کر حقوق العباد تک تمام عناصر اس میں پائے جاتے ہیں۔

۹۔حج کرنے والا شخص دوران حج اللہ کا ذکر کر تا ہے، صلوۃ قائم کر تا ہے، روزے کی طرح اپنی نفسانی خواہشات پر کنٹرول کر تا ہے، فواحشات سے بچتا ہے، دوران سفر مصائب و مشکلات پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کر تا ہے، ایثار، ہمدردی، اخوت، رواداری اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر تا ہے۔

۱۰۔حج ایک مالی اور جسمانی عبادت ہے لہٰذا کسب حلال سے اس سفر کے لئے روپے پیسے کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔

۱۱۔اس عبادت کے ذریعے نظم و ضبط کا مظاہرہ ہو تا ہے۔

۱۲۔احرام جیسے سادہ لباس میں مناسک حج ادا کئے جاتے ہیں یعنی اللہ کی خوشنودی کے لئے تمام عازمین حج چاہے وہ امیر ہوں یا غریب سب نے ایک جیسا لباس زیب تن کیا اور اللہ کے حضور نہایت عاجزی سے معافی کے طلب گار ہوئے۔

کثیر الانتخابی سوالات: MCQs

درست جوابات ( ) میں تحریر کئے گئے ہیں۔

۱۔حج کا سامان تیار رکھو یہ بھی ایک۔۔۔۔۔۔ہے۔

(عبادت)　　سیر　　سفر　　جہاد

۲۔حج کے لغوی معنی ہیں۔

عبادت کرنا　　پاک کرنا　　(زیارت کا ارادہ کرنا)　　خرچ کرنا

۳۔صفا و مروہ پہاڑیوں کے درمیان دوڑنے کے عمل کو کہتے ہیں۔

طواف　　(سعی)　　تلبیہ　　رمی

۴۔حج فرض ہوا۔

(۹ھ)　　۱۰ھ　　۱۱ھ　　۱۲ھ

۵۔حج فرض ہونے کے بعد پہلے سال ۹ھ میں ۳۰۰ صحابہ کرام نے کس کی قیادت میں حج کی سعادت حاصل کی۔

حضرت عمر فاروق ؓ　　حضرت عثمان غنی ؓ　　حضرت علی ؓ　　(حضرت ابو بکر صدیق ؓ)

۶۔رسول اللہ ﷺ نے اپنا پہلا اور آخری حج کس سن ہجری میں کیا؟

(۱۰ھ)　　۱۱ھ　　۱۲ھ　　۱۳ھ

۷۔حج کس پر زندگی میں ایک بار فرض ہے؟

(صاحب استطاعت پر)　　مالدار پر　　صاحب نصاب پر　　صاحب گھر پر

۸۔رسول اللہ ﷺ کے آخری حج کو کہتے ہیں۔

(حجۃ الوداع)　　حج اکبر　　عمرہ　　حجۃ الاول

۹۔جب حاجی شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں تو یہ عمل کہلا تا ہے۔

(رمی جمرات)　　طواف　　سعی　　عمل صالح

۱۰۔حج اسلام کا رکن ہے۔

تیسرا　　دوسرا　　چوتھا　　(پانچواں)

۱۱۔یہ وہ مقام ہے جہاں حاجیوں کا احرام باندھنا ضروری ہے۔

(میقات)　عرفات　دجلہ　مزدلفہ

۱۲۔خانہ کعبہ کہاں ہے؟

(مکہ)　مدینہ　طائف　جدہ

۱۳۔مسجد نمرہ کہاں ہے؟

(مکہ)　جدہ　مدینہ　کوفہ

۱۴۔پہلی بار کعبہ کی تعمیر کس پیغمبر نے کی؟

حضرت ابراہیمؑ　حضرت اسماعیلؑ　حضرت نوحؑ　(حضرت آدمؑ)

۱۵۔حج۔۔۔۔اسلامی مہینے میں ادا کیا جاتا ہے۔

رمضان　شوال　ذی قعدہ　(ذی الحجہ)

۱۶۔قربانی کس نبی کی سنت ہے۔

حضرت آدمؑ　(حضرت ابراہیمؑ)　حضرت اسماعیلؑ　حضرت محمد ﷺ

۱۷۔حج زندگی میں صاحب استطاعت پر کتنی بار فرض ہے؟

دوبار　(ایک بار)　تین بار　چار بار

۱۸۔میدان عرفات میں ذی الحجہ کی کس تاریخ کو وقوف کیا جاتا ہے۔

۱۰ذی الحجہ　(۹ذی الحجہ)　۸ذی الحجہ　۷ذی الحجہ

۱۹۔فتح مکہ کس سن ہجری میں ہوا۔

۷ھ　(۸ھ)　۹ھ　۱۰ھ

۲۰۔فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ ان کے لئے لکھوا کر دیا گیا۔

حضرت ابو بکرؓ　حضرت عمرؓ　حضرت زیدؓ　(حضرت ابوشاہ یمنیؓ)

۲۱۔جامع العبادات اس عبادت کو کہتے ہیں۔

روزہ　صلوۃ　(حج)　جہاد

۲۲۔خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانے کو کہتے ہیں۔

زیارت　احرام　(طواف)　سعی

۲۳۔حج کا اصل دن ہے۔

۷ذی الحجہ　۸ذی الحجہ　(۹ذی الحجہ)　۱۰ذی الحجہ

۲۴۔حج میں فرائض کی تعداد ہے۔

۲　(۳)　۴　۸

۱۔ادائے گی حج کے انفرادی و اجتماعی ثمرات میں گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ

الف)　ملت اسلامیہ کی شان و شوکت بڑھتی ہے۔

ب)　شہرت حاصل ہوتی ہے۔

ج)　اقتصادی فوائد حاصل ہوتے ہیں

د)　عزت بڑھتی ہے۔

۲۔ ان میں سے کون سا مناسک حج میں شامل نہیں ہے ؟

الف)　نماز پڑھنا۔

ب)　سعی کرنا۔

ج)　خیرات دینا۔

د)　شیطان پر کنکریاں مارنا۔

۳۔ اخلاص سے حج کی ادائے کا سب سے بڑا فائدہ

الف)　تمام گناہوں سے نجات۔

ب)　حصول علم ہے۔

ج)　مساوات سیکھنا ہے۔

د)　ضبط نفس سیکھنا ہے۔

۴۔ ۹ ذی الحجہ کی صبح تمام حجاج کرام درج ذیل میں سے کس مقام پر جمع ہوتے ہیں؟

الف)　منیٰ۔

ب)　عرفات۔

ج)　مزدلفہ۔

د)　صفا و مروہ۔

۵۔ خطبہ حج الوداع درج ذیل میں سے کس کی بہترین مثال سمجھی جا سکتی ہے ؟

الف)　عفو گزر۔

ب)　انسانی حقوق کی۔

ج)　صبر و استقلال کی۔

د)　علم کے فروغ کی۔

۶۔ جس شخص کے پاس دنیاوی وسائل موجود ہوں اور کوئی شرعی عذر بھی نا ہو مگر پھر بھی وہ حج ادا نا کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کی موت کو کن دو مذاہب کے لوگوں میں شامل کیا ہے ؟

الف)　صابی و مجوسی۔۔

ب)　یہودی و صابی۔

ج)　نصرانی و مجوسی۔

د)　یہودی و نصرانی۔

۷۔ صلوٰۃ اور حج میں کون سی خصوصیات مشترک ہیں ؟

الف) برداشت۔

ب) طویل سفر۔

ج) مالی عبادت۔

د) اتحاد بین المسلمین۔

باب(۳): (ج) سیرت طیبہ/اسوہ حسنہ:

3.10.1۔ لفظ سیرت کے لغوی و اصطلاحی معنی تحریر کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Explain literal and Terminological meaning of word "Sirah".

جواب۔ سیرت کے لغوی و اصطلاحی معنی:

لفظ سیرت ،عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ ،عادت ،سنت،مزاج،واقعات،طریقہ اور راستہ کے ہیں،یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی جس میں مکی اور مدنی دونوں ادوار شامل ہیں، ان ادوار کے تمام واقعات سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلاتی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۶۳ سالہ زندگی کو کیسے گزارا، جس میں نبوت کے بعد تبلیغ و اشاعت اسلام،فتوحات،غزوات،دشمنوں سے سلوک ،اپنے اہل خانہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن سلوک ،پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی،عبادات کے معمولات،تجارت ، عدل و انصاف کا قیام اور دیگر تمام معاملات کو سیرت طیبہ یا اسوہ حسنہ کہتے ہیں۔ارشادات خداوندی!

ہم نے تم میں تمھارے درمیان سے ایک رسول بھیجا ہے وہ تم پر ہماری آیات پڑھتا ہے اور تمھیں پاک کرتا ہے اور وہ تمھیں کتاب اور حکمت سیکھاتا ہے وہ تمھیں وہ باتیں سیکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔(البقرہ۔۱۵۱)

تم لوگوں کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔(احزاب۔۲۱)

3.10.2۔ قرآن مجید کی روشنی میں اسوہ حسنہ کی اہمیت کو بیان کر سکیں۔(ERQ)

(2014- - 2018- -)

Q. Explain the importance of Uswa -e- Hassna in the light of the Quran.

جواب۔ قرآن کریم کی روشنی میں اسوہ حسنہ کی اہمیت:

قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے بارے میں واضح احکامات موجود ہیں،اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانوں کے لئے ایک بہترین نمونہ کے طور پر بھیجا گیا ہے تاکہ بنی نوع انسانیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے دین اور دنیا میں کامیابی حاصل کرے ۔ اسی حوالے سے ارشادات خداوندی ہیں!

ہم نے تم میں تمھارے درمیان سے ایک رسول بھیجا ہے وہ تم پر ہماری آیات پڑھتا ہے اور تمھیں پاک کرتا ہے اور وہ تمھیں کتاب اور حکمت سیکھاتا ہے وہ تمھیں وہ باتیں سیکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔(البقرہ۔۱۵۱)

تم لوگوں کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔(احزاب۔۲۱)

قرآن کریم(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اخلاق ہے۔(القرآن)

3.10.3۔ عصر حاضر کے سیاسی،معاشی اور معاشرتی مسائل کے حل کے لئے سیرت طیبہ سے راہنمائی لینے کے لئے چند طریقے تجویز کیجئے۔(ERQ)۔

Q. Explain with examples how the Sirat-e-Nabawi can be acted upon in the present age.

جواب۔ عصرِ حاضر میں سیرتِ طیبہ سے راہنمائی:

سیاسی مسائل:

۱۔ رسول اللہ ﷺ بہترین سربراہ مملکت تھے اور انھوں نے ریاست مدینہ کو ایک مثالی ریاست بنایا تھا جہاں مکمل امن و امان اور سکون و اطمینان تھا۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ بہترین سپہ سالار تھے، آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں ۲۹ غزوات لڑے اور اپنی سے زیادہ بڑی اور طاقتور سلطنتوں کے تختے الٹ کر رکھ دئے۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ بہترین جسٹس تھے، آپ ﷺ نے نہایت عدل و انصاف سے مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کے درمیان فیصلے کئے۔ جس کی نظیر تاریخ میں ملنا محال ہے۔

معاشی مسائل:

۱۔ رسول اللہ ﷺ، خود اور ان کے خاندان کے بیشتر افراد تجارت سے وابستہ تھے، آپ ﷺ نے جو بھی کمایا اس کو نہایت فراخی اور دریا دلی سے اہل خانہ کے ساتھ ساتھ ضرورت مند افراد پر بھی کھلے ہاتھ سے خرچ کیا۔ آپ ﷺ نے اور حضرت خدیجہؓ نے بے شمار غلاموں کو آزاد کروایا پھر آپ ﷺ کی سنت کی تقلید میں کثیر صحابہ کرام نے بھی اس عمل کو تا عمر جاری رکھا۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ، صدقات، خیرات، فدیہ اور فطرہ کے ذریعے کمزور لوگوں کی مدد فرمائی۔

لوگ اللہ کی خوشنودی کی خاطر جب راہ خدا میں اپنی محنت سے کمایا ہوا مال خرچ کرتے ہیں تو اللہ ان کے مال میں خیر و برکت پیدا کرتے ہیں اور ان کا مال اللہ کے قانون کے مطابق دگنا کر دیا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی!

اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو تو وہ تمھیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمھارے گناہ بھی معاف کر دے گا (التغابن ۱۷)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، زکوۃ سے اپنے اموال کی حفاظت کرو اور صدقات سے اپنے بیماروں کی دوا کرو اور مصائب کے لئے دعا کو تیار رکھو۔ (المعجم الکبیر)

۳۔ اسلام کی ان برکات کے نتیجے میں بہت جلد عوام غربت اور پسماندگی سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں زکوۃ کی Collection کا ایک باقاعدہ اور مربوط نظام موجود تھا اور اس کام کے لئے کئی صحابہ کرام موجود اور مخصوص تھے، جنھیں ہم عاملین زکوۃ کے طور پر جانتے ہیں۔

معاشرتی مسائل:

۱۔ رسول اللہ ﷺ بہت اچھے معلم تھے چنانچہ بہت کم وقت میں آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کی اتنی اچھی تعلیم و تربیت فرمائی کہ انھوں نے آدھی سے زیادہ دنیا فتح کر کے وہاں امن و امان قائم کیا اور اسلام کو سربلند کیا۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ بہت اچھے انسان تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ عفو درگزر اور رواداری کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے دشمن آپ ﷺ کے حسن سلوک سے بے حد متاثر ہوئے اور ان کی بڑی تعداد نے آپ ﷺ کے عمدہ اخلاق کی بدولت اسلام قبول کیا۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ بہترین مبلغ تھے۔ آپ ﷺ نے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور تبلیغ دین کے سلسلے میں آنے والی ہر رکاوٹ اور تکالیف کو نہایت خندہ پیشانی سے نہ صرف برداشت کیا بلکہ آپ ﷺ نے حرف شکایت تک زبان پر نہ لایا۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ بہترین شوہر تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج کے درمیان عدل و انصاف قائم کیا تھا۔ جس کی مثال مشکل ہے۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ بہترین باپ تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی اولاد کی بہترین پرورش کی اور انھیں بہت اچھا انسان بنایا۔

۶۔ رسول اللہ ﷺ بہت اچھے دوست تھے۔

۷۔ رسول اللہ ﷺ بہت اچھے پڑوسی تھے۔ ارشادات خداوندی ہیں!

تم لوگوں کے لئے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ (احزاب ۲۱)

قرآن کریم (آپ ﷺ) کا اخلاق ہے۔ (القرآن)

رسول اللہ ﷺ کو تمام انسانوں کے لئے ایک بہترین نمونہ کے طور پر بھیجا گیا ہے تاکہ بنی نوع انسانیت آپ ﷺ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے دین و دنیا میں کامیابی حاصل کرے۔ آپ ﷺ کی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں آپ ﷺ بہترین باپ، شوہر، دوست، پڑوسی، انسان، تاجر، قاضی، عادل حکمران، بہادر سپہ سالار، بہترین مبلغ اور

اپنے دشمنوں پر نہایت مہربان تھے چنانچہ زندگی کے جتنے شعبے ہیں ان میں آپ ﷺ کی تعلیمات، اسوہ اور سیرت انسانیت کے لئے ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتی ہے جس پر عمل کر کے تمام انسان فلاح اور کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

3.10.4۔ رسول اللہ ﷺ بحیثیت رحمت اللعالمین (بچوں، عورتوں، غلاموں، یتیموں، مسکینوں، بوڑھوں، عام انسانوں اور حیوانات کے لئے رحمت) واضح کر سکیں (ERQ)۔

(-2019-)

Q. Explain that Hazrat Muhammad (P.B.U.H) is a mercy to all world.

جواب۔ رسول اللہ ﷺ رحمت اللعالمین ہیں:

جواب۔ اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے یعنی عالمین میں جتنی بھی مخلوقات ہیں ان پر رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں۔ ارشاد خداوندی!

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (انبیاء۔۱۰۷)۔ ترجمہ۔ ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

بچوں پر رحمت:

رسول اللہ ﷺ بچوں پر خاص شفقت فرماتے اور ان سے اپنی محبت کا اظہار فرماتے، آپ ﷺ چھوٹے بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرتے، انھیں گود میں اٹھاتے اور ان کے چہرے کو چومتے تھے۔ آپ ﷺ اپنے دونوں نواسوں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں لیتے انھیں پیار کرتے۔ رسول اللہ ﷺ سال کا پہلا پھل و میوہ سب سے کم عمر بچے کو کھلاتے اور اس عمل کو خیر و برکت کا سبب جانتے۔

عورتوں پر رحمت:

رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو بہت عزت اور تکریم عطا فرمائی۔ آپ ﷺ نے نا صرف اپنی بیٹیوں سے محبت اور شفقت فرمائی بلکہ انھیں عزت اور تعظیم بھی دی چنانچہ جب حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے ملنے تشریف لاتیں تو آپ ﷺ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ان کے لئے اپنی چادر بچھا دیا کرتے۔

آپ ﷺ نے فرمایا! ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ (حدیث)

غلاموں، یتیموں، مسکینوں اور بوڑھوں پر رحمت:

رسول اللہ ﷺ یتیموں، غلاموں اور مساکین سے بہت شفقت فرماتے تھے اور ان کی ہر ممکن دل جوئی فرماتے تھے۔ آپ ﷺ یتیموں کے دکھ درد کو بہت اچھی طرح سے محسوس کرتے تھے کیونکہ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ یتیمی کے درد کو بخوبی سمجھتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میں اور یتیم کی نگہداشت کرنے والا جنت میں یوں ہوں گے (پھر آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا لیا)۔

اسی طرح سے آپ ﷺ غلاموں پر نرمی فرماتے اور انھیں کبھی نہ جھڑکتے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب تمھارا غلام تمھارے لئے کھانا بنا کر لائے تو تم کو چاہئے کہ تم اس کو اپنے ساتھ بیٹھا کر کھانا کھلاؤ، اگر کھانا کم ہے تو تم اس کے ہاتھ پر چند لقمے رکھ دو۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے عمر رسیدہ افراد کے ادب کا بھی تاکیدی حکم دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالی کی عظمت کو بیان کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بوڑھے مسلمان کا احترام کیا جائے۔ (الادب المفرد)

حیوانات پر رحمت:

رسول اللہ ﷺ کی رحمت کے دائرے میں حیوانات بھی شامل ہیں، آپ ﷺ ان سے نرمی برتتے اور ان کے کھانے، پینے اور صحت کا خیال رکھا کرتے۔

ایک مرتبہ ایک بوڑھے اونٹ نے اپنے مالک کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی اور بتایا کہ اس کا مالک اس سے کام بہت لیتا ہے لیکن اس کو کھانا کم دیتا ہے جبکہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہو چکا ہوں تاہم جوانی میں، میں نے اپنے مالک کی بہت خدمت کی، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کے مالک کو حکم دیا کہ وہ اپنے اونٹ کے کھانے پینے اور آرام کا خاص خیال رکھے۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے چڑیا کے گھونسلے سے چڑیا کے بچوں کو اٹھا لیا جس پر چڑیا بے چین ہو گئی جب رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ فوراً

بچوں کو گھونسلے میں رکھو۔

سوال۔ رسول اللہ ﷺ رحمت اللعالمین ہیں، آپ دیگر پیغمبروں سے کس طرح سے منفرد ہیں، 6 نکات میں واضح کیجئے۔ (2023)

جواب۔ رسول اللہ ﷺ کی دیگر پیغمبروں پر انفرادیت:

اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے یعنی عالمین میں جتنی بھی مخلوقات ہیں ان پر رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں۔ ارشاد خداوندی!

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ (انبیاء۔ ۱۰۷)۔ ترجمہ۔ ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی تھیں۔

۱۔ ایک مہینے کی مسافت تک رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔

۲۔ پوری زمین میرے لیے مسجد بنا دی گئی، چنانچہ میری امت کا جو انسان نماز کے وقت کو (جہاں بھی) پالے، اسے وہیں نماز ادا کر لینی چاہیے۔

۳۔ میرے لیے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی غنیمت کا مال حلال نہ تھا۔

۴۔ مجھے شفاعت عطا کی گئی۔

۵۔ دیگر انبیا اپنی اپنی قوموں کے لیے مبعوث کیے جاتے تھے، لیکن مجھے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (بخاری)

3.10.5۔ رسول اللہ ﷺ کی شخصیت بہ حیثیت سربراہ خاندان، معلم و مربی، معیشت دان، منتظم، سپہ سالار اور منصف بیان کر سکیں۔ (CRQ)۔

(- -2019-)

جواب۔ **رسول اللہ بحیثیت سربراہ خاندان:**

رسول اللہ ﷺ بہترین شوہر تھے، آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج کے درمیان عدل و انصاف قائم کیا تھا جس کی مثال مشکل ہے، رسول اللہ ﷺ ہر روز عصر کی نماز کے بعد اپنی تمام ازواج کے گھروں میں تشریف لے جاتے اور ان سے ان کی ضروریات پوچھتے، کہیں جانا ہوتا تو ان کے ساتھ جاتے، ان کا خرچ اور ان کی ہر ضرورت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بہترین باپ تھے، آپ ﷺ نے اپنی اولاد کی بہترین پرورش کی اور انھیں بہت اچھا انسان بنایا، آپ ﷺ کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں، رسول اللہ ﷺ اپنی صاحبزادیوں سے بے حد محبت فرماتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ بحیثیت معلم و مربی:

رسول اللہ ﷺ بہت اچھے معلم تھے، آپ خود فرماتے ہیں! اللہ نے مجھے معلم انسانیت بنا کر بھیجا ہے، اسی وجہ سے مسجد نبوی ﷺ میں آپ نے اصحاب صفہ کی خاص تربیت فرمائی، یہی وجہ تھی کے آپ ﷺ کے اصحاب کی اتنی اچھی تعلیم و تربیت فرمائی کے انھوں نے آدھی سے زیادہ دنیا فتح کر کے وہاں امن و امان قائم کیا اور اسلام کو سربلند کیا۔

رسول اللہ ﷺ بحیثیت معیشت دان:

۱۔ رسول اللہ ﷺ، خود اور ان کے خاندان کے بیشتر افراد تجارت سے وابستہ تھے، آپ ﷺ نے جو بھی کمایا اس کو نہایت فراخی اور دریا دلی سے اہل خانہ کے ساتھ ساتھ ضرورت مند افراد پر بھی کھلے ہاتھ سے خرچ کیا، آپ ﷺ نے اور حضرت خدیجہ ؓ نے بے شمار غلاموں کو آزاد کروایا پھر آپ ﷺ کی سنت کی تقلید میں کثیر صحابہ کرام نے بھی اس عمل کو تاعمر جاری رکھا۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ، صدقات، خیرات، فدیہ اور فطرہ کے ذریعے کمزور لوگوں کی مدد فرمائی۔

لوگ اللہ کی خوشنودی کی خاطر جب راہ خدا میں اپنی محنت سے کمایا ہوا مال خرچ کرتے ہیں تو اللہ ان کے مال میں خیر و برکت پیدا کرتے ہیں اور ان کا مال اللہ کے قانون کے مطابق دگنا کر دیا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی!

اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو تو وہ تمھیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمھارے گناہ بھی معاف کر دے گا (التغابن ۱۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! زکوۃ سے اپنے اموال کی حفاظت کرو اور صدقات سے اپنے بیماروں کی دوا کرو اور مصائب کے لیئے دعا کو تیار رکھو (المعجم الکبیر)

۳۔اسلام کی ان بر کات کے نتیجے میں بہت جلد عوام غربت اور پسماندگی سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔

۴۔رسول اللہ ﷺ کے دور میں زکوۃ کی Collection کا ایک باقاعدہ اور مربوط نظام موجود تھا اور اس کام کے لئے کئی صحابہ کرام موجود اور مخصوص تھے، جنھیں ہم عاملین زکوۃ کے طور پر جانتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ بہترین منتظم اور سپہ سالار:

۱۔رسول اللہ ﷺ بہترین سربراہ مملکت تھے اور انھوں نے ریاست مدینہ کو ایک مثالی ریاست بنایا تھا جہاں مکمل امن و امان اور سکون و اطمینان تھا۔

۲۔رسول اللہ ﷺ بہترین سپہ سالار تھے، آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں ۲۹ غزوات لڑے اور اپنی سے زیادہ بڑی اور طاقتور سلطنتوں کے تختے الٹ کر رکھ دئے۔

۳۔رسول اللہ ﷺ بہترین مبلغ تھے، آپ ﷺ نے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کوئی کسر نا اٹھا رکھی اور تبلیغ دین کے سلسلے میں آنے والی ہر رکاوٹ اور تکالیف کو نہایت خندہ پیشانی سے نہ صرف برداشت کیا بلکہ آپ ﷺ نے حرف شکایت تک زبان پر نہ لایا۔

رسول اللہ ﷺ بہترین منصف (جسٹس):

۱۔رسول اللہ ﷺ بہترین جسٹس تھے۔ آپ ﷺ نے نہایت عدل و انصاف سے مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کے درمیان فیصلے کئے، جس کی نظیر تاریخ میں ملنا محال ہے

باب(۳): اخلاق و آداب (د):

3.11.1۔اخلاقی قدار کی تعریف کر سکیں؟ (CRQ)

Q. What is meant by moral values.

جواب۔اخلاقی اقدار یا Good deeds سے مراد نیکی کا ہر کام ہے، جس میں سلام میں پہل والدین اور بزرگوں کی عزت و تکریم چھوٹوں کے ساتھ شفقت بھوکوں کو کھانا کھلانا بیمار کی عیادت کرنا جنازے میں شرکت، لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا مسکراتے ہوئے ملنا، صبر و استقلال، رواداری، عفو درگزر، عدل و انصاف، ایفائے عہد، احترام انسانیت، کسب حلال، اخوت اور ایثار شامل ہے۔

3.11.2۔قرآن اور حدیث کی روشنی میں خلاقی قدار کی اہمیت کو واضح کر سکیں۔(ERQ)۔

Q. Explain the importance of moral values in Islam.

جواب۔اخلاقی قدار کی اہمیت قرآن کریم کی روشنی میں:

بے شک آپ اخلاق کے بلند درجے پر فائز ہیں۔(قلم۔۴)

ہم نے تم میں تمھارے درمیان سے ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیات پڑھتا ہے اور تمھیں پاک کرتا ہے اور وہ تمھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے جو تمھیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔(البقرہ۔۱۵۱)

تم لوگوں کے لئے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔(احزاب۔۲۱)

اخلاقی قدار کی اہمیت احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھنے والے اور رات بھر عبادت کرنے والے کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔(ابو داؤد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت دن مومن کے اعمال میں جو چیز سب سے زیادہ وزنی ہو گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہیں۔(ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! نرم مزاج، نرم طبیعت اور خوش خلاق انسان پر حرام ہے۔(ترمذی)

3.11.3۔اسلامی قدار مثلاً (صبر و استقلال، عفو درگزر، عدل و انصاف، ایثار، اجتماعی خیر خواہی، احترام انسانیت اور قانون کی پاسداری) کی تعریف کر سکیں۔(ERQ)

S.L.O 3.12.3. State the literal and terminological meaning of these values (Patience and tolerance

forget and forgive,justice, sacrifice, respect for humanity, Respect of Law).

3.11.4۔ قرآن اورحدیث کی روشنی میں مذکورہ اقدار کی اہمیت واضح کر سکیں۔

3.11.5۔ موجودہ دور میں ان اقدار کی ضرورت واہمیت اوراثرات کا جائزہ لے سکیں۔

جواب۔

ا۔ صبر:

صبر عربی زبان کالفظ ہے جس کے معنی نفسانی خواہشات سے رکنا اور نفس پر قابو پانا ہے یعنی گناہ پر قدرت ہونے کے باوجود اس سے رکنا جبکہ اس کے دوسرے معنی عزم و حوصلے سے تکالیف کو برداشت کرنا اور حرف شکایت کو زبان پر نہ لانا ہے۔

امام غزالی نے صبر جمیل کا مطلب بتایا جب کسی شخص پر کوئی مشکل آئے تو وہ اس کو صبر و تحمل سے برداشت کرے اور اس کی کسی سے کوئی شکایت نہ کرے یہاں تک کے برابر میں بیٹھے ہوئے شخص کو بھی معلوم نہ ہو سکے۔

شریعت کی اصطلاح میں صبر سے مراد عزم و حوصلے کے ساتھ برداشت کرنے کے ہیں۔ قرآن اور سنت کی اصطلاح میں صبر کے تین درجات ہیں۔

ا۔اپنے نفس کو حرام اور ناجائز چیزوں سے روکنا۔

۲۔اپنے نفس کو طاعت اور عبادت کا پابند کرنا۔

۳۔مصائب اور مشکلات کا عزم و استقلال سے مقابلہ کرنا مایوسی اور بے قراری پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا۔

تاہم اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہونا کیونکہ مایوسی کفر ہے۔

قرآنی کی روشنی میں:

انا للہ وانا الیہ راجعون۔یعنی۔ہر شے اللہ کی طرف سے ہے اور وہ اللہ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔(البقرہ۔۱۵۳)

احادیث کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!صابر روشنی ہے۔(مسلم)

سیرت طیبہ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ سفر طائف پر گئے تو اوباش نوجوانوں نے آپ ﷺ کے اوپر پتھر برسائے لیکن آپ ﷺ نے ان کے حق میں دعائے خیر کی۔

ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھایا کرتی اور ان دونوں نے آپ ﷺ کو مکہ میں دیوانہ مشہور کیا ہوا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی ان تکلیف دہ باتوں پر صبر و تحمل سے کام لیتے۔عقبہ بن ابی معیط نے رسول اللہ ﷺ اونٹ کی اوجھڑی پھینکی لیکن آپ ﷺ نے صبر سے کام لیا۔

۲۔ عفو Forget and Forgive

(-2016- 2017-2018- -)

عفو عربی زبان کالفظ ہے جس کے معانی معاف کرنے کے ہیں، عفو یا درگزر(رواداری) کامطلب ہے دشمن کی جانب سے تمام تکلیف اور برے سلوک کے باوجود انسان اپنے دشمن سے اچھے اخلاق سے پیش آئے اور اس کی دی ہوئی تکلیف کو معاف کرتے ہوئے ان سے درگزر کرے اس سے بدلہ نہ لے بلکہ اس کی کمزوری اور کوتاہی کو نظرانداز کرے

شریعت کی اصطلاح میں عفو درگزر اور رواداری کامطلب ہے کے قدرت کے باوجود انتقام نہ لینا ظلم و ستم کو استقامت سے سہتے ہوئے غم و غصے کو برداشت کرنا اور تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرنا۔

قرآن کی روشنی میں:

جو غصے کو ضبط کرنے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔(آل عمران۔۱۳۴)

احادیث کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالی ایسے شخص کی عزت بڑھاتا جو دوسروں سے عفودر گزر سے کام لیتا ہے۔(حدیث)

سیرت طیبہ کی روشنی میں:

خیبر کی فتح کے بعد جب رسول اللہ ﷺ واپس مدینہ آرہے تھے تو ایک یہودی عورت نے آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جسے آپ ﷺ نے قبول فرمایا لیکن اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کے کھانے میں زہر ملا دیا جیسے ہی آپ ﷺ نے منہ میں پہلا نوالہ ڈالا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے سے مطلع کر دیا، آپ ﷺ نے وہ نوالہ اگل دیا تاہم اس عورت نے بھی زہر دینے کا اقرار کر لیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف فرما دیا جبکہ آپ ﷺ اس سے بدلہ لے سکتے تھے۔

۳۔عدل وانصاف:

سوال۔اِنَّ اللہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ۔(سورہ النحل۔آیت۔۹۰)۔

ترجمہ۔بے شک اللہ عدل واحسان کا حکم دیتا ہے۔

دی گئی آیت میں عدل کے نفاذ کیسے کر سکتے ہیں؟دو تجاویز دیجئے۔

(--2024)

جواب۔

عدل وانصاف عربی زبان کا لفظ ہے،انصاف،نصف سے بنا ہے اور اس کے معنی ہیں دو برابر حصے جبکہ عدل و نصاف کے معنی ہیں اشیاء کو ان کی ٹھیک جگہ پر رکھنا،اس کا حق ادا کرنا اور ظلم سے گریز کرنا۔شریعت کی اصطلاح میں ہر شے کو اس کے موزوں مقام و رجگہ پر رکھنے کو عدل وانصاف کہا جاتا ہے جبکہ انصاف کا متضاد ظلم ہے۔

قرآن کی روشنی میں:

اِنَّ اللہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ۔(سورہ النحل۔آیت۔۹۰)۔

ترجمہ۔بے شک اللہ عدل واحسان کا حکم دیتا ہے۔

دی گئی آیت میں عدل کے نفاذ کیسے کر سکتے ہیں؟دو تجاویز دیجئے۔

احادیث کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!عادل حاکم کی دعا قبول ہوتی ہے(متفق علیہ)

سیرت طیبہ کی روشنی میں:

فاطمہ نامی ایک عورت نے چوری کی اور رنگے ہاتھوں پکڑی گئی اور اس نے اپنی سفارش کے لئے رسول اللہ ﷺ کو ایک پیغام بھیجا کے آپ ﷺ مجھ سے جتنا چاہے روپیہ اور پیسہ لے لیجئے لیکن میرا ہاتھ نہ کاٹا جائے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا! گر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتیں تو بخدا میں ان کے ہاتھ کاٹ دیتا۔آپ ﷺ نے مزید فرمایا!تم سے پہلی قومیں صرف اسی وجہ سے تباہ برباد ہوئیں کیونکہ ان کے یہاں امیر کا قانون الگ تھا اور غریب کا قانون الگ تھا چنانچہ امیر بڑے سے بڑا جرم کر کے بچ جاتا تھا جبکہ غریب کو سخت سزاؤں سے گزرنا پڑتا تھا۔

۴۔ایثار:

ایثار کے لغوی معنی ہیں اپنی ضرورت پر کسی دوسرے کی ضرورت کو ترجیح دینا۔شریعت کی اصطلاح میں ایثار سے مراد دوسروں کے ساتھ خلوص دل سے محبت،ہمدردی،خیر خواہی یا ان کے کام آنے سے ہے۔

قرآن کی روشنی میں:

وہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں چاہے خود فاقے سے ہی کیوں نہ ہوں۔(الحشر۔۹)

جنت ان خدا ترس لوگوں کے لئے ہے جو ہر حال میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں خواہ وہ خوش حال ہوں یا بد حال ہو، وہ غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور کو معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو پسند ہیں۔ (آل عمران۔۱۳۴)

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، احسان کا طریقہ اختیار کرو۔ (البقرہ۔۱۹۵)

احادیث کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا! کون سا صدقہ سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! تنگ دست کی کمائی اور فرمایا! اس کی ابتدا اپنے عیال سے ابتدا کرو۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کے ساتھ ان کے یہاں آئی، حضرت عائشہؓ کے پاس ایک ہی کھجور تھی جسے آپ نے اسے پیش کیا، اس عورت نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور اپنی دونوں بیٹیوں کو دے دی۔ حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کو بتایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس عورت کے اس عمل سے اس پر جنت واجب ہو گئی یعنی دوسرے کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دینا۔

۵۔ اجتماعی خیر خواہی:

اجتماعی خیر خواہی سے مراد تمام انسانوں کے کام آنا، ان کی مدد اور خیر سگالی کے جذبات رکھنا، تمام انسانوں میں دنیا کا ہر انسان شامل ہے کیونکہ تمام انسان اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کو اپنا وہی بندہ سب سے زیادہ پسند ہے جو اللہ کے بندوں کی خدمت کرتا ہے۔

قرآن کی روشنی میں:

نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ (القرآن)۔

احادیث کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مجھے کسی مسلمان کی ضرورت کو پورا کرنا (مدد کرنا) پنی مسجد نبوی میں ایک ماہ اعتکاف سے زیادہ پسند ہے۔ (المعجم الاوسط)

دین سراسر خیر خواہی کا نام ہے۔ (بخاری)

سیرت طیبہ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے ساری عمر لوگوں کی خیر خواہی اور ان کی کامیابی کے لئے سخت جدو جہد اور محنت کی جبکہ تبلیغ دین کے راستے میں بے شمار تکالیف اور مشقت بھی اٹھائیں، جس کے نتیجے میں کفار مکہ اور دشمن اسلام نے رسول اللہ ﷺ پر طرح طرح سے ظلم ڈھائے، جیسے طائف میں نوجوانوں نے رسول اللہ ﷺ پر پتھر برسائے، عقبہ بن ابی معیط نے رسول اللہ ﷺ پر اونٹ کی اوجھڑی پھینکی، ابو لہب اور اس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھاتے وغیرہ، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان تمام تکالیف کو نہایت صبر و استقامت سے برداشت کرتے ہوئے دین اسلام کے لئے اپنی جدو جہد کو جاری رکھا۔

۶۔ احترام انسانیت:

احترام انسانیت سے مراد انسانوں کی قدر اور ان کی عزت و تکریم ہے، اللہ تعالی نے انسان کو اشرف المخلوق بنایا ہے چنانچہ ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ کی بنائی ہوئی اس اشرف مخلوق کی عزت و عظمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے قدر کریں کیونکہ اللہ نے انسان کو دنیا میں اپنا نائب اور خلیفہ بنایا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں بنی نوع انسانیت کی عزت افزائی کرنا اور اس کی قدر کرنا کیونکہ دنیا میں اس کے ذمہ نیابت اور خلافت کی اہم ترین ذمہ داری ہے چنانچہ اللہ کی زمین پر وہ اللہ کے احکامات اور قوانین کا نفاذ کرتا ہے لہذا اس اعتبار سے وہ قابل عزت و شرف ہے، اللہ تعالی نے انسان کو علم، عقل، اختیار اور ارادے کے ساتھ تخلیق کیا ہے جبکہ خیر اور شر کی قوتیں بھی اس کے ساتھ ہر لمحہ موجود ہوتی ہیں تاہم ساری عمر اس کے پاس خیر اور شر کے دونوں پیغامات تسلسل سے آتے رہتے ہیں، وہ جتنے زیادہ خیر کے پیغامات پر عمل کرے گا اللہ کے قریب ہوتا چلا جائے گا بصورت دیگر شر کے پیغامات یعنی شیطان کی اطاعت کے نتیجے میں وہ واصل جہنم ہو گا۔

قرآن کی روشنی میں:

بے شک ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی ہے۔ (بنی اسرائیل۔۷۰)

بے شک ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا ہے۔(التین۔۴)

احادیث کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اللہ کی عظمت کو بیان کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کے بوڑھے مسلمان کا احترام کیا جائے۔ (الادب المفرد)

سیرت طیبہ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ اپنے دشمنوں سے بھی عمدہ اخلاق سے ملتے تھے اور ان کی دی ہوئی تکالیف پر عزم و حوصلے کا اظہار کرتے۔ آپ ﷺ نے کبھی اپنے دشمنوں سے بھی کبھی بدلہ نہیں لیا یہاں تک فتح مکہ کے موقع پر ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے جب اسلام قبول کیا تو آپ ﷺ نے اس سے بھی در گزر کیا جبکہ وہ آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ کا کلیجہ چبا چکی تھی لیکن احترام انسانیت کے پیش نظر آپ ﷺ دشمنوں سے بھی نار واسلوک نہ کرتے تھے۔

اسلام ہر انسان کی جان، مال، عزت و آبرو، عبادت، مذہبی رسم و رواج تہوار، روز گار، حصول علم ور حصول انصاف کا مکمل حق دیتا ہے۔

حضرت علیؓ کا قول ہے! جو کوئی ہمارا ذمی ہے، اس کا خون، اس کی دیت اور اس کا مال ہماری طرح قابل احترام ہے۔

۷۔ قانون کی پاسداری:

اسلام میں قانون کی پاسداری اور اس پر عمل کرنے کی خاص تاکید آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ریاست مدینہ میں قانون کی پاسداری کی نہایت عمدہ مثال قائم کی، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں چیف جسٹس کے فرائض بھی انجام دئے چنانچہ مسلمان اور غیر مسلموں کے بے شمار معاملات اور فیصلوں کو رسول اللہ ﷺ نے نہایت عدل وانصاف کے ساتھ انجام دئے، مسلمانوں کے مابین فیصلے قرآن کریم کی روشنی میں جبکہ غیر مسلموں کے فیصلے ان کی مذہبی کتابوں کے مطابق فرمائے اور عدل وانصاف کا نہایت بہترین نظام قائم کیا جس کی نظیر ملنا محال ہے۔

قرآن کی روشنی میں:

بے شک اللہ انصاف اور نیکی کا حکم دیتا ہے۔ (القرآن)

جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں سو وہی فاسق ہیں۔ (القرآن)

اس آیت میں اللہ تعالی نے حکام پر تین باتیں فرض کی ہیں۔

۱۔فیصلہ کرنے میں اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔

۲۔فیصلہ کرنے میں لوگوں کے دباؤ یا خوف میں مبتلا نہ ہوں۔

۳۔اللہ کی آیات کے بدلے میں تھوڑی قیمت نہ لیں یعنی (پیسہ لے کر فیصلہ ظالم کے حق میں نہ لکھ دیں)۔

احادیث کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! عادل حاکم کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (حدیث)

رزائل اخلاق: (برے رویے، گناہ):

3.12.1۔ اخلاق رذیلہ کی تعریف بیان کر سکیں۔

Q. Explain what is meant by bad deeds.

جواب۔ رزائل اخلاق سے مراد برا رویہ اور برا سلوک ہے جو دوسروں کو تکلیف پہنچائے اور ان کی شرمندگی کا سبب بنے، یعنی گناہ کا ہر کام برا اخلاق ہے۔ برے اخلاق میں جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، منافقت، جلن، حسد، غرور، تکبر، والدین کی نافرمانی، پڑوسیوں کو اذیت دینا، حرام روزی کمانا، اولاد کی اچھی تربیت نہ کرنا، دھوکہ دینا، جھوٹی قسمیں کھانا، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی اور تمام بری عادات و خصائل شامل ہیں جن سے کسی بھی انسان کو تکلیف پہنچے۔ شریعت کی اصطلاح رزائل سے مراد وہ تمام برے کام جن کو اللہ اور اللہ کے

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا، یہاں تک کہ ان کے کرنے پر گناہ و رعذاب کی وعید سنائی گئی انھیں برے اخلاق کہا جاتا ہے ان کی تعداد بے شمار ہے تاہم ان میں سے کچھ گناہ کبیرہ ہیں اور کچھ گناہ صغیرہ ہیں۔

قرآن کی روشنی میں:

لوگو! کیا میں تم کو بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟ وہ ہر جعلساز اور بدکار پر اترتے ہیں، جو سنی سنائی باتوں کو کان میں پھونکتے ہیں جبکہ ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ (الشعراء۔۲۲۱)

تباہی ہے ہر اس شخص کے لئے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن کرے اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرے، جس نے مال جمع کیا اور گن گن کر رکھا۔ (الھمز ہ ۱۔۷)

حدیث کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بدترین ہے وہ شخص جس کے برے اخلاق کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں۔ (متفق علیہ)

3.12.2۔ اخلاقی برائیوں (منافقت، تہمت، جھوٹ، حسد، تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، منشیات کا استعمال، رشوت ستانی و بدعنوانی) سے پیدا ہونے والے انفرادی اور اجتماعی نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔ (ERQ)۔

Q. Explain what is meant by evils (Hypocrisy, Allegations, Lying, Jealousy, Prejudice, Selfishness, Profanity, Drug Abuse, Bribe, Corruption).

۱۔ منافقت: Hypocrisy

منافق عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی دورخا، دوغلی پالیسی یا طرز عمل اختیار کرنے والا یا جس کا ظاہر اور باطن الگ ہو، شریعت کی اصطلاح میں منافق سے مراد وہ شخص جو بظاہر مسلمان ہو لیکن دراصل کافر ہو، وہ لوگوں کے سامنے جھوٹا ایمان جتاتا ہے اور اپنے کفر کو چھپاتا ہے۔

منافق کا دل اللہ کی وحدانیت، انبیاء کرام کی رسالت اور آخرت کے عقیدے سے خالی ہوتا ہے۔

معاشرے میں تین ہی طرح کے لوگ ہوتے ہیں ۱۔ جو پورے خلوص سے اللہ پر ایمان لے آئے اور اسلام میں داخل ہو گئے یہ مسلمان کہلاتے ہیں۔

۲۔ اسلام کے مخالفین یعنی کفار جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ بھی کئی معبود ہیں اور وہ ان کی عبادت کرتے ہیں انھیں کفار یا غیر مسلم کہا جاتا ہے۔

۳۔ بظاہر اسلام لے آئے لیکن درپردہ وہ کسی دوسرے مذہب کے پیروکار ہیں انھیں منافقین کہا جاتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالی نے بڑی وضاحت سے ان تینوں جماعتوں کا ذکر کیا ہے جبکہ منافقین معاشرے کے نہایت خطرناک ترین لوگ ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنی دوہری چال سے لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں۔

۱۔ اعتقادی منافق:

اعتقادی منافق سے مراد وہ شخص جس کا عقیدہ ہی درست نہ ہو اور وہ اسلامی عقائد اللہ پر ایمان، رسولوں پر ایمان، آخرت پر ایمان، الہامی کتابوں، فرشتوں اور تقدیر پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ ایسا شخص روپے پیسے کے لالچ کی وجہ سے اپنا بہروپ بھرتے ہیں اور مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر ان کے راز معلوم کرتے ہیں اور ان کے خلاف سازشوں میں پیش پیش ہوتے ہیں۔

۲۔ عملی منافق:

عملی منافق سے مراد ایسا شخص جس کا ایمان اور عقیدہ تو درست ہو لیکن اس کا عمل درست نہ ہو اور وہ اس میں دوغلی پالیسی اور دورخا پن دکھاتا ہو یعنی اس کی تربیت درست طریقے سے نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے اس میں یہ کمزوری ہوتی ہے۔

قرآن کی روشنی میں:

منافق تو یقیناً جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے۔ (النساء۔۱۴۵)

اللہ یہ گواہی دیتا ہے کے بلاشبہ منافق ہی جھوٹے ہیں۔(المنافقون)

حدیث کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روشنی میں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!منافق کی تین نشانیاں ہیں۔

۱۔جب بات کرے گا تو جھوٹ بولے گا۔

۲۔جب وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا۔

۳۔اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھوئی جائے گی تو وہ اس میں خیانت کرے گا۔(متفق علیہ)۔

رزائل خلاق کے انفرادی وراجتاعی زندگی پر اثرات:

۱۔منافقت، جھوٹ،دھوکا،وعدہ خلافی اور غلط بیانی سے فرد کا اعتماد اور یقین شدت سے مجروح ہوتا ہے۔

۲۔انفاردی وراجتاعی سطح پر لوگ اپنی ان عادات کے سبب شدید نقصانات اٹھاتے ہیں۔

۳۔لوگ ایسے لوگ کو نفرت اور حقارت سے دیکھتے ہیں۔

۴۔ایسے افراد کی کسی بات کا یقین نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ یہ دھوکے باز ہوتے ہیں۔

۲۔اتہام (بہتان): Allegations

اتہام عربی زبان کا لفظ ہے جو بہتان سے نکلا ہے جس کے معنی کسی شخص پر جھوٹا لزام لگانا ہے اگر چہ وہ عیب اس شخص میں سرے سے موجود ہی نہ ہو یعنی کسی بھی پاک باز مرد یا عورت کے کردار کے حوالے سے کوئی ایسی بات کہہ دینا جس سے اس کے کردار اور ساکھ کو شدید قصان پہنچیہ گناہ کبیرہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں واضح ہدایت موجود ہے۔

قرآن کی روشنی میں:

جولوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر بغیر کسی گناہ کے انھیں ایذا پہنچاتے ہیں، انھوں نے بے شک بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھایا۔(االحزاب۔۵۸)

جولوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر اس پر چار گواہ نہ لا پائیں، تو تم ان کو ۸۰ کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی بھی قبول نہ کرو یہی بدکار ہیں۔(النور۔۴)

احادیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!جس شخص نے کسی مومن یا مومنہ پر بہتان باندھا۔اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن خبال(دوزخ کے ایک طبقہ کی کیچڑ)میں بند رکھے گا حتی کے وہ اپنے بہتان سے نکل آئے لیکن وہ اس سے نہیں نکل سکے گا۔(المعجم الکبیر۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ رکھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ رکھے گا۔(بخاری)

رزائل خلاق کے انفرادی وراجتاعی زندگی پر اثرات:

۱۔کسی بھی پاک باز مرد وعورت پر بہتان لگانا انسانیت سے گرا ہوا عمل ہے۔

۲۔بہتان لگانے والے افراد منفی سوچ کے حامل، کمتر انسان ہوتے ہیں۔

۳۔ایسے افراد اپنی بدزبانی اور بدگمانی کی وجہ سے لوگوں کے لئے شدید تکلیف کا سبب بنتے ہیں۔

۴۔ایسے لوگوں کو معاشرے میں سخت ناپسند کیا جاتا ہے۔

۵۔ایسے لوگ معاشرے میں قابل نفرت ہوتے ہیں۔

۳۔کذب(جھوٹ) Lying

کذب عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معانی جھوٹ کے ہیں یعنی کسی سے غلط بیانی کرنا یا حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا ہے گمراہ کرنا یا واقعات کو جان بوجھ کر مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ غلط انداز سے پیش کرنا ہے۔جھوٹ بولنا نتہائی خلاق سے گری ہوئی حرکت ہے اور ایسا شخص جو کہ غلط بیانی کرتا ہو معاشرے میں اس کا کوئی مقام و مرتبہ نہیں رہتا کیونکہ

لوگوں کا اس پر سے اعتبار ختم ہو جاتا ہے۔اسلام نے بنی نوع انسان کو بار بار سیدھی اور سچی بات کرنے کی ہدایت فرمائی۔

قرآن کی روشنی میں:

جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے۔(القرآن)

بے شک اللہ جھوٹے کو راہ نہیں دکھاتا۔(الزمر)

اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کو جھٹلائے۔۔ایسے کافروں کے لئے جہنم میں ٹھکانہ ہے۔(الزمر۔۳۲)

احادیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا!مجھ میں چار بری عادتیں ہیں۔

۱۔میں چوری کرتا ہوں۔۲۔شراب پیتا ہوں۔۳۔بدکاری کرتا ہوں۔۴۔جھوٹ بولتا ہوں۔

تاہم میں ان سب کو نہیں چھوڑ سکتا ہاں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں تو میں کسی ایک بری عادت کو چھوڑ سکتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جھوٹ کو چھوڑ دو چنانچہ جب اس نے جھوٹ کو ترک کیا تو آہستہ آہستہ تمام برائیاں (چوری شراب نوشی و بدکاری) چھوٹتی چلی گئیں اور وہ نیکی کے راستے پر چل پڑا۔

رزائل اخلاق کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات:

۱۔جھوٹ ایک قابل نفرت عادت ہے۔

۲۔یہ کمزور بزدل اور گرے ہوئے لوگوں کی عادت ہے۔

۳۔ایسے افراد لوگوں کے اعتماد کو مجروح کرتے ہیں۔

۴۔جھوٹے لوگوں کی معاشرے میں کوئی عزت اور وقار نہیں ہوتا ہے۔

۴۔حسد: Jealousy

حسد عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کسی شخص کا دوسرے شخص کی نعمت خوشحالی، علم و عقل یا دولت و ثروت کو دیکھ کر یہ سوچنا کہ اس سے یہ نعمت چھن جائے یعنی کسی کے خلاف بغض و کینہ، نفرت اور اس کے خلاف برا سوچنا حسد کہلاتا ہے، شریعت کی اصطلاح میں کسی خوشحال شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے نعمتوں سے نوازا ہو اسے دیکھ کر جلنا، کڑھنا، بے چین ہونا اور اس سے حسد کرنا ہے۔

قرآن کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حسد کی مذمت فرمائی ہے اور اپنے بندوں کو یہ دعا سکھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح سے دعا مانگا کریں!

اے اللہ!میں حسد کرنے والے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرے۔(الفلق۔۱۔۲)

احادیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!بندے کے دل میں دو چیزیں اکھٹی نہیں ہو سکتیں۔۱۔ایمان۔۲۔حسد۔(سنن النسائی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کفار مکہ اور سرداران قریش جلن، حسد، بغض اور کینہ رکھتے تھے جب ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھاتے، کچرا پھینکتے، اونٹ کی اوجھڑی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ڈالتے یا طائف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برسائے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کو بڑھایا اور پوری دنیا میں دین اسلام نہایت تیزی سے پھیلتا رہا اور بالآخر وہ لوگ بھی اسلام قبول کرنے پر مجبور ہو گئے جو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سخت دشمن تھے۔

رزائل اخلاق کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات:

۱۔حسد ایک نفسیاتی بیماری ہے جس میں حاسد لوگوں کی نعمتوں کو دیکھ کر جل جاتا ہے۔

۲۔ایسا شخص اللہ کی تقسیم پر اعتراض کرتا ہے۔

۴۔ تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کے سارے پیغمبروں اور انبیاء کرام سے ان کی قوم نے بغض، جلن اور حسد رکھا ہے۔
۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جلن اور حسد میں آ کر حضرت یوسفؑ کو کنویں میں پھینک دیا۔
۶۔ قابیل نے ہابیل سے جل کر اس کا قتل کر دیا۔

۵۔ تعصب: Prejudice

عصبیت، عربی زبان کا لفظ ہے، جو (ع۔ ص۔ ب) سے مشتق ہے، اس اعتبار سے تعصب کا مطلب کسی بھی اچھی یا بری بات کی بے جا حمایت یا طرف داری کرنا ہے، یعنی تمام کمزوریوں کو جانتے ہوئے بلا جواز کسی بھی بات کی شدت سے حمایت کرنا۔

تعصب کی سب سے بڑی وجہ جہالت اور ہٹ دھرمی ہے یعنی تمام حقائق کے ادراک کے باوجود بلا جواز شدت سے کسی بھی بات پر اڑتے ہوئے معاشرے میں ایسی طرز فکر کو بڑھاوا دینا جس کا اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔

تعصب کا مطلب آپس میں مسلمانوں کا لڑنا، جھگڑنا، جس میں زبان، رنگ، نسل، مسلک اور مختلف School of Thoughts کا ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگانا، بلا وجہ اپنی برادری، زبان، رنگ و نسل اور مسالک کی حمایت کرنا وغیرہ۔ یہ طرز فکر جب کسی قوم یا معاشرے میں سرائیت کر جاتی ہے تو اس معاشرے کی تباہی میں کوئی کسر باقی نہیں رہتی۔

اسلام کی طرز فکر تو یہ ہے اللہ کے دین کی خاطر دوستی، دشمنی اور جنگ ہونی چاہیے، اس میں انسان کی اپنی ذاتی نفرتیں، نفع و نقصان کو ہرگز شامل نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ اللہ نے انسان کو دنیا میں صرف اپنی عبادت اور بندگی کے لئے بھیجا ہے، چنانچہ انسان کی پوری زندگی اللہ کے احکامات کی پیروی اور دین اسلام کی ترویج، اشاعت اور اس کی مضبوطی پر صرف ہونی چاہیے۔

قرآن کی روشنی میں:

هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ۔ (ھود ۷۷)۔ ترجمہ۔ (فرشتوں نے کہا) آج کا دن بڑا مشکل دن ہے۔

احادیث ﷺ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تعصب کے معنی یہ ہیں کے تم ظلم و ستم میں اپنی قوم کی مدد کرو۔ (بیہقی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! عصبیت کے زمرے میں یہ بات آتی ہے کے ایک شخص ظلم و زیادتی میں اپنی قوم کی نصرت اور حمایت کرے۔ (حدیث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جس نے عصبیت کی دعوت دی، وہ ہم میں سے نہیں، جس نے عصبیت پر لڑائی کی وہ ہم میں سے نہیں۔ جس کی موت عصبیت پر ہوئی وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابو داؤد)

رزائل خلاق کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات:

۱۔ تعصب رکھنے والا شخص دین اسلام کو نا قابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے۔
۲۔ اس برائی کی وجہ سے مسلمانوں کو انفرادی و اجتماعی سطح پر کمزور کر دیا جاتا ہے۔
۳۔ کمزور عقیدہ مسلمانوں کو متعصب ٹولہ رنگ، نسل، مسلک، عقائد اور جھوٹی باتوں کے جھانسے میں لے کر مسلمانوں کی جمعیت کو نا قابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے۔
۴۔ متعصب ٹولہ ظلم و ستم اور جھوٹی باتوں کو معاشرے میں عام کرنے کے ایک طاغوتی مشن پر ہوتا ہے۔
۵۔ تعصب کا دین اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں بلکہ یہ اسلام اور مسلمانوں کو کمزور کرنے کی ایک سازش ہے۔

۶۔ خود پسندی: Selfishness,

خود پسندی ایک نفسیاتی بیماری ہے، اس قسم کے بیمار انسان کو اپنی اچھائیوں اور برائیوں سے نا صرف پیار ہوتا ہے بلکہ اسے ان پر فخر بھی ہوتا ہے اور وہ دوسروں کے سامنے اپنی اچھائیوں کی تعریف تو کرتا ہی ہے لیکن وہ اپنی برائیوں پر بھی غرور کرتا ہے مثلاً

۱۔اس نے مجھے ایک سنائی تو میں نے اس کو چار سنائیں۔

۲۔میں تو دو منٹ میں اگلے کی طبیعت صاف کر دیتی ہوں۔

۳۔میں بہت بد تمیز ہوں ابھی تم نے میری بد تمیزی دیکھی نہیں ہے۔

۴۔میں تو ہل کر پانی بھی نہیں پیتا۔

۵۔میں اپنی فیلڈ میں نمبر ون ہوں۔

۶۔مجھ جیسا کھانا کوئی نہیں بنا سکتا۔وغیرہ

اسلام اس طرز فکر کی شدت سے مذمت کرتا ہے اور ہر قسم کے غرور اور تکبر کو سخت ناپسند کرتا ہے کیونکہ غرور و تکبر اور خود پسندی شیطان کی طرز فکر ہے جس کی وجہ سے وہ جنت سے نکالا گیا چنانچہ مسلمانوں کو بھی عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرنی چاہیے اور اللہ کی نعمتوں پر اللہ کی شکر گزاری کرنا چاہیے۔

قرآن کی روشنی میں:

بے شک اللہ ہر متکبر اور اترا کر چلنے والے کو ناپسند فرماتا ہے۔(لقمان۔۱۸)

حدیث ﷺ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔(مسلم)

رزائل اخلاق کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات:

۱۔خود پسند،مغرور اور متکبر شخص افراد اور معاشرے کے لئے تکلیف کا سبب ہوتا ہے۔

۲۔ایسے لوگوں کو معاشرتی سطح پر سخت ناپسند کیا جاتا ہے۔

۳۔غرور،تکبر اور خود پسندی ایک شیطانی عمل ہے۔

۴۔خود پسند شخص شیطان کا پیرو کار ہوتا ہے۔

۵۔خود پسند شخص معاشرے میں قابل نفرت ہوتا ہے۔

۷۔فحش گوئی: Profanity

فحش گوئی کا مطلب شرمناک باتوں،گالی گلوچ یا بیہودہ باتوں کو کھلے عام لوگوں کے سامنے بیان کرنا،فحش گو انسان کو Obscene Talker کہتے ہیں۔

اسلام چغل خور،لوگوں میں جدائی ڈالنے والے مغرور،متکبر،دوغلے منافق اور پاک دامن لوگوں پر عیب لگانے والوں کو سخت عذاب کی وعید سناتا ہے کیونکہ یہ سارے گناہ شیطانی عمل ہیں،اللہ تعالیٰ فحش گو اور بے حیاء انسان کو سخت ناپسند کرتا ہے کیونکہ فحش گو قیامت کے دن اللہ کے سامنے کتے کی مسخ شکل میں پیش کیا جائے گا۔

فحش گوئی کی کئی نفسیاتی وجوہات بھی ہیں مثلاً۔

۱۔فحش گو دوسروں کو کمتر سمجھتا ہے یعنی اگر کوئی غریب ہے یا اس کا روزگار معمولی ہے یا اس کی مالی حیثیت بہت کمزور ہے تو ایسی صورت میں لوگوں کی بڑی تعداد ان کا مذاق اڑاتی ہے،ان سے برا سلوک کرتی ہے اور ان کی بے عزتی کرتی ہے ،اور یہ تمام باتیں انتہائی تکبر کی علامت ہیں۔

۲۔فحش گو شخص بے ہودہ گفتگو اور بے ہودہ مذاق کرتا ہے وہ لوگوں کی تحقیر اور تذلیل کرتا ہے۔

۳۔فحش گو لوگوں کو کھلے عام گالیاں دیتا ہے اور اکثر نوجوان فیشن میں انگریزی میں گالیاں دیتے ہیں۔

قرآن کی روشنی میں:

بے شک جو لوگ ایمان والوں کے اندر فحاشی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔(النور۔۱۹)

احادیث کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن لعن طعن کرنے والا اور فحش گو نہیں ہوتا ہے۔(ترمذی)

رزائل خلاق کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات:

۱۔فحش گوئی اور بے حیائی کی تمام باتیں ایک صالح معاشرے میں سخت تکلیف کا سبب ہوتی ہیں۔

۲۔اسلام اس قسم کے لوگ اور اس قسم کی طرز فکر کی شدت سے مخالفت کرتا ہے۔

۳۔اسلام بے ہودہ اور بے معنی باتوں کو سخت ناپسند کرتا ہے کیونکہ یہ انسانوں کے گناہوں میں اضافے اور جہنم میں جانے میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

۴۔اسی وجہ سے اسلام نے خاموشی کو عمدہ عبادت قرار دیا ہے۔

۵۔بے حیائی کی باتوں سے افراد اور معاشرے کے اخلاق بری طرح سے متاثر ہوتے ہیں۔

۶۔بے حیائی کی تمام باتیں چاہے وہ کھلی ہوں یا چھپی ہوں، شیطانی عمل ہے۔

۸۔منشیات کا استعمال: Drug Abuse,

اسلام میں ہر نشہ آور شے کو خمر کہا جاتا ہے، کیونکہ نشہ آور شے کے استعمال سے انسان کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ صحیح و غلط کے درمیان پہچان کو بھول جاتا ہے۔

اسلام میں ہر نشہ آور چیز حرام ہے، چاہے اس کا کوئی بھی نام و شکل ہو، جس چیز کے استعمال سے انسان اپنے ہوش و حواس کھو دے اور اس کی عقل اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جائے ایسی تمام اشیاء خمر یا منشیات کہلاتی ہیں۔منشیات کی خرید و فروخت، کاروبار، بیچنا، خریدنا اور استعمال کرنا سب حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

منشیات کے استعمال کی بے شمار وجوہات ہیں۔

۱۔بری صحبت میں رہنے اور برے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے بھی منشیات کے استعمال کی عادت لگ جاتی ہے۔

۲۔کسی بیماری کی تکلیف سے نجات کے لئے۔

۳۔کسی غم یا ڈپریشن کو بھلانے کے لئے۔

۴۔گھریلو جھگڑوں کی وجہ سے۔

۵۔فیشن میں۔

۶۔نامور فلمی ایکٹرز اور ایکٹریس کو دیکھ کر۔وغیرہ

پاکستان میں ۵ لاکھ نوجوان نشے کی عادت میں مبتلا ہو چکے ہیں جو نہایت تشویشناک صورت حال ہے، تاہم دنیا بھر میں ۲۶ جون کو یوم انسداد منشیات کا دن منایا جاتا ہے، اور دنیا بھر میں مختلف سیمینار اور سمپوزیم میں ماہرین، منشیات کے انسانی صحت پر نہایت برے اثرات کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔

اسلام انسانی صحت کو بہت اہمیت دیتا ہے جب انسان جسمانی، ذہنی، دماغی اور نفسیاتی اعتبار سے صحت مند ہو گا تو وہ دنیا میں بڑے بڑے کام کرے گا، کیونکہ دنیا عمل کرنے کی جگہ ہے مومن کو دنیا میں کرنے کے بہت کام ہیں، دوسری جانب اللہ کسی انسان کو اتنا دکھ درد اور تکلیف نہیں دیتا جس کو وہ برداشت نہ کر سکے، جبکہ دکھ درد کو صبر سے سہنے والے افراد اللہ کو بہت پسند ہیں کیونکہ دکھ درد سے گزر نا انسان کی تربیت کا ایک حصہ ہے، جس طرح سے فوجی جوان سخت تربیت کے بعد اپنے ملک کی دفاعی ذمہ داری کو نبھاتے ہیں اور ایک کوہ آہن کی مانند دشمن کے سامنے سینہ سپر رہتے ہیں بالکل مومن کا بھی یہی معاملہ ہے اسے ساری عمر باطل قوتوں سے لڑنا، رزق حلال کمانا، نیکوں کا حکم دینا، برائیوں سے بچنا، اپنے بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کرنا، دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں اپنا کردار ادا کرنا اور معاشرے کا ایک اچھا انسان بننا ہے، چنانچہ ان تمام ذمہ داریوں کو ایک صحت مند انسان ہی بہترین طریقے سے نبھا سکتا ہے، جبکہ منشیات کا استعمال نہایت مایوس افراد کرتے ہیں، ان کے سامنے زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہوتا وہ اپنے آپ کو دنیا کی نہایت فالتو چیز سمجھتے ہیں، وہ اپنے آپ سے انتقام لیتے ہیں، وہ نہایت غم اور صدمے میں ہر وقت مبتلا رہتے ہیں اور منفی سوچ کے نہایت کمزور اور بے بس افراد ہوتے ہیں، اسلام اس طرز فکر اور اس طرح کے لوگوں کی شدید مخالفت کرتا ہے اور اللہ سے مایوس ہونے کو کفر گردانتا ہے چنانچہ تمام مسلمانوں کو ہمت اور حوصلے سے ان منفی چیزوں سے ہمیشہ دور رہنا چاہیے۔

قرآن کی روشنی میں:

اے ایمان والو! شراب، جوا، بت، پانسے یہ سب شیطانی کام ہیں تم ان سے بچتے رہو۔(مائدہ۔۹۰)

احادیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! پینے کی ہر وہ چیز جو نشہ لانے والی ہو حرام ہے۔(بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے، شراب پینے والا ایسا ہی ہے جیسے بتوں کو پوجنے والا۔ (طبرانی)

رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (طبرانی)۔

رزائل خلاق کے انفرادی و راجتماعی زندگی پر اثرات:

ا۔ منشیات کا استعمال کسی بھی معاشرے میں نہایت شرمندگی و رندامت کا سبب ہے۔

۲۔ جس معاشرے کے نوجوان منشیات اور نشے کی لت میں پڑ جائیں اس معاشرے کا مستقبل کا تو خدا ہی حافظ ہے۔

۳۔ یہ حکومت کی بھی ناکامی ہے کہ وہ منشیات کی خرید و فروخت کو کنٹرول نا کر سکے۔

۴۔ یہ بھی حکومت کی کمزوری ہے کہ وہ نوجوانوں کی نشے کی لت میں مبتلا کرنے والی وجوہات کا تدارک نا کر سکے۔

۵۔ ہر صالح معاشرے میں نوجوانوں کی تعلیم و تربیت، ان کی جسمانی، ذہنی، دماغی اور نفسیاتی سطح پر کرنا والدین، اساتذہ اور حکومت کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

۶۔ اسلام انسان کے وقار کو خصوصی اہمیت دیتا ہے، تاہم دکھ درد، غم اور پریشانیاں انسان کی بہترین روحانی تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۹۔ رشوت ستانی: Bribe

عربی زبان میں رشوت کو سحت کہتے ہیں اس سے مراد حرام مال، ہلاکت میں مبتلا کرنے والا مال یا جڑ سے اکھاڑ دینا کیونکہ یہ عبادات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی و رملیا میٹ کر دیتی ہے۔ رشوت لینے اور دینے والے دونوں جہنمی ہیں، رشوت ایک بڑا گناہ عظیم ہے، جس کا کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

رشوت کی کئی اقسام ہیں، کسی سے تحفے کی شکل میں وصول کرنا، کسی سے روپے پیسے کی شکل میں وصول کرنا، زمین جائیداد یا پھر پرمٹ اور کمیشن کی شکل میں وصول کرنا یہ سب کے سب رشوت کی مختلف شکل و صورت ہیں جو اسلام میں ناجائز اور حرام ہیں۔ اسلام رزق حلال کی بار بار سخت تاکید کرتا ہے کیونکہ رزق حلال کمانے والا اللہ کا دوست اور جنت کے راستے پر ہے جبکہ حرام طریقے سے رزق کمانے والا اللہ کا دشمن اور جہنمی ہے۔

قرآن کی روشنی میں:

جو اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں وہ کافر ہیں۔ (مائدہ۔۴۴)

احادیث کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔(بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے اور لینے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (سنن الکبریٰ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ہم جس کو کسی کام پر متعین کریں اور اسے تنخواہ بھی دیں اور وہ شخص اس کی علاوہ مزید (مال یا دیگر فوائد) کو حاصل کرے تو یہ خیانت ہے۔ (ابوداؤد)

رزائل خلاق کے انفرادی و راجتماعی زندگی پر اثرات:

ا۔ رشوت معاشرے اور انسانی خلاقیات کو تباہ کرنے کا اہم ترین سبب ہے۔

۲۔ جس معاشرے میں رشوت سرائیت کر جائے اس معاشرے کی تباہی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہتا۔

۳۔ رشوت رزق حرام ہے، جو افراد اور معاشرے کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

۴۔ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

۵۔ پاکستان میں رشوت اور رزق حرام کو کمانا اپنے انتہائی عروج پر ہے، یہی وجہ ہے کے قوم، افراد اور معاشرہ زوال کا شکار ہیں۔

۱۰۔ بدعنوانی: Corruption

بدعنوانی کو انگریزی زبان میں Corruption کہتے ہیں، بدعنوانی کا اصل سبب لالچ، خوف، دنیا سے شدید محبت، مال سے شدید محبت، جھوٹ، مکاری، خود نمائی اور آخرت

سے بے خوفی ہے، بد عنوان یا کرپٹ انسان ایک منفی سوچ کا کمزور عادہ پرست اور دنیادار قسم کا انسان ہوتا ہے جس کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ مال کہاں سے اور کیسے آرہا ہے؟ وہ مال کی محبت میں اس قدر گرفتار ہوتا ہے کہ جائز اور ناجائز کی تمام حدبندیوں کو عبور کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ روپیہ کمانے کے راستے پر گامزن رہتا ہے۔

بد عنوان شخص کے لئے سب کچھ صرف دنیا ہوتی ہے اس کو اللہ کا اور آخرت کا کوئی خوف نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی اس کو اپنی اس کرپشن سے کوئی خوف آتا ہے، وہ صرف اور صرف دنیاوی خواہشات کی تسکین کے لئے دنیا کے پیچھے اندھا دھند دوڑتا ہے اور دوڑتے دوڑتے بلا آخر ایک دن اپنی قبر کے جہنم میں جا گرتا ہے، بد عنوان شخص قتل، چوری ڈکیتی، رشوت سود خوری، لوٹ مار، ملاوٹ، جھوٹ، دھوکہ، منشیات کی خرید و فروخت اور اغوا برائے تاوان جیسے جرائم میں ملوث ہو کر دوزخ کا ایندھن کو اپنا مقدر بنا تا ہے۔

قرآن کی روشنی میں:

لوگو! کیا میں تم کو بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟ وہ ہر جعلساز اور بد کار پر اترتے ہیں۔ (الشعراء ۲۲۱)

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے اموال کو ناحق طریقے سے نا کھاؤ۔ (النساء ۲۹)

احادیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص سود کے ذریعے سے اپنے مال میں اضافہ کرے گا اس کا انجام مال کی قلت ہی ہو گا۔ (ابن ماجہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حرام کمائی میں کوئی برکت نہیں، نا ہی اللہ اس روپے سے دیے گئے خیرات اور صدقات کو قبول فرماتا ہے، جو شخص اپنے پیچھے حرام مال کو چھوڑ کر جائے گا تو یہ مال اس کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ (مسند احمد)

رزائل اخلاق کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات:

۱۔ بد عنوانی یعنی کرپشن ایک ایسا گناہ اور اخلاق رزیلہ ہے جو معاشرے، افراد اور نسلوں کو برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔

۲۔ اسلام جھوٹ، دھوکہ، مکاری، چالبازی، لالچ و مال کی حرص و ہوس کی سختی سے تردید کرتا ہے۔

۳۔ کیونکہ کرپشن معاشرے کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیتی ہیں۔

۴۔ کرپشن زدہ معاشرے میں کوئی اعلیٰ قدر باقی نہیں رہتی۔

۵۔ انسانیت کے شرف کو سب سے زیادہ شدید دھچکہ کرپشن سے لگتا ہے، کیونکہ معاشرے کی ہر سطح پر لوگ اس سے متاثر اور اس کی زد میں ہوتے ہیں۔

۶۔ ہر چیز میں ملاوٹ، چوری، سود خوری، ڈکیتی، غارت گری، لوگوں کی جان، مال اور عزت کی پامالی یہ سب کرپشن زدہ معاشرے کے تحائف ہیں۔

۷۔ یہ تمام برائیاں نسلوں میں منتقل ہوتی ہیں اور پورا اسلامی معاشرہ ان برائیوں سے سخت پامال ہوتا ہے۔

اخوت اسلامی:

3.13.1۔ لفظ اخوت کے لغوی و اصطلاحی معنی تحریر کر سکیں۔ (ERQ)۔

(-2016- -)

S.L.O.3.12.10. Explain the Literal and Terminological meaning of word Ukhuwwat?

جواب۔ اخوت کے لغوی و اصطلاحی معنی:

اخوت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی بھائی چارہ کے ہیں، عربی زبان میں 'اخ' یا 'اخی' بھائی کو کہتے ہیں۔

شریعت کی اصطلاح میں اخوت سے مراد تمام انسانوں کے درمیان محبت، اخوت اور بھائی چارہ کے جذبات کو پروان چڑھانا ہے۔

دنیا کے تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام اور حوا کی اولاد ہیں، اس اعتبار سے وہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں جبکہ دینی اعتبار سے بھی تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

قرآن کی روشنی میں:

یقیناً تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (الحجرات۔۱۰)

3.13.2۔قرآن اور حدیث کی روشنی میں اخوت اسلامی کی اہمیت کو واضح کرسکیں۔

S.L.O.3.12.11. Describe Islamic Brotherhood in the light of the Quran and Hadith.

جواب۔ **قرآن کی روشنی میں:**

تم پر اللہ کا یہ انعام ہے ۔۔۔۔۔ کے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔(آل عمران۔۱۰۳)

اللہ نے ان کے درمیان باہم محبت پیدا کردی۔(انفال۔۶۳)

یقیناً تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔(الحجرات۔۱۰)

احادیث ﷺ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے۔(حدیث)

ہر مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے اور ان کی مثال ایک جسم کی سی ہے اگر جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہو تو سارا جسم درد محسوس کرتا ہے۔(مسلم)

3.13.3۔سیرت طیبہ کی روشنی میں واقعہ مواخات کو بیان کرسکیں۔

جواب۔ **واقعہ مواخات:**

رسول اللہ ﷺ نے جب مدینہ ہجرت فرمائی تو آپ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات یعنی (بھائی چارہ) قائم کیا۔

آپ ﷺ نے ایک مہاجر اور ایک انصار کو بھائی بھائی بنایا تاکہ صاحب حیثیت انصار کمزور مہاجرین کی مدد کریں اور انھیں مالی و اخلاقی مدد فراہم کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے انصار بھائیوں کو اس بات کا پابند کیا کے وہ اپنے مہاجر بھائی کو اپنے گھر میں رہنے کی جگہ دیں،جو خود کھائیں،وہ اپنے مہاجر بھائی کو بھی کھلائیں،جو خود پہنیں ویسا ہی لباس اپنے مہاجر بھائی کو بھی مہیا کریں اور جو بھی روزگار یا کاروبار وہ کرتے ہیں اس میں اپنے مہاجر بھائی کو بھی شریک کریں تاکہ مہاجرین جلد اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں،چنانچہ اس بھائی چارے کے قیام کے کچھ عرصے کے بعد بہت جلد مہاجرین اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئے،تاہم دنیا میں اس مواخات کی مثال نہیں ملتی۔

3.13.4۔عصر حاضر میں اخوت اسلامی کی صورتیں اور طریقے تجویز کیجئے۔(CRQ).

سوال۔عصر حاضر میں اخوت اسلامی کو نقصان پہنچانے والے عناصر کو بیان کیجئے۔

(--2024-)

Q. Discuss that the promotion of Islamic Ukhuwwat is a guarantee for the development of Muslims in the present age.

جواب۔ **عصر حاضر میں اخوت اسلامی کے طریقے اور ان سے متعلق تجاویز:**

۱۔عصر حاضر میں اخوت اسلامی کے فروغ کی ضرورت پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے کیونکہ مسلمانوں کو کئی اندرونی و بیرونی چیلنجز درپیش ہیں۔

۲۔مسلمان کئی فرقوں میں بٹ گئے ہیں جس کی وجہ سے ان کی جمیعت کو شدید نقصان پہنچا ہے،چنانچہ مسلمانوں کا باہمی اتحاد بہت ضروری ہے۔

۳۔اسلام دشمن قوتوں نے سازش کے تحت مسلمانوں کو غیر منظم کیا،جس کی وجہ سے تمام امت مسلمہ کے درمیان اخوت اور بھائی چارہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

۴۔جماعت کے ساتھ عبادات کے ذریعے پوری دنیا میں مسلمانوں کی باہمی جمیعت،اتحاد،اتفاق اور نظم و ضبط کا پیغام پہنچتا ہے۔

۵۔علماء کرام،دانشور،اساتذہ اور اہل علم حضرات کی یہ اولین ذمہ داری ہے کے وہ عوام میں اخوت اور باہمی اتحاد اور اتفاق کا شعور اجاگر کریں،کیونکہ باہمی اختلافات سے مسلمان کمزور ہو جاتے ہیں جس سے ان کے دشمن کا بہت فائدہ ہوتا ہے۔

قرآن کی روشنی میں:

مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں،لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو۔(الحجرات۔۱۰)

احادیث ﷺ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مومنین ایک دوسرے کے لئے دیوار کی مانند ہیں۔ (بخاری)

حقوق العباد:

3.14.1۔ حقوق العباد کی تعریف کر سکیں۔(ERQ)۔

(- 2017- -)

جواب۔ حقوق العباد کی تعریف:

حقوق العباد عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی بندوں کے حقوق کی ادائے گی جب کئی افراد ملتے ہیں تو معاشرہ بنتا ہے، اگر معاشرے میں رہنے والا ہر فرد اپنے حقوق و فرائض سے واقف ہو تو لوگ امن و سکون کے ساتھ رہیں گے عام طور پر لوگوں کو اپنے حقوق تو یاد رہتے ہیں لیکن وہ اپنے فرائض کو ادا کرنا بھول جاتے ہیں تاہم فرائض سے کوتاہی اصل مسائل کا سبب ہیں۔ قرآن کریم و رسیرت طیبہ میں رسول اللہ ﷺ نے اس پر عمل کر کے دکھایا چنانچہ حقوق و رفرائض کی ایمانداری سے ادائے گی اللہ کا حکم بھی ہے اور سنت رسول ﷺ بھی، تاہم ان حقوق و رفرائض کی درست ادائے گی جنت کی راہ ہموار کرتی ہے اور ان ہی حقوق و رفرائض سے کوتاہی انسان کو اصل جہنم بھی کر سکتی ہے چنانچہ اس معاملے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ حقوق العباد میں والدین کی فرمانبرداری، اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت، بیوی و رشوہر کے حقوق و فرائض، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک پڑوسیوں، خواتین، اساتذہ و رغیر مسلموں کے ساتھ اچھے برتاؤ اور سلوک کو کہتے ہیں۔

3.14.2۔ قرآن و رحدیث کی روشنی میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق عائد ہوتے ہیں ان کو واضح کر سکیں۔

(- 2017- -)

جواب۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر عائد حقوق:

قرآن کی روشنی میں:

حقوق العباد میں سب سے پہلا حق والدین کا ہے، اس کے بعد رشتہ داروں، غیروں، بے کس یتیموں اور پھر مساکین کا ہے۔ (القرآن)

احادیث ﷺ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔ ا۔ سلام کا جواب دینا۔ ۲۔ بیمار کی عیادت کرنا۔ ۳۔ جنازے میں شرکت کرنا۔ ۴۔ دعوت قبول کرنا۔ ۵۔ چھینک آنے پر یرحمک اللہ کہنا۔ (بخاری)

معاشرے کے ہر فرد کے لئے حقوق و فرائض سے مکمل واقفیت ضروری ہے، کیونکہ لوگوں کو اپنے حقوق تو یاد رہتے ہیں لیکن وہ اپنے فرائض کو ادا کرنا بھول جاتے ہیں، جس کی وجہ سے افراد اور معاشرے میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً۔

ا۔ حکومت کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور طبی سہولیات فراہم کرے تاکہ معاشرے میں بے چینی اور جرائم کا خاتمہ ہو سکے۔

۲۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کو بہترین روزگار کے مواقع فراہم کرے، جس کے لئے حکومتی سطح پر نوجوانوں کو ہنر سکھایا جائے تاکہ وہ باعزت روزگار کمانے کے لائق بن سکیں۔

۳۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ خواتین کو بھی قومی ترقیاتی دھارے میں شامل کریں تاکہ ملک سے غربت کا خاتمہ ہو سکے، اور لوگوں کے مالی حالات بہتر ہو سکیں۔

۴۔ معاشرے کا ہر فرد دوسرے کا ادب و احترام کرے، ان سے پیار، محبت اور ہمدردی کا برتاؤ کرے اور ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کا خیال رکھے۔

۵۔ ہر فرد بیک وقت کئی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے مثلاً والدین اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں، اپنے والدین کی خدمت کرتے ہیں، اپنے پڑوسیوں، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، اپنے اساتذہ کی عزت، غیر مسلموں کے ساتھ اچھا سلوک اور اپنے ارد گرد موجود خواتین کو مکمل عزت دیتے ہوئے ان کا خیال بھی رکھتے ہیں۔

3.14.3۔ حقوق العباد کے نتیجے میں انسانی زندگی پر پڑنے والے سیاسی، سماجی، معاشی اور معاشرتی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

جواب۔ سیاسی اثرات:

ملک کا ہر فرد جب اپنے فرائض اور لوگوں کے حقوق کو دیانت داری سے ادا کرے گا تو از خود نظام زندگی میں بہتری آتی چلی جائے گی۔

۱۔ ملک میں سیاسی استحکام کے لئے ضروری ہے کہ اچھے، ایماندار اور دیانت دار لوگوں کو ووٹ دیا جائے، تا کہ وہ ملک و قوم کی ترقی کے بڑے اور مشکل فیصلے کر سکیں۔

۲۔ ملک کی سیاسی صورت حال اسی وقت بہتر ہو سکتی ہے جب ملک میں عدل و انصاف کا سخت قیام ہو، اور قانون سب کے لئے برابر ہو۔

۳۔ ملک کی عزت اور وقار میں اضافہ کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں تعلیم کے نظام کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا جائے۔

۴۔ ملک کی معیشت کی مضبوطی کے لئے ہنر مند طبقے کو مراعات دینا اس کے ساتھ ساتھ ان کو پیشہ ورانہ مہارتیں مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

۵۔ سیاسی اعتبار سے ملک سے کرپشن کے خاتمے کی از حد ضرورت ہے کیونکہ یہی وہ دیمک ہے جو ملک کو غربت کی سطح سے بھی نیچے پہنچا دیتا ہے۔

سماجی /معاشرتی اثرات:

۱۔ سماجی سطح پر معاشرے کے ہر فرد کو دوسرے کا ادب و احترام کرنا چاہیے، ان سے پیار، محبت اور ہمدردی کا برتاؤ کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

۲۔ سماجی سطح پر ہر فرد بیک وقت کئی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے مثلاً والدین اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں، اپنے والدین کی خدمت کرتے ہیں، اپنے پڑوسیوں، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، اپنے اساتذہ کی عزت، غیر مسلموں کے ساتھ اچھا سلوک اور اپنے ارد گرد موجود خواتین کو مکمل عزت دیتے ہوئے ان کا خیال بھی رکھتے ہیں۔

معاشی اثرات:

۱۔ ملک کو معاشی اعتبار سے مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ملک کرپشن سے پاک ہو اور ملک میں عدل و انصاف کا مضبوط اور بے رحم نظام رائج ہو جہاں مجرموں سے کسی قسم کی کوئی مروت نا برتی جائے اور انھیں ان کے جرائم کی سخت سزائیں دی جائیں۔

۲۔ ملک میں کارخانے اور فیکٹریاں لگائی جائیں تا کہ لوگوں کو روزگار فراہم ہو سکے۔

۳۔ کسانوں کو مراعات دی جائیں، اچھی کھاد، بیج، زرعی سامان، ٹریکٹر کی فراہمی اور فصل کے لئے پانی کے انتظامات بہت ضروری ہیں۔

۴۔ حکومت کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور طبی سہولیات فراہم کرے تا کہ معاشرے میں بے چینی اور جرائم کا خاتمہ ہو سکے۔

۵۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کو بہترین روزگار کے مواقع فراہم کرے، جس کے لئے حکومتی سطح پر نوجوانوں کو ہنر سکھایا جائے تا کہ وہ باعزت روزگار کمانے کے لائق بن سکیں۔

۶۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ خواتین کو بھی قومی ترقیاتی دھارے میں شامل کریں تا کہ ملک سے غربت کا خاتمہ ہو سکے، اور لوگوں کے مالی حالات بہتر ہو سکیں۔

غیر مسلموں کے حقوق:

3.15.1۔ قرآن اور حدیث کی روشنی میں غیر مسلموں کے حقوق بیان کیجئے۔

سوال۔ اسلام نے اقلیتوں کو کون سے حقوق دیئے ہیں، تین نکات بیان کیجئے۔

(2024--)

Q. Explain the rights of non Muslims in the light of Holy Quran and Hadith.

جواب۔ غیر مسلموں کے حقوق:

اسلام غیر مسلموں کے ساتھ اچھے تعلقات کی ہدایت کرتا ہے۔ ان کے ساتھ نیکی، حسن سلوک، احترام، شرف انسانیت اور ہمدردی کے ساتھ پیش آنا اسلام کی روایت ہے۔

اگر والدین غیر مسلم ہوں تو ان کی دل جوئی، خدمت اور اطاعت میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے اور ان سے ادب و احترام کے ساتھ پیش آیا جائے ان کی ہر بات مانی جائے سوائے اس بات کے، اگر والدین یہ کہیں کے دین اسلام چھوڑ دو اور اپنے پرانے مذہب پر آ جاؤ۔

حضرت اسماء بنت ابو بکر کی والدہ غیر مسلم تھیں وہ حضرت اسماء سے ملنے آئیں اور ان کے لئے کئی تحائف بھی ساتھ لائیں جنھیں حضرت اسماء نے قبول فرمایا اور اپنی والدہ کی بہت عزت اور تکریم بھی کی۔

اگر رشتہ دار اور پڑوسی غیر مسلم ہوں تو اسلام ان کے ساتھ بھی نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسلامی ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے غیر مسلم شہریوں کے ساتھ مکمل عدل و انصاف کے ساتھ سلوک کرے۔ ایک اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو مکمل قانونی چارہ جوئی کا حق حاصل ہوتا ہے۔

اگر غیر مسلم نے جزیہ دینے کے بعد مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی ہے تو اسلامی ریاست ان کی جان، مال اور عزت و آبرو کی محافظ ہے۔

ہر ریاست میں دو طرح کے غیر مسلم پائے جاتے ہیں۔

۱۔ ایسے غیر مسلم جو مسلمانوں کے خلاف ہر وقت سازش اور ایذا رسانی کرتے ہیں۔

۲۔ ایسے غیر مسلم جو مسلمانوں کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں اور ان کی مدد بھی کرتے ہوں۔

قرآن کی روشنی میں:

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (الممتحنہ۔۱)

کسی قوم کی دشمنی کے باعث تم انصاف کو ہر گز نہ چھوڑ دینا عدل کرو۔ (المائدہ۔۸)

حدیث ﷺ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جس نے بغیر کسی وجہ کے (ذمی یعنی غیر مسلم) کو قتل کیا اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔ (سنن ابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ دوس کی ہدایت کے لئے اللہ سے دعا فرمائی۔ (حدیث)

رسول اللہ ﷺ نے طائف کے نوجوانوں کے نہایت برے رویے پر ان کو معاف فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس یہودی عورت کو معاف فرمایا جس نے آپ ﷺ کے کھانے میں زہر ملایا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے ہندہ کو بھی معاف فرمایا، جس نے آپ ﷺ کے چچا حضرت امیر حمزہ کا کلیجہ غزوہ احد کے دن چبایا تھا۔

3.15.2۔ سیرت طیبہ کو مد نظر رکھتے ہوئے وضاحت کیجئے کہ مسلمانوں پر اقلیتوں (غیر مسلموں) کے کیا حقوق ہیں۔ (ERQ)

Q. Explain the rights of minorities incumbent upon Muslims by keeping in view the life of the Holy Prophet (P.B.U.H).

جواب۔ سیرت طیبہ کی روشنی میں غیر مسلموں کے حقوق:

رسول اللہ ﷺ رحمت اللعالمین ہیں اور تمام جہانوں پر آپ ﷺ کی رحمت کا نزول مسلسل جاری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلموں اور ذمیوں کے بے شمار حقوق بیان فرمائے، جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذمیوں کو مکمل مذہبی آزادی ہے۔

۲۔ غیر مسلم اپنی عبادات اور تہوار کرنے میں آزاد ہیں۔

۳۔ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانے اور انھیں ان کی عبادات سے روکنے کو منع فرمایا۔

۴۔ غیر مسلموں کے خداؤں کو برا کہنے سے روکا گیا ہے۔

۵۔ غیر مسلموں کو مکمل عدل و انصاف فراہم کرنا اسلامی ریاست کی اولین ذمہ داری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جس نے بغیر کسی وجہ کے (ذمی یعنی غیر مسلم) کو قتل کیا اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔ (سنن ابوداؤد)۔

۶۔ غیر مسلموں سے اگر جزیہ وصول کر لیا گیا ہے تو ان کے جان، مال، عزت اور آبرو کے مکمل تحفظ کی ذمہ داری اسلامی ریاست پر عائد ہوتی ہے۔

۷۔ اسلام دین میں جبر کو سخت ناپسند کرتا ہے چنانچہ دین اسلام کی ترویج و اشاعت کا انتظام تو اسلامی ریاست میں مستقل بنیادوں پر جاری رہے گا لیکن کسی بھی غیر مسلم کو زبردستی اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

۸۔ غیر مسلموں کے ساتھ اچھے سلوک کی بے شمار مثالیں سیرت طیبہ میں موجود ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے عفو و درگزر کی وجہ سے بے شمار غیر مسلم حلقہ اسلام میں داخل ہوئے۔

مثلاً رسول اللہ ﷺ نے طائف میں بد تمیز نوجوانوں کو نا صرف معاف کیا بلکہ ان کے لئے دعا خیر بھی فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ دوس کی ہدایت کے لئے اللہ سے دعا فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے دشمنوں کو معاف فرمایا، جس سے متاثر ہو کر کئی غیر مسلم دشمن مسلمان ہوئے

حقوق نسواں /خواتین کے حقوق:

3.16.1۔ حقوق نسواں کا مفہوم بیان کر سکیں۔

Q. Explain right's of Women.

جواب۔ خواتین کے حقوق /حقوق نسواں:

حقوق نسواں کا مطلب ہے، خواتین کے وہ حقوق اور قانونی استحقاق یعنی Entitlement ہیں، جن کا مطالبہ دنیا کے بہت سے معاشروں میں خواتین کی جانب سے کیا جاتا ہے تاہم انیسویں صدی کی حقوق نسواں کی تحریک یعنی Women's rights movement اور بیسویں صدی کی حقوق نسواں تحریک یعنی Feminst movement کو حقوق نسواں کے حوالے سے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

حقوق نسواں کی اصطلاح سے مراد خواتین کے مکمل جسمانی تحفظ، معاشی خودمختاری، سماجی اداروں میں روزگار کے مواقعوں کا حصول، مردوں کے برابر تنخواہیں، پسند کی شادی کا حق، تعلیم کا حق، قانونی چارہ جوئی کا حق اور وراثت کے حقوق شامل ہیں۔

3.16.2۔ قبل از اسلام عورتوں پر ہونے والے مظالم (بہ حیثیت ماں بیٹی، بہن بیوی اور بیوہ) کو بیان کر سکیں۔

جواب۔ قبل از اسلام خواتین پر ہونے والے مظالم:

بہ حیثیت ماں:

اسلام سے قبل گھر کی تمام خواتین مظلوم و بے بس تھیں ماؤں کو کسی قسم کی فضیلت اور افتخار حاصل نہ تھا گھر کے تمام فیصلے باپ کیا کرتا جبکہ ماں کی حیثیت کسی کنیز سے کم نہ تھی۔

بہ حیثیت بیٹی:

زمانہ جاہلیت میں اہل عرب بیٹیوں کو زندہ زمین میں دفن کر دیا کرتے، جبکہ چین میں باپ اپنی بیٹیوں کو جنگل بیابان میں دھوکے سے تنہا چھوڑ آتا۔

اگر بیٹیاں مجبوراً گھروں میں پل جاتیں تو انھیں نامناسب غذا نامناسب لباس، وراثت سے محروم رکھا جاتا۔ لڑکیوں کو تعلیم، نکاح، روزگار اور قانونی چارہ جوئی کا کوئی حق حاصل نا تھا اور ان کے ساتھ جانوروں سے زیادہ بدترین سلوک کیا جاتا تھا۔

بہ حیثیت بہن:

قبل از اسلام معاشرے میں بہنوں کو کسی قسم کے کوئی حقوق حاصل نا تھے باپ اور بھائی مل کر ان کی جائیداد اور وراثت میں موجود حصہ کو زبردستی کھا جایا کرتے انھیں طرح طرح سے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا، اور وہ کسی جگہ پر انصاف کو حاصل نہیں کر پاتیں اد لے بدلے کی شادیوں میں دونوں طرف کی خواتین پر ظلم و ستم اور ناانصافیوں کی نا ختم ہونے والی داستانیں اب بھی قدیم ادب میں موجود ہیں، اکثر بھائی اور باپ جوئے میں اپنی بہنیں اور بیٹیاں ہار جایا کرتے۔

بہ حیثیت بیوی:

قبل از اسلام بیویوں کو پیر کی جوتی سمجھا جاتا ایک مرد بہت ساری عورتوں سے شادی کرتا ہر مرد اپنی بیویوں کو آپس میں بدل لیا کرتے شادی کے وقت کسی قسم کا کوئی مہر اور حقوق خواتین کو حاصل نا تھے، مرد اپنی بیویوں کو بار بار طلاق دیتے اور طلاق دینے کے باوجود ان کو آزاد نا کرتے وقتی طور پر بھی کچھ شادیاں کی جاتیں پھر شوہر اپنی بیوی کو چھوڑ کر چلا جاتا اور اس شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد عورت کے ذمہ ہوتی باپ اپنی اولاد کی پرورش اور اخراجات سے بری الذمہ ہوتا۔

جنگوں کے نتیجے میں مال غنیمت کی شکل میں ملنے والی عورتوں کو کنیز بنا کر رکھا جاتا اور ان پر بے انتہاء ظلم و ستم بھی کیا جاتا۔

بہ حیثیت بیوہ:

قبل از اسلام اگر کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو خاندان کا کوئی بھی محرم یا نامحرم مرد اس عورت کا وارث بن جاتا اور اس عورت سے زبردستی شادی کر لیتا۔

بیوہ عورتوں کے ساتھ بجائے ہمدردی کے انھیں منحوس اور تمام پریشانیوں کی اصل وجہ سمجھا جاتا۔

ہندوستان میں بیوہ خواتین کو ہر قسم کی خوشی کی تقریبات سے دور رکھا جاتا، اور ان کے سایے تک کو منحوس سمجھا جاتا۔

ہندوستان میں بیوہ عورت کی دوسری شادی کا کوئی تصور نا تھا ان کو معمولی لباس، معمولی بچا ہوا کھانا دیا جاتا اکثر خواتین کو شوہر کی چتا کے ساتھ جلنے پر مجبور کیا جاتا یعنی ستی کر دیا جاتا

گناہوں سے پاک ہو گئے۔

3.16.3۔ اسلام نے عورتوں کے حقوق (تعلیم وتربیت، عزت واحترام، معاشی اور معاشرتی تحفظ، ذہنی اور جسمانی اذیتوں سے تحفظ، اظہار رائے کی آزادی، اور وراثت میں حصہ) کی جس طرح پاسداری کی ہے اس کی وضاحت کر سکیں۔

جواب۔ اسلام میں خواتین کے حقوق:

تعلیم کا حق:

اسلام نے مسلمان مرد و عورت پر علم کے حاصل کرنے کو فرض قرار دیا ہے چنانچہ قرآن کریم کی تعلیم قرآنی احکامات کو سیکھنا اور سمجھنا تمام مرد و عورت پر لازم و ضروری ہیں اس کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم و تربیت کا حصول بھی تمام مسلمان خواتین پر لازم ہے۔

عزت واحترام کا حق:

مسلمان عورتوں کی عزت واحترام معاشرے کے ہر فرد پر لازم ہے اسلامی ریاست میں اگر کوئی شخص مسلمان پاکباز عورت پر کوئی بہتان لگاتا ہے تو اس کو اس الزام کو ثابت کرنے کے لئے عدالت میں چار گواہ پیش کرنے پڑیں گے، بصورت دیگر اسلامی ریاست اس الزام لگانے والے کو ۸۰ کوڑے لگائی گی۔

اسلام میں بہتان لگانا، غیبت، چغلی اور کسی کی بھی عزت پر کوئی بات کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ پاکستان میں خواتین پر بہتان لگانے کی سزا پانچ سال بمع جرمانہ ہے۔ جبکہ بہتان لگانے والے شخص پر دفعہ ۴۹۶ کا اطلاق ہو گا۔

معاشی اور معاشرتی تحفظ کا حق:

اسلامی ریاست میں خواتین کو مکمل معاشی و رسماجی تحفظ حاصل ہے خواتین کو روزگار اور کاروبار کا مکمل حق حاصل ہے اسی طرح سے تمام مسلمان خواتین کو ان کے گھروں کے علاوہ سماج میں بھی مکمل تحفظ فراہم کیا جاتا ہے یہ حکم قرآن اور حدیث ﷺ سے بھی ثابت ہے اور پاکستان کا آئین بھی خواتین کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے۔

ذہنی اور جسمانی اذیتوں سے تحفظ:

اسلامی ریاست میں کسی بھی خاتون کو نقصان پہنچانا یا اس کو ہراساں کرنا جرم ہے جبکہ پاکستان کے آئین میں دفعہ ۵۰۹ کے تحت ہراساں کرنے والے شخص کو تین سال کی قید ہو سکتی ہے، کسی بھی خاتون کو دیکھ کر گانا گانا، کوئی غیر اخلاقی حرکت کرنا یا برا بھلا کہنا یہ سب جرم ہے۔

اظہار رائے کی آزادی:

اسلام خواتین کو مکمل ظہار رائے کی آزادی دیتا ہے پاکستان میں خواتین کو ووٹ کا حق حاصل ہے، خواتین اپنی رائے کے اظہار کے لئے مکمل آزاد اور خود مختار ہیں جبکہ اکثر خواتین رسول اللہ ﷺ کے سامنے برملا اپنے خیالات کا اظہار کر لیا کرتیں، اور رسول اللہ ﷺ ان کی بات کو توجہ سے سنا کرتے۔

حق وراثت:

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں والدین کی جائیداد میں بیٹے اور بیٹیوں کے حصے کو مقرر فرمایا ہے، اسی طرح سے شوہر کی جائیداد میں بیوی کا حصہ اور ماں کا حصہ بھی مقرر ہے یہ اللہ کا قائم کردہ نظام و رقانون ہے جس کی پاسداری ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اتحاد بین المسلمین:

3.17.1۔ قرآن اور حدیث کی روشنی میں اتحاد بین المسلمین کی اہمیت بیان کر سکیں۔

Q. Explain definition and importance of Unity of Ummah.

جواب۔ اتحاد بین المسلمین:

اتحاد بین المسلمین کا مطلب ہے اتحاد امت یعنی دنیا میں جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں ان کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ خلوص، اخوت اور بھائی چارے کا رشتہ تو اپنی جگہ موجود ہے لیکن وہ تمام مسلمان ایک دوسرے مسلمان کے لئے خیر خواہی، ایثار اور ہمدردی کے جذبات کے ساتھ ساتھ ان کے مدد گار بھی رہیں گے۔

قرآن کریم میں اس کی خاص تاکید موجود ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ میں بھی اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ (آل عمران)

یہ تمھاری امت حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تمھارا رب ہوں۔ (الانبیاء۔۹۲)

ابتداء میں سارے انسان ایک ہی امت تھے بعد میں انھوں نے مختلف عقائد اور مسلک بنا لئے۔ (یونس۔۱۹)

احادیث ﷺ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ایک مومن دوسرے مومن کی لئے دیوار کی مانند ہے۔ (بخاری)

3.17.2۔ مسلمانوں کے اتحاد کو توڑنے والے عناصر کی نشاندھی کر سکیں۔

جواب۔ مسلمانوں کے اتحاد کو توڑنے والے عناصر:

۱۔ مسلمانوں کو توڑنے والا بنیادی عنصر عصبیت ہے جس میں رنگ و نسل مسالک زبان اور قومیت کی بنیاد مسلمانوں کو تقسیم کیا جاتا ہے۔

۲۔ خود کم علم مسلمان اور دیگر اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کو فرقوں میں تقسیم کرتی ہیں تا کہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان رہیں۔

۳۔ جب مسلمان آپس میں لڑیں گے تو ان کی جمیعت کمزور ہو گی جس سے دشمن کو فائدہ پہنچے گا۔

۴۔ اسلام دشمن عناصر مسلمانوں کو مسلمان سے لڑواتے ہیں، جس سے مسلمانوں کے درمیان نفرت اور بدلے کی آگ تیز ہوتی ہے۔

۵۔ زبان اور قومیت پر بھی مسلمانوں کو لڑوایا جاتا ہے تا کہ مسلمان اپنی تمام قوتیں بجائے دنیا میں علم کے حصول اور ترقی پر خرچ کرے وہ آپس میں ہی ساری عمر لڑتے رہیں۔

۶۔ جان بوجھ کر نسلی منافرت پھیلائی جاتی ہے تا کہ مسلمانوں کا اتحاد ٹوٹ جائے۔

۷۔ جان بوجھ کر مسلمانوں کے مابین مسالک کا اختلاف چھیڑا جاتا ہے تا کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کو اپنا دشمن سمجھیں۔

۸۔ جان بوجھ کر ایسی سوچ کو پروان چڑھایا جاتا ہے جہاں ہر شخص اپنے آپ کو جنتی اور دوسرے کو جہنمی سمجھتا ہے۔

۹۔ جان بوجھ کر دین اسلام میں نت نئی باتوں کو شامل کیا جاتا ہے جس سے مسلمانوں کے مابین اختلافات جنم لیتے ہیں۔

۱۰۔ انگریزنے ہندوستان پر کامیاب حکومت کی، جبکہ اتنے بڑے ہندوستان میں کئی قومیتیں، مذاہب، مسالک اور رنگ و نسل کے لوگ آباد تھے، لیکن انگریز نے Divide and Rule کی پالیسی کو اپناتے ہوئے ساری عمر ہندوستان میں لوگوں کو لڑوایا اور خود اطمینان سے حکمرانی کرتے رہے۔

۱۱۔ آج پوری دنیا میں مسلمانوں کے ساتھ بھی یہی کیا جا رہا ہے لیکن مسلمانوں کو اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی ہے۔

3.17.3۔ عصر حاضر میں مسلمانوں کے باہمی اتحاد کے طریقے تجویز کر سکیں۔

جواب۔ مسلمانوں کے باہمی اتحاد کے طریقے:

۱۔ تمام مسلمان عصبیت سے دور رہیں۔

۲۔ تمام مسلمانوں کی دوستی، دشمنی اور جنگ صرف اور صرف اللہ کے لئے اور دین اسلام کی مضبوطی کے لئے ہو۔

۳۔ تمام مسلمانوں کو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا چاہیے اور آپس کے تفرقے سے دور رہنا چاہیے۔

۴۔ تمام مسلمانوں کو یہ بات اچھی طرح سے سمجھنا چاہیے کے مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، لہٰذو وہ اپنے مسلمان بھائی کو کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ مسلمانوں کو جاننا چاہیے کے جب وہ باہم متحد ہو کر رہیں گے تو دشمن ان کا کچھ نقصان نہیں کر پائے گا۔

۵۔ تمام مسلمانوں کو رنگ، نسل، زبان، مسلک اور قومیت سے بالاتر ہو کر صرف اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنی چاہیے۔

۶۔ تمام مسلمانوں کو اپنے باہمی اختلافات کو مٹا کر صرف اللہ کی خاطر ایک دوسرے کو معاف کر دینا چاہیے۔

۷۔ تمام مسلمانوں کو باجماعت عبادات کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ باجماعت عبادات کے ذریعے پوری دنیا میں مسلمانوں کے اتحاد اور نظم و ضبط کا ایک موثر پیغام پہنچتا ہے۔

۸۔ باجماعت عبادات میں شامل پانچوقت کی نماز ... جمعہ اور عید کی نماز ... رمضان کی تراویح کا اجتماع، حج کے موقع پر میدان عرفات، سعی، مزدلفہ اور منیٰ میں قیام وغیرہ شامل

ہیں، دوسری جانب سفید رنگ کا حرام بھی یک جہتی کی علامت ہے۔

۹۔تمام مسلمانوں کو کشمیراور فلسطین کے مسلمانوں کے دکھ درد اور تکلیف کو سمجھناچاہیےاوران کی ہرقسم کی مدد کرنا چاہیے۔

۱۰۔قرآن کریم میں اللہ نے مسلمانوں کولفظ مسلم کہہ کرپکاراہےچنانچہ اپنے آپ کودیوبندی،بریلوی،شیعہ،سنی،وہابی کہنےوالوں کے لئےپیغام ہےکےوہ اپنے آپ کومسلم کہلانےمیں فخر محسوس کریں۔

اسلام کی نشاۃثانیہ:

3.18.1۔نشاۃثانیہ کامفہوم تحریر کرسکیں۔

جواب۔نشاۃثانیہ کامفہوم:

نشاۃ ثانیہ یا Renaissance وہ اصطلاح ہےجو تاریخی طورپرمغرب سے مستعارلی گئی ہے،جب مغربی اقوام نےجدیدیورپ کی سماجی اورسیاسی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتےہوئےمذہبی حکمرانی وبادشاہت کوتہہ تیغ کیا یہی نہیں بلکہ اہل مغرب نےتاریک دورسےنجات حاصل کرتےہوئے چرچ کی بالادستی کو بھی ختم کیا۔

اہل مغرب بہت اچھی طرح سےعلم کی ضرورت اوراہمیت کو سمجھ چکے تھےچنانچہ انھوں نےسائنسی تخلیقات کےعمل کوناصرف تیزتر کیابلکہ ہراس نظریے کو بھی مسترد کیاجویورپ کی سائنسی ترقی کی راہ میں رکاوٹ تھاتاہم یورپ کےاس نشاۃ ثانیہ میں انقلاب فرانس کوخاص اہمیت حاصل ہے۔

لیکن اسلام کےنشاۃثانیہ سے مراد قرون وسطیٰ میں اندلس،بغداداورعرب ریاستوں کےقیام جہاں سماجی اورسیاسی نظام نے فکری ترقی کےمراحل نہایت تیزی سے طے کئے، تاہم اس عہد کوبجاطور پرنسل انسانی کانشاۃ اول بھی کہا جاسکتاہے۔

عبدالرحمن سوم اورمامون الرشید کےدورخلافت میں غرناطہ،بغداد،اصفہان اورکرہ ارض کے بڑےحصے پرجہاں مسلمانوں کی اکثریت اورحکمرانی تھی وہاں سائنس اورٹیکنالوجی نےعروج ورکمال حاصل کیا، کئی نادرکتابوں کےتراجم کئے گئے،اس دورمیں عوام اورخواص کےمشاغل میں فلسفہ،الہیات،سائنس،ٹیکنالوجی،جغرافیہ،تاریخ ورفنون لطیفہ پر مباحث ہوا کرتے،جس میں بڑےبڑےعلماءاورسائنسدان شریک ہوا کرتے،اس دورمیں الکندی،فارابی،ابن رشد،ابن الہیثم،جابربن حیان،بوعلی سینااورعمرخیام جیسے بڑے اورنامورسائنسدان تحقیق ورجستجومیں منہمک رہتے۔

3.18.2۔مستقبل کی منصوبہ بندی میں اللہ پربھروسہ اورمادی وسائل کی اہمیت بیان کرسکیں۔

جواب۔مستقبل کی منصوبہ بندی:

۱۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت اس قدراہم ہےجیسے کسی بھی انجانی منزل تک پہنچنے کےلئےروٹ میپ کی اہمیت ہے۔

۲۔نوجوان جب مستقبل کی منصوبہ بندی کرتے ہیں تواس میں ان کے چھوٹےاور بڑےGoals شامل ہوتے ہیں،بسااوقات کسی بڑے مقصد تک پہنچنے کے لئے کئی چھوٹے مقاصد کوپانا ضروری ہوتاہے،جیسےڈاکٹریاانجینیئر بننے کےلئےمیٹرک اورانٹرمیں اچھےنمبراورگریڈزضروری ہیں۔

۳۔مستقبل کی موثرمنصوبہ بندی کرتےہوئےنوجوانوں کےلئےضروری ہےکےوہ اس فیلڈ کےماہرین سے بھی مشورہ کریں۔

۴۔اب مختلف تعلیمی اداروں میں طلباءورطالبات کی Career Counselling بھی کروائی جاتی ہے،جس سے انھیں مستقبل کی منصوبہ بندی میں آسانی ہوتی ہے۔

۵۔مقاصد تک پہنچنے کےلئےجلدبازی،افراتفری یانامساعدحالات سےمایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔

۶۔بڑے مقاصد تک پہنچنےاوران کوحاصل کرنےکےراستےمیں چھوٹی بڑی بےشماررکاوٹیں آتی ہیں اورایساسب کےساتھ ہوتاہے،لہذارکاوٹوں اورمشکلات سےمایوس ہوکر کام دھورا نا چھوڑیں بلکہ عزم واستقلال سےاس مقصد کومکمل کرنے کی مسلسل کوشش کریں۔

۷۔ مستقبل کی منصوبہ بندی میں وقت کابہت زیادہ اہم کردارہے،اوراللہ تعالی نےوقت سب کوایک جتنادیاہےیعنی ۲۴ گھنٹوں کاایک دن،اور۳۶۵ دنوں کاایک سال۔ یہ وقت کی تقسیم ہرانسان کےلئےہےجواس کرہ ارض پررہتاہے۔

۸۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کےلئےمضبوط قوت ارادی کاہونابھی بےحدضروری ہے۔

۱۰۔مستقبل کی منصوبہ بندی میں قوت فیصلہ اور اس پر جم جانے کی بھی ضرورت ہے۔

۱۱۔نوجوانوں کو محنت کا عادی ہونا چاہیے اپنے وقت کی قدر کا احساس بہت اہم ہے، کیونکہ جو لوگ وقت کو ضائع کرتے ہیں وقت بھی ایسے لوگوں کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۲۔اللہ تعالیٰ کو ایسے بندے بہت پسند ہیں، جو زندگی کے حقائق، اور اس کے اصل مقاصد سے واقف ہوں۔

۱۳۔اللہ کے دیئے ہوئے وسائل کو خوش دلی سے استعمال کرتے ہوں۔اللہ پر بھروسہ کرتے ہوں، اور پوری دل جمعی کے ساتھ سخت محنت کے عادی ہوں۔

۱۴۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! تم جس چیز کے لئے کوشش کرتے ہو ہم وہ چیز تم کو دے دیتے ہیں۔

۱۵۔وسائل عام طور پر محدود ہوتے ہیں، جیسے روپیہ، پیسہ، انسان کی اچھی صحت، اطمینان، اور سکون کی مستقل کیفیات وغیرہ۔

۱۶۔مضبوط قوت ارادی کے حامل افراد تمام تر مشکلات کے باوجود اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اس کے لئے مسلسل محنت، جدوجہد اور کوشش کرتے ہیں۔

3.18.3۔اپنے سنہرے ماضی کو یاد کرتے ہوئے مستقبل کی منصوبہ بندی (سائنس و ٹیکنالوجی، معیشت اور خود انحصاری) کے طریقے تجویز کر سکیں۔

جواب۔مستقبل کی منصوبہ بندی کی تجاویز:

مسلمانوں کا ایک سنہری دور تھا جس میں انھوں نے سائنس اور ٹیکنالوجی میں بڑے کمالات دکھائے، لیکن آج مسلمان دنیاوی ترقی میں بہت پیچھے ہیں۔

سائنس اور ٹیکنالوجی:

۱۔سب سے پہلے تو مسلمانوں کو علم، سائنس اور ٹیکنالوجی کو سیکھنے کی بے حد ضرورت ہے۔

۲۔دنیا بھر میں نت نئی ایجادات ہو رہی ہیں، مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ ان علوم کو سیکھیں۔

۳۔پاکستان ایک زرعی ملک ہے یہاں اچھی فصل اور اچھی زراعت کے لئے نئی ٹیکنالوجی، اچھی کھاد، اچھے بیج، اچھے زرعی آلات اور زرعی یونیورسٹیز کے قیام کی بے حد ضرورت ہے، جہاں ماہرین ان نوجوانوں کو سکھائیں کہ دنیا میں ایک سال میں چار فصلیں کیسے تیار کی جاتی ہیں۔

۴۔بہت سی زرعی اور زرخیز زمینیں پانی کی کمی کی وجہ سے بنجر ہیں ان علاقوں تک پانی کی رسائی کو ممکن بنانا۔

۵۔پاکستان میں نوجوانوں کی بڑی تعداد بے روزگار ہے اس لئے ضروری ہے کہ انھیں ہنر سکھایا جائے تا کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔

۶۔IT کے شعبے میں مہارت وقت کی اہم ضرورت ہے چنانچہ اس فیلڈ میں نوجوانوں کے لئے آسانیاں اور شارٹ کورسز کروائے جانے چاہیے۔

۷۔ملک میں جاری Energy Crisis کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے Solar Energy کی ٹیکنالوجی کو عام کرنا۔

۸۔موسم کی سختیوں سے نبٹنے اور فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے شجر کاری مہم کو اسکول کالجز اور یونیورسٹیز میں عام کرنا چاہیے۔

۹۔پانی اللہ کی ایک عظیم نعمت ہے اس کو ضائع نا کریں۔

۱۰۔کراچی میں سمندری پانی کو قابل استعمال بنانے کے لئے Desalination Plant لگانے کی ضروت پر زور دینا چاہیے۔

معیشت اور خود انحصاری:

۱۔نوجوانوں کو بلا سود قرضے دیے جائیں تا کہ وہ چھوٹا موٹا کاروبار کر کے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا سیکھیں۔

۲۔خواتین کی بڑی تعداد غیر تعلیم یافتہ ہے انھیں بھی ہنر مند بنایا جائے اور ایسے شارٹ کورسز کروائے جائیں جس سے وہ بھی روپیہ کمانے لائق ہو جائیں۔

۳۔بنگلہ دیش ماڈل کے مطابق انھیں بھی چھوٹے قرضے فراہم کئے جائیں۔

۴۔صحت اور صفائی کا خاص خیال رکھا جائے تا کہ لوگ اچھی صحت کے ساتھ کام کر سکیں۔

۵۔نوجوانوں کو مثبت کام اور ہنر سے جوڑا جائے تا کہ وہ اپنی منفی انرجی کو مثبت کام میں خرچ کریں۔

۶۔پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار وسائل سے نوازا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ ایماندار افراد جو ملک اور قوم کی بھلائی چاہتے ہیں وہ آگے آئیں اور ملک کو آگے لے کر چلیں

۷۔پاکستان میں سمندر اور دریا سے بھاری مقدار میں Sea Food حاصل ہوتا ہے جس کی بین الاقوامی منڈی میں بہت مانگ ہے اس سے اچھا زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے۔

۸۔پاکستان میں بہترین کھیل کا سامان بنتا ہے جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں بہت مانگ ہے اس کاروبار کو بڑھایا جائے۔

۹۔پاکستان میں بہترین اور نہایت اعلیٰ معیار کا سوتی کپڑا بنتا ہے جو ملکی اور غیر ملکی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے چنانچہ ایسے کاروبار کو فروغ دیا جائے اور ان سے وابستہ افراد کو مراعات دی جائیں۔

۱۰۔پاکستان میں بہترین آلات جراحی (Surgical Instruments) بنتا ہے جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں بہت مانگ ہے، اس میں مزید ترقی کی جا سکتی ہے۔

۱۱۔پاکستان کا چاول، گنا اور کپاس کو دنیا بھر میں بے حد پسند کیا جاتا ہے۔

۱۲۔پاکستان میں آم کی بہت اچھی پیداوار ہوتی ہے اور دنیا بھر میں اس آم اور اس کے ذائقے کو بہت پسند کیا جاتا ہے۔

۱۳۔پاکستان میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں ہے ضرورت اس بات کی ہے کے نوجوانوں کو موقع دیا جائے ان پر اعتماد کیا جائے اور ان کی اچھی تربیت کے ساتھ ساتھ قانون کی بالادستی، کڑا احتساب اور کرپشن کا خاتمہ کیا جائے جب ہی ملک اور عوام ترقی کی راہ پر گامزن ہوں گے۔

اسلاموفوبیا اور ہماری ذمہ داریاں:

3.19.1۔ سلاموفوبیا کی تعریف کر سکیں۔

جواب: اسلاموفوبیا کی تعریف:

اسلاموفوبیا (Islamophobia) سے مراد اسلام دشمنی، اسلام سے خوفزدہ ہونا، اسلامی تہذیب سے ڈرنا یا مسلمانوں کے گروہ سے ڈرنا وغیرہ ہے۔

اگرچہ اسلاموفوبیا کی اصطلاح مسلمانوں اور اسلام کی حقارت اور تضحیک و تذلیل کے لئے تو ایک عرصے سے استعمال کیا جاتا تھا لیکن اس میں اچانک تیزی ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملے کے بعد آئی، امریکی اور اہل مغرب کا ماننا ہے کے مسلمان اور اسلام دہشت گردی کا دین ہے اور مسلمان دہشت گردوں نے ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر ایک منظم حملہ کر کے امریکہ کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

اگر اس معاملے کی آزادانہ تحقیق ہو جاتی تو یقیناً مسلمانوں سے متعلق یہ خوف نا رہتا لیکن مسلمانوں کی امیج کو خراب کرنے کے لئے یہ ایک منظم سازش تھی جو بڑی کامیابی سے مکمل ہوئی، جس کے نتیجے میں آج دنیا بھر کے مسلمانوں کو دہشت گرد سمجھا جاتا ہے۔

3.19.2۔ دنیا میں بڑھتے ہوئے اسلاموفوبیا کی صورتیں اور وجوہات کو واضح کر سکیں۔

جواب۔ اسلاموفوبیا کی وجوہات:

۱۔اسلاموفوبیا کی سب سے بڑی وجہ تو اہل مغرب کا مسلمانوں سے متعلق نفرت اور تنگ نظری کے جذبات ہیں۔

۲۔اہل مغرب مسلمانوں کے اچھے اقدامات کو بھی شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

۳۔اہل مغرب کا یہ خیال ہے کے اسلام ایک الگ تھلگ اور جامد مذہب ہے۔

۴۔اہل مغرب، اسلام کے نظام حیات اور نظریات کو اپنے آپ سے کمتر اور حقیر سمجھتے ہیں۔

۵۔اہل مغرب کا یہی ماننا ہے کے اسلام اور مسلمان نہایت غیر مہذب ہیں۔

۶۔اہل مغرب کا یہ بھی ماننا ہے کے اسلام دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے۔

۷۔اہل مغرب قرآن کریم کی جہاد بالسیف کی آیات پر اعتراضات اٹھاتے ہوئے یہ کہتے ہیں کے یہ مذہب پر تشدد ہے۔

۸۔اہل مغرب کے خیال میں اسلام ایک پر تشدد اور خون خرابے سے آلودہ مذہب ہے، جبکہ مسلمان جنگجو اور متشدد ہیں۔

۹۔اہل مغرب کا یہ ماننا ہے کے دنیا بھر کے مدارس میں پڑھایا جانے والا نصاب اور علماء کرام بنیاد پرست، کٹر اور دہشت گرد ہیں۔

۱۰۔اہل مغرب مسلمانوں کے جہاد اور غزوات پر کڑی تنقید کرتے ہیں۔

۱۱۔نائین الیون کے بعد اہل مغرب نے مسلمان اور اسلام کے خلاف ایک منظم مہم چلائی اور ان سے متعلق غلط فہمی کو پروان چڑھایا۔

۱۲۔مغربی میڈیا نے مسلمان اور اسلام کے خلاف دو اصطلاحات کا بہت چرچا کیا۔ ۱۔بنیاد پرست یعنی کٹر۔ ۲۔دہشت گرد۔

۱۴۔اسلام کے خلاف سازش میں کئی مسلمان دانشوروں نے مغربی سوچ کو ۔

۱۵۔مسلمان علماء کرام نے کبھی منظم ہو کر دنیا میں اپنے اس خراب امیج کی نفی نہیں کی، انھوں نے اپنے آپ کو مغرب کے دانشوروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔

3.19.3۔ عصر حاضر میں اسلاموفوبیا کے تدارک کا تجزیہ کر سکیں۔

جواب: اسلاموفوبیا کے تدارک کے اقدامات:

۱۔ ۶ دسمبر کو یورپی پارلیمان نے برسلز میں انسداد اسلاموفوبیا ٹول کٹ کا اجراء کیا اس قدم کا اصل مقصد اسلاموفوبیا کے بڑھتے ہوئے اثرات کو کم کرنا تھا۔

۲۔ ۲۰۰۱ء میں ڈربن میں اقوام متحدہ کی جانب سے نسل پرستی، نسلی تفریق اور عدم رواداری جیسی سوچ کے خلاف ایک کانفرنس منعقد کی گئی جس میں اسلاموفوبیا کے بڑھتے رجحان پر بھی بحث کی گئی۔

۳۔ ۲۰۰۴ء میں اقوام متحدہ نے اسلاموفوبیا پر قابو پانے کے لئے کانفرنس منعقد کی، اور اقوام متحدہ کے سیکریٹری کوفی عنان نے اسلاموفوبیا کی سختی سے مذمت کی۔

۴۔ انسداد اسلاموفوبیا کے لئے ایک ٹرسٹ قائم کیا گیا جس میں ۶۰ کے قریب سفارشات بھی پیش کی گئیں۔

۵۔ اسلاموفوبیا سے مثبت انداز سے نبٹنے کے لئے تمام بین الاقوامی فورمز پر پڑھے لکھے، سائنس ٹیکنالوجی اور دین اسلام پر مکمل گرفت رکھنے والے روشن خیال علماء کی ضرورت ہے جو اہل مغرب کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کی صحیح تصویر پیش کر سکیں۔

۶۔ مکالمہ یعنی ڈائیلاگ کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، دنیا کا ہر مسئلہ بات چیت سے حل کیا جا سکتا ہے، تاہم بات چیت کرنے والے کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے جو اسلام اور مسلمانوں کو درست طریقے کے ساتھ پیش کرنے کی مکمل صلاحیتوں سے آراستہ ہو۔

۷۔ مسلمانوں کو قرآن کریم و سیرت کے مطالعہ کی از حد ضرورت ہے۔

۸۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سیرت طیبہ کے وہ واقعات جس میں رسول اللہ ﷺ کے صبر، عفو و درگزر، ایثار، قربانی، عدل و انصاف اور ملک میں امن و امان کی کوششوں کے پہلوؤں نمایاں ہوں انھیں اجاگر کیا جائے۔

۹۔ مسلمانوں کی آدھی دنیا پر حکمرانی، ان کے عدل و انصاف کے قصے اور واقعات کو اجاگر کرنا بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

۱۰۔ ہر دور میں مسلمان اور اسلام کے خلاف سازشیں ہوتی رہی ہیں لیکن ان سازشوں کا مقابلہ نہایت حکمت اور دانشمندی سے کرنا ہی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات: MCQs

درست جوابات ( ) میں تحریر کئے گئے ہیں۔

۱۔ حدیث کی رو سے جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

غریب   مال دار   (قاطع رحم)   جن

۲۔ عربی زبان میں پڑوسی کو کہتے ہیں

(جار)   بار   تار   مار

۳۔ قرآن کریم کے مطابق پڑوسیوں کی اقسام ہیں۔

(۳)   ۴   ۵   ۲

۴۔ جنت۔۔۔۔کے قدموں تلے ہے۔

باپ   (ماں)   استاد   شیخ

۵۔ حقوق العباد میں عظیم تر حق ان کا ہے۔

(والدین)   رشتہ دار   پڑوسی   اساتذہ

جنت کی ہوا سے (جنت کی خوشبو سے) جنت کے حقوق سے جنت کی لذت سے

۷۔شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

غیبت جھوٹ خیانت (والدین کی نافرمانی)

۸۔بے شک اللہ حکم دیتا ہے عدل اور۔

صبر کا علم کے حصول کا (احسان کا) جہاد کا

۹۔بہترین ذکر ہے۔

(لاالہ الااللہ) سبحان اللہ اللہ اکبر الحمداللہ

۱۰۔بے شک اللہ۔۔۔۔ کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(صبر) تقویٰ جہاد ذکر

۱۱۔ایمان کی بنیاد پر اللہ کے حکم کو بجلانا کہلاتا ہے۔

ارکان اسلام (عمل صالح) صلہ رحمی یقین کامل

۱۲۔ کون اپنی بھڑ کائی ہوئی آگ میں خود جلتا ہے۔

(حاسد) کینہ پرور کمینہ دشمن

۱۳۔دینداری کے پردے میں مسلمانوں کو باہم لڑواتے ہیں۔

کافر (منافق) یہودی نصرانی

۱۴۔مواخات کے معنی ہیں۔

مساوات (بھائی چارہ) خیر خواہی ہمدردی

۱۵۔اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا ہے۔

رشتہ دار شراکت دار دشمن (بھائی)

۱۶۔اشرف المخلوقات ہیں۔

حیوان (انسان) فرشتے جنات

۱۷۔وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا جس نے اختیار کیا۔

(میانہ روی) توکل صبر صدق

۱۸۔عبادت کی قبولیت کے لئے لازمی ہے۔

نیت (کسب حلال) دعا شکر

۱۹۔رشتہ داروں سے حسن سلوک کہلاتا ہے۔

قطع رحمی (صلہ رحمی) ذی القربیٰ اقرباء پروری

۲۰۔دل کے اطمینان کے لازمی ہے۔

فکر الٰہی (ذکر الٰہی) آرام کھیل کود

۲۱۔صدق کے لغوی معنی ہیں۔

مساوات سخاوت دریادلی (سچائی)

۲۲۔اللہ کے مشہور صفاتی ناموں کی تعداد ہے

۱۰۰ (۹۹) ۸۸ ۷۷

۲۳۔ دوزخ کے سب سے نچلے حصے میں رکھے جائیں گے۔

کافرین　منافقین　(مشرکین)　کاذبین

۲۴۔ سب سے بہترین ذکر الٰہی ہے۔

(نماز)　روزہ　حج　زکوۃ

۲۵۔ صبر کے لغوی معنی ہیں۔

(برداشت کرنا)　غصے میں آنا　معاف کرنا　خاموش رہنا

۲۶۔ کون سا گناہ مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔

تہمت　(غیبت)　چغلی　چوری

۲۷۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا ہے جس میں سب سے زیادہ ہو۔

طہارت　عقیدہ　(تقویٰ)　جہاد

۲۸۔ نیک لوگ اس میں رہیں گے۔

(جنت)　دوزخ　ریگستان　وادی

۲۹۔ قرآن ہر شیطانی قوت کو یہ نام دیتا ہے۔

جالوت　(طاغوت)　ماروت　طالوت

۳۰۔ توکل علی اللہ کے معنی ہیں۔

اللہ کا خوف　(اللہ پر بھروسہ)　اللہ سے امید　اللہ پر ایمان

۳۱۔ اعمال کا دارومدار اس پر ہے۔

کسب حلال　عبادت　(نیت)　دعا

۱۔ اسلام نے عورت کو بہ طور ماں، بیوی اور بیٹی مندرجہ ذیل میں سے کس کا حق دار بنا دیا؟

الف)　وراثت۔

ب)　اولاد۔

ج)　عزت واحترام۔

د)　حصول ثواب۔

۲۔ حقوق العباد کی ادائے گی میں اسلام ترجیح دیتا ہے کے پہلے۔

الف)　معذوروں کی مدد کی جائے۔

ب)　مسافروں کی مدد کی جائے۔

ج)　پڑوسیوں کی مدد کی جائے۔

د)　قریبی رشتے داروں کی مدد کی جائے۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے کے ہم ہمارے ماتحت لوگوں کو بھی وہی کھلائیں اور پہنائیں جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

درج بالا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کن لوگوں کے لئے ظاہر ہو رہی ہے؟

الف) طالب علموں کے لئے۔

ب) والدین کے لئے۔

ج) نوکروں کے لئے۔

د) بے روز گاروں کے لئے۔

۴۔ معاشرہ اس وقت ترقی کرتا ہے جب وہاں کے لوگ اپنی صلاحیتیں معاشرے کی ترقی کے لئے استعمال کرتے ہیں، یہ اس وقت ممکن ہے جب انھیں

الف) کام کا زیادہ معاوضہ دیا جائے۔

ب) زیادہ کام دیا جائے۔

ج) جائز حقوق حاصل ہوں۔

د) جائیداد حاصل کرنے کے مواقع حاصل ہوں۔

۵۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمارے مال پر سب سے پہلا اور سب سے زیادہ حق کس کا ہے ؟

الف) گداگروں کا۔

ب) تمام غرباء کا۔

ج) غریب پڑوسیوں کا۔

د) غریب رشتہ داروں کا۔

۶۔ صبر واستقلال میں صبر کے لغوی معنی ہیں برداشت کرنا جبکہ استقلال کے لغوی معنی ہیں:

الف) کامیابی اور سکون۔

ب) پختہ ارادہ اور یقین۔

ج) استحکام اور مضبوطی۔

د) پختہ ارادہ اور بلند اخلاق۔

۷۔ منافق سے مراد کون لوگ ہیں؟

الف) لوگوں کو تنگ کرنے والے۔

ب) لوگوں کے کام نہ آنے والے۔

ج) کسی بات کو زبان اور دل سے رد کرنے والے۔

د) زبان سے راضی اور دل میں بغض رکھنے والے۔

۸۔ معاشرہ اس وقت ترقی کرتا ہے جب وہاں کے لوگ سکون اور اطمینان کے ساتھ اپنی صلاحیتیں معاشرے کی ترقی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ اس وقت ہی ممکن ہے جب انھیں

الف) محترم جانا جائے۔

ب) زیادہ کام دیا جائے۔

ج) جائز حقوق حاصل ہوں۔

د) جائز و ناجائز کام کرنے کے مواقع

۹۔ گناہ کبیرہ میں سے ایک گناہ جو انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں بہت زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کا ایسا عیب بیان کیا جائے جو اس میں موجود نہ ہو اور اس کے دامن عفت کو بلا وجہ داغ دار بنایا جائے۔

دی گئی تعریف درج ذیل برائیوں میں سے کس برائی کی طرف اشارہ کر رہی ہے؟

الف) حسد۔

ب) غیبت۔

ج) تہمت۔

د) منافقت۔

۱۰۔ رسول اللہ ﷺ نے شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ کس کو قرار دیا ہے؟

الف) رشوت لینا۔

ب) نماز ادا نہ کرنا۔

ج) بلا عذر روزہ چھوڑنا۔

د) والدین کی نافرمانی۔

۱۱۔ درج ذیل میں سے کون سا بیان ایثار کے حوالے سے درست ہے؟

الف) عمر ہر سال لوگوں میں صدقات و خیرات کرتا ہے۔

ب) زید دیانت داری سے لوگوں میں زکوۃ تقسیم کرتا ہے۔

ج) حامد اپنی ضروریات کے باوجود لوگوں کی مدد کرتا ہے۔

د) بکر فلاحی ادارے کے ذریعے لوگوں میں کپڑے تقسیم کرتا ہے۔

۱۲۔ صلوۃ اور حج میں کون سی خصوصیات مشترک ہیں؟

الف) برداشت۔

ب) طویل سفر۔

ج) مالی عبادت۔

د) اتحاد بین المسلمین۔

باب (۴)۔ہدایت کے سرچشمے،مشاہیر اسلام:

خلفاءراشدین:

4.1.1۔ خلفاءراشدین کا مفہوم بیان کر سکیں۔

جواب۔ خلفاءراشدین:

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد اسلامی حکومت کی باگ دوڑ خلفاءراشدین کے ہاتھ میں آ گئی۔

۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ اول ہیں۔

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ دوم ہیں۔

۳۔ حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ سوم ہیں۔

۴۔ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ الکریم خلیفہ چہارم ہیں۔

خلافت راشدہ کا کل دورانیہ تقریباً ۳۰ سالوں پر محیط ہے۔ خلفاءراشدین کے دور کی خاص بات یہ ہے کہ اس پورے ۳۰ سالہ دور میں اسلامی سلطنت کا انتظام قرآن اور سنت ﷺ پر قائم تھا۔

4.1.2۔ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں خلفاءراشدین کی جانب سے ایک فلاحی ریاست (رفاہ عامہ، امانت، عدل وانصاف، جہاد، اقلیتوں سے حسن سلوک اور احتساب) سے متعلق اٹھائے گئے اقدامات کو واضح کر سکیں۔

جواب۔ رفاہ عامہ:

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسلام کی سب سے بڑی خدمت فرماتے ہوئے قرآن کریم کو کتابی شکل دی، فتنہ جھوٹی نبوت کے خلاف جہاد، منکرین زکوۃ کے خلاف اعلان جہاد وغیرہ۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا دور خلافت ڈھائی سالوں پر محیط ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں اس تیزی سے فتوحات ہوئیں کہ مسلمانوں نے آدھی سے زیادہ دنیا فتح کر لی اور اسلام کا پرچم سندھ سے لے افریقہ تک لہرانے لگا۔

حضرت عمر فاروقؓ کا دور خلافت ساڑھے دس سالوں پر محیط ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ نے امت کو ایک قرآن پر جمع کیا اسی وجہ سے انھیں جامع القرآن بھی کہا جاتا ہے، حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں بڑی تیزی سے فتوحات ہوئیں، آپ کی خلافت کا دورانیہ بارہ سالوں پر محیط ہے۔

حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ الکریم کے دور خلافت میں اندرونی و بیرونی سازشیں اور خوارج کی سرکشی اپنے عروج پر تھی آپؓ نے اپنے دور خلافت میں متعدد جنگوں میں حصہ لیا ملک میں امن وامان قائم کیا نیز عدل وانصاف اور احتساب کی بے شمار مثالیں موجود ہیں، تاہم فتنہ خوارج کا تدارک آپ کے عہد کا بڑا چیلنج تھا۔

امانت:

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے دور خلافت میں دین اسلام کو رسول اللہ ﷺ کے دور کے مطابق ہی قائم رکھا۔ اور جو امانت انھوں نے خلافت کی شکل میں لی تھی اس امانت کی حفاظت میں نہایت خلوص سے اپنی خدمات کو انجام دیا۔

حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں خلافت رسول اللہ ﷺ کے دور جیسی ہی تھی، آپ نے اس خلافت کی امانت کی حفاظت فرمائی اور عدل وانصاف کے ذریعے اسلام کی اسی روح کو قائم رکھا جو رسول اللہ ﷺ کے دور میں موجود تھی۔

حضرت عثمان غنیؓ نے نہایت امانت اور دیانت سے حق خلافت ادا کیا، آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت نہایت خلوص سے انجام دی اور خلافت کی امانت کو نہایت دیانت داری سے انجام دیا۔

حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ الکریم نے فتنہ خوارج کو انجام تک پہنچایا جبکہ اپنے پورے دور خلافت میں نت نئی شورشوں اور سازشوں کا نہایت ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے اور باطل

قوتوں کو تہہ تیغ کرتے رہے، آپ نے خلافت جیسی امانت کی دائیگی میں نہایت مستعدی و رخلوص کا مظاہرہ کیا اور نہایت نامساعد حالات میں بھی دشمنوں کے سامنے سینہ سپر رہے۔

عدل وانصاف:

حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے عدل وانصاف کے قیام کے لئے بڑے اقدامات فرمائے، جھوٹی نبوت کے دعوے دار کے خلاف جہاد، منکرین زکوۃ کے خلاف جہاد الغرض آپ نے ملک کے طول و عرض میں مکمل امان و امان کے غرض سے عدل وانصاف کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا۔

حضرت عمر فاروق ؓ نے اسلام کی مضبوطی کی خاطر ملک کے طول و عرض میں نہایت مستحکم عدل کا نظام قائم فرمایا، آپ خود رعایا کے حال کو معلوم کرنے کے لئے رات کو گشت کیا کرتے جبکہ عمال کی شکایات پر انھیں سزائیں بھی دیتے، آپ کے دورخلافت میں عدل وانصاف کا نظام کافی منظم اور مضبوط بنیادوں پر استوار ہو چکا تھا۔

حضرت عثمان غنی ؓ کے دورخلافت میں گرچہ فتنہ اور سرکشی نے سر اٹھانا شروع کر دیا تھا جبکہ باطل قوتیں بھی مسلمانوں کے خلاف منظم ہو رہی تھیں تاہم آپ نے اسلام دشمنوں کو کچلنے اور ملک کے طول و عرض میں عدل وانصاف کے قیام کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔

حضرت علی ؓ کرم اللہ وجہ الکریم کا دورخلافت فتنہ گری سے بھرپور دور تھا جسے آپ جیسا مدبر ہی سنبھال سکتا تھا، حضرت علی ؓ منصب قضاء پر بھی فائز تھے، آپ نے ملک کے طول و عرض میں نظام عدل وانصاف کو فروغ دیا اور قرآن وسنت کی روشنی میں کئی اہم فیصلے کئے جنھیں تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا گیا۔

جہاد:

حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے دورخلافت میں جنگ یمامہ، جنگ سلاسل، جنگ الیس اور جنگ مذر ہوئیں۔

حضرت عمر فاروق ؓ کے دورخلافت میں جنگ بویب، جنگ قادسیہ، جنگ نمارق، جنگ کسکر، جنگ جسر، جنگ جلولہ اور جنگ نہاوند ہوئیں۔

حضرت عثمان غنی ؓ کے دورخلافت میں جنگ قبرص اور جزیرہ سائپرس کی فتح جبکہ آپ کے دورخلافت میں سب سے پہلا بحری بیڑہ جنگ قبرص میں استعمال کیا گیا۔

حضرت علی ؓ کرم اللہ وجہ الکریم کے دورخلافت میں جنگ صفین، جنگ جمل اور جنگ نہروان (خوارج کے ساتھ لڑی گئی جنگ) لڑی گئیں۔

اقلیتوں سے حسن سلوک اور احتساب:

حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے دورخلافت میں ذمیوں اور غیر مسلموں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل تھی اور ان کی جان مال عزت اور آبرو کی حفاظت کی ذمہ دار اسلامی ریاست تھی۔

حضرت عمر فاروق ؓ کے دورخلافت میں ذمیوں کا خاص خیال رکھا جاتا اور انھیں بیت المال سے امداد بھی فراہم کی جاتی نیز وہ اپنے تہوار اور مذہبی عبادات میں مکمل آزاد تھے۔

حضرت عثمان غنی ؓ کے دورخلافت میں بھی ذمیوں کے حقوق کی حفاظت کے خاص اہتمام قائم تھے، اور ذمیوں کی امداد بیت المال سے جاری تھی۔

حضرت علی ؓ کرم اللہ وجہ الکریم کے دورخلافت میں ذمیوں کی خصوصی نگہداشت جاری تھی ان کی جان مال عزت اور آبرو کی حفاظت کی ذمہ دار اسلامی ریاست تھی نیز حضرت علی ؓ کے دورخلافت میں ذمی اپنی عبادات اور مذہبی رسم و رواج کی ادائیگی میں آزاد تھے۔

4.1.3۔ خلفاء راشدین کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کا تجزیہ پیش کر سکیں۔

جواب۔ خلفاء راشدین کی جانب سے فلاحی اقدامات:

حضرت ابو بکر صدیق ؓ:

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے دورخلافت میں زکوۃ، عشر، جزیہ اور غنیمت کی آمدنی میں کافی اضافہ ہوا۔

۲۔ آپ نے تحفظ دین کا انتظام فرمایا۔

۳۔ تدوین قرآن آپ کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔

حضرت عمر فاروق ؓ:

۱۔ حضرت عمر فاروق ؓ کے دورخلافت میں ہندوستان سے لے کر افریقہ تک اسلامی پرچم لہرانے لگا۔

۲۔ آپ نے بیت المال یعنی خزانہ قائم کیا۔

۳۔ عدالتوں کا قیام اور قاضی کا تقرر۔

۴۔ ہجری کلنڈر کا اجراء

۵۔امیرالمومنین کالقب اختیار کیا۔

۶۔فوجی دفاتر کاقیام۔فوجیوں کی باقاعدہ تنخواہیں مقرر کرنا۔

۷۔دفترمال کاقیام۔

۸۔پیمائش کاطریقہ متعارف کرنا۔

۹۔مردم شماری۔

۱۰۔نہریں بنوانا،شہرآباد کرنا،تجارت کو وسیع پیمانے پراستوار کرنا،صوبوں کی تقسیم۔

۱۱۔بیرونی تاجروں کوتجارت کی اجازت۔

۱۲۔جیل کاقیام۔

۱۳۔پولیس کاقیام۔

۱۴۔جنگی سامان کی خریدوفروخت کامکمل نظام کاقیام۔

۱۵۔راتوں کوگشت کرنااوررعایاکاحال معلوم کرنا۔

۱۶۔فوجی چھاونیوں کاقیام۔

۱۷۔گھوڑوں کی عمدہ نسل کی افزائش۔

۱۸۔پرچہ نویس کاتقرر۔

۱۹۔مسافروں کی حفاظت کے لئے جگہ جگہ فوجی چوکیوں اورسرائے کاقیام۔

۲۰۔یتیم بچوں کی پرورش اوران کی نگہداشت کے لئےدارالامان کاقیام۔

۲۱۔غریب غیر مسلموں (یہودیوں،عیسائیوں اوربت پرستوں)کے لئےبیت المال سےماہانہ رقم کااجراء۔

۲۲۔مکاتب کاقیام۔

۲۳۔اساتذہ اورمعلموں کی باقاعدہ تنخواہوں کاقیام۔

۲۴۔قیاس کااصول قائم کرنا۔

۲۵۔فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کااضافہ۔

۲۶۔نمازتراویح کاقیام۔

۲۷۔تین طلاقیں اگرایک ساتھ دی گئی ہیں تووہ تین ہیں،اس قانون کااجراء۔

۲۸۔شراب کی حد ۸۰ کوڑے مقرر کرنا۔

۲۹۔تجارتی گھوڑوں پرزکوۃ کالاگوکرنا۔

۳۰۔نمازجنازہ میں چارتکبیروں پراجماع۔

۳۱۔مساجد میں وعظ کے طریقے کوجاری کرنا۔

۳۲۔امام اورموذن کی تنخواہوں کااجراء۔

۳۳۔مساجد میں روشنی کاانتظام۔

حضرت عثمان غنیؓ:

۱۔ مجلس شوری کاقیام۔

۲۔ عمال کااحتساب اوران کی نگرانی۔

۳۔بیت المال کےمحاصل اورمصارف کی سخت نگرانی

۴۔فوج کے لئے مراعات۔

۵۔بحری فوج اور اسلامی بحری بیڑہ کا قیام۔

۶۔سرائے اور پانی کے کنویں کے انتظامات۔

۷۔مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر اور توسیع۔

۸۔امت کو ایک قرآن پر جمع کرنا۔

حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ الکریم

۱۔بیرونی و اندرونی خانہ جنگیوں کا سدباب۔

۲۔نظام خلافت کی اصلاح۔

۳۔مزید فوجی چھاونیوں کا قیام۔

۴۔ٹیکس کی وصولی۔

۵۔عمال کی نگرانی اور ان کی تربیت۔

۶۔خراج کی آمدنی کا احتساب۔

۷۔بیت المال کی حفاظت۔

۸۔ذمیوں کے حقوق کی ادائے گی۔

۹۔عدل و انصاف کی بالادستی۔

۱۰۔بازار کی نگرانی۔

4.1.4۔بہ طور طالب علم اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے لئے اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔

جواب۔اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے لئے رائے:

۱۔اسلامی فلاحی ریاست میں ایماندار قیادت کا ہونا بہت ضروری ہے جو عوام کے ووٹ سے منتخب ہو کر آئے ہوں۔

۲۔اسلامی فلاحی ریاست میں عدل و انصاف کی بالادستی ہو اور قانون سب کے لئے برابر ہو۔

۳۔اسلامی فلاحی ریاست میں کرپشن کا خاتمہ ہو اور ایسے افراد کا کڑا احتساب ہو۔

۴۔اسلامی فلاحی ریاست میں رشوت ملاوٹ دھوکہ سود خوری چوری ڈکیتی بدعنوانیوں پر سخت اور کڑی سزائیں دی جائیں تا کہ ملک کا نظام بہتر ہو سکے۔

۵۔اسلامی فلاحی ریاست میں نوجوانوں کو علم و ہنر سے آراستہ کیا جائے۔

۶۔خواتین کو روزگار فراہم کیا جائے۔

۷۔بیرونی سرمایہ کاری کے ذریعے ملک کو مستحکم کیا جائے۔

۸۔زراعت کے شعبے کو ترقی دی جائے۔

۹۔بند کارخانوں اور فیکٹریز کو فنکشنل کیا جائے۔

۱۰۔نوجوانوں کو بلا سود قرضے دیے جائیں تا کہ وہ چھوٹا موٹا کاروبار کر کے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا سیکھیں۔

۱۱۔خواتین کی بڑی تعداد غیر تعلیم یافتہ ہے انھیں بھی ہنر مند بنایا جائے اور ایسے شارٹ کورسز کروائے جائیں جس سے وہ بھی روپیہ کمانے لائق ہو جائیں۔

۱۲۔بنگلہ دیش ماڈل کے مطابق انھیں بھی چھوٹے قرضے فراہم کئے جائیں۔

۱۳۔صحت و صفائی کا خاص خیال رکھا جائے تا کہ لوگ اچھی صحت کے ساتھ کام کر سکیں۔

۱۴۔پاکستان میں سمندر اور دریا سے بھاری مقدار میں Sea Food حاصل ہوتا ہے جس کی بین الاقوامی منڈی میں بہت مانگ ہے اس سے اچھا زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے

۱۵۔پاکستان میں بہترین کھیل کاسامان بنتا ہے جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں بہت مانگ ہے،اس کاروبار کو بڑھایا جائے۔

۱۶۔پاکستان میں بہترین اورنہایت اعلیٰ معیار کاسوتی کپڑا بنتا ہے جوملکی اورغیر ملکی ضروریات کوپورا کر سکتا ہے چنانچہ ایسے کاروبار کوفروغ دیا جائے اوران سے وابستہ افراد کو مراعات دی جائیں۔

۱۷۔پاکستان میں بہترین آلات جراحی(Surgical Instruments) بنتا ہے جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں بہت مانگ ہے،اس میں مزید ترقی کی جاسکتی ہے۔

۱۸۔پاکستان کاچاول، گنااور کپاس کودنیابھرمیں بےحدپسند کیاجاتا ہے۔

۱۹۔پاکستان میں آم کی بہت اچھی پیداوارہوتی ہےاوردنیابھرمیں اس آم اوراس کے ذائقے کوبہت پسند کیاجاتا ہے۔

۲۰۔پاکستان میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں ہے ضرورت اس بات کی ہے کے نوجوانوں کوموقع دیا جائے ان پراعتماد کیا جائے اوران کی اچھی تربیت کے ساتھ ساتھ قانون کی بالادستی، کڑا احتساب اور کرپشن کاخاتمہ کیاجائے جب ہی ملک اورعوام ترقی کی راہ پر گامزن ہوں گے۔

۲۱۔پاکستان کےہرشہری کا یہ بنیادی حق ہے کےوہ تعلیم سے آراستہ ہو،چنانچہ مفت تعلیم کاانتظام حکومت کی ذمہ داری ہے۔

۲۲۔پاکستان کےہرشہری کورہائش کی سہولیات فراہم کی جائیں۔

۲۳۔بالفاظ دیگرروٹی، کپڑااورمکان کے حق کوتسلیم کیاجائے۔

۲۴۔عوام کوطبی سہولیات فراہم کی جائیں۔

۲۵۔ عوام کودنیاکی ترقی سے ہم آہنگ کیاجائے۔

مسلم شخصیات کاتعارف:

۱۔ حضرت امام جعفرصادق۔

۲۔حضرت امام ابوحنیفہ۔

۳۔ حضرت امام مالک۔

۴۔حضرت امام شافعی۔

۴۔ حضرت امام احمدبن حنبل۔

4.2.1۔ان شخصیات کےحالات زندگی(ولادت باسعادت،حسب نسب،تعلیم وتربیت)تحریر کرسکیں۔

4.2.2۔ان شخصیات کےاخلاق واوصاف اورفضائل بیان کرسکیں۔

4.2.3۔ان شخصیات کی علمی خدمات کاجائزہ لےسکیں۔

.4.2.4۔ان شخصیات کی سیرت وکردار آج کےنوجوانوں کے لئےمشعل راہ ہے مثالوں کی مدد سے تجزیہ کرسکیں۔

۱۔حضرت امام جعفرصادق ؒ:

نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سیدنا جعفربن امام باقر بن زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب۔

تاریخ پیدائش۔۔۔۔ ۱۷ربیع الاول سن ۸۳ھ(مدینہ منورہ)۔

کنیت۔۔۔۔۔۔۔۔ابوعبداللہ۔ابواسماعیل۔

القابات۔۔۔۔۔۔۔صادق،صابر۔فاضل،طاہر۔

والد کانام۔۔۔۔۔۔سیدناامام باقر۔

والدہ کا نام۔۔۔۔۔۔۔ سیدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر۔

خاندان۔۔۔۔۔۔۔۔ قبیلہ قریش/شاخ۔ بنو ہاشم۔

شہادت۔۔۔۔۔۔۔۔۱۵ شوال سن ۱۴۸ھ (مدینہ منورہ)۔

ولادت باسعادت:

حضرت امام جعفر صادق ؓ کی ولادت باسعادت ۱۷ ربیع الاول سن ۸۳ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی آپ امام باقرؒ کے فرزند ہیں جو قرآن کریم کے ایک بڑے مفسر اور فقہ اسلامی کے رمز شناس مانے جاتے ہیں آپ کی والدہ ام فروہ بھی ایک بڑے علمی خانوادے سے تعلق رکھتی ہیں آپ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی پوتی اور ایک جلیل القدر تابعی حضرت قاسم کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت قاسم نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے کسب فیض حاصل کیا۔

امام جعفر صادق کی ذات گرامی میں ددھیال کی طرف سے حضرت علی ؓ کی شجاعت، عدالت، ذہانت اور علم جبکہ ننھیال کی جانب سے حضرت ابو بکر صدیق ؓ صداقت جمع ہوئی تاہم آپ کا شجرہ نسب اپنے والد کی جانب سے رسول اللہ ﷺ اور والدہ کی طرف سے حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے انتساب رکھتا ہے۔

روایت ہے کے جس سال آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اسی سال آپ کے چچا امام زید اور فقیہ اعظم امام ابو حنیفہ کی بھی ولادت ہوئی۔

سیرت امام جعفر صادق ؓ:

امام جعفر صادق ؓ کی شخصیت بے پناہ اوصاف و کمالات کا مجموعہ تھی آپ بے حد عالی مقام، صابر، شاکر، عابد، زاہد، ذاکر، قوی الایمان غریب پرور، متحمل مزاج، سخی، صادق اور امین تھے آپ اپنا بیشتر وقت عبادات اور ریاضت میں گزارتے اس کے ساتھ ہی آپ طلب حقیقت کی جانب بھی متوجہ رہتے اشیاء کائنات میں تفکر و تدبر آپ کا معمول تھا۔ آپ ہمہ وقت طلب علم اور ریاضت نفس میں مشغول رہتے یہی وجہ تھی کے آپ کا قلب دنیاوی خواہشات سے پاک اور خالی تھا۔ اللہ نے آپ کے قلب میں اخلاص کی نعمت کو ودیعت فرمایا چنانچہ آپ عبادات و ریاضت نہایت خلوص اور توجہ سے فرماتے۔ آپ نہایت سادہ اور منکسر المزاج تھے۔ خدمت خلق آپ کا شیوہ تھا۔

امام مالک آپ کے بارے میں فرماتے ہیں! میں جب بھی امام جعفر صادق ؓ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا آپ نہایت گرم جوشی، محبت اور خوش دلی سے میرا استقبال کرتے ہوئے اپنی چادر میرے بیٹھنے کے لئے بچھا دیا کرتے تاہم دوران ملاقات ایک دلفریب مسکراہٹ ہمیشہ آپ کے لبوں پر موجود رہتی۔ آپ اپنے مہمانوں کی حد درجہ عزت و تکریم فرماتے۔ امام مالک مزید لکھتے ہیں کہ! میری جب بھی امام جعفر صادق ؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے آپ کو درج ذیل کسی ایک حالت میں ہی پایا۔

۱۔ حالت نماز۔ ۲۔ حالت روزہ۔ ۳۔ تلاوت قرآن۔ ۴۔ حدیث کا بیان۔ تاہم آپ احادیث نبوی ﷺ کے بیان کے وقت بالخصوص وضو کرتے اور نہایت ادب سے درس حدیث دیتے جبکہ رسول اللہ ﷺ کے ذکر پر وفور جذبات سے آپ کے چہرے کی رنگت زرد پڑ جاتی۔

امام مالک آپ کی تعریف و توصیف میں ہمیشہ ہی رطب اللسان رہا کرتے۔

ایک مرتبہ آپ نے اپنے خادم کو کسی کام سے بھیجا جب وہ کافی دیر تک نہ آیا تو آپ اس کی تلاش میں نکلے۔ آپ نے دیکھا کے وہ ایک مقام پر سو رہا ہے تو آپ اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کو پنکھا جھلنے لگے۔

آپ کے دشمن اور حریف جب آپ سے گستاخی کرتے یا آپ سے برائی سے پیش آتے تو آپ ان کے برے رویے کو درگزر کرتے ہوئے ان سے بھلائی سے پیش آتے اور ان کے لئے دعائے استغفار فرماتے۔ حضرت امام کی شخصیت میں بلا کا رعب و دبدبہ، وجاہت اور وقار تھا۔

علم و فضل:

حضرت امام جعفر صادق ؓ بچپن سے ہی نہایت ذہین اور علم سے لگاؤ رکھتے تھے چنانچہ آپ کے اسی شوق کے نتیجے میں آپ نے بہت جلد تفسیر القرآن، فقہ، احادیث، اور علم کونیات میں دسترس حاصل کی۔ آپ مجتہد مستقل تھے اور اپنا ایک مخصوص منہاج رکھتے تھے۔ جو فقہ جعفریہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

آپ کے مجلس درس میں عراق کے جلیل القدر فقیہہ اور محدث شریک رہتے جن میں سفیان ثوری، حضرت امام مالک، حضرت امام ابو حنیفہ، شعبہ بن قاسم، سفیان بن عنیہ، سلمان بن بلال اور اسماعیل بن جعفر شامل ہیں۔ یہ تمام جلیل القدر آئمہ آپ سے اکتساب فیض کرتے تاہم آپ مجموعہ کمالات اور پیشوائے مشائخ تھے آپ نے کئی کتب تصنیف فرمائیں جن میں کائناتی اسرار و رموز کی عقدہ کشائی فرمائی دوسری جانب آپ کو علم فقہ پر بھی بھرپور دسترس تھی لہذا آپ کثر فقہی مناظروں میں بھی شریک ہوتے اور اپنے برجستہ جوابات سے سامعین کو حیرت زدہ کرتے۔ اللہ نے آپ کو یہ خاص صلاحیت ودیعت فرمائی تھی کے آپ نہایت تسلسل سے برملا جوابات ارشاد فرماتے جس میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہ ہوتا آپ کی تمام عمر دین کی خدمت میں بسر ہوئی اگر چہ آپ کے شاگردوں کی تعداد چار ہزار سے زائد بتائی جاتی ہے لیکن مشہور سائنسدان جابر بن حیان ان میں قابل ذکر ہیں۔

جابر بن حیان کو علم کیمیا، علم ریاضی اور علم نجوم پر خاص دسترس تھی۔ حضرت امام کی بارگاہ میں جابر بن حیان کو خاص قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور حضرت امام نے ان کے لئے خاص وقت مخصوص کر رکھا تھا جس میں کوئی دوسرا شریک نہ تھا۔

حضرت امام جعفر صادقؒ کی قرآن کریم پر گہری نظر تھی چنانچہ آپ اشیاء کائنات پر گہرا تفکر اور تدبر فرماتے اور ان میں چھپے علم و فلسفے کے اسرار و رموز کی وضاحت فرماتے۔

نکاح اور اولاد:

آپ کی متعدد ازواج تھیں جن سے سات صاحبزادگان اور تین صاحبزادیاں متولد ہوئیں آپ کے صاحبزادگان کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ ۱۔ اسماعیل بن جعفر۔ ۲۔ امام موسیٰ کاظم ۔ ۳۔ عبداللہ۔ ۴۔ اسحاق۔ ۵۔ محمد۔ ۶۔ عباس۔ ۷۔ علی۔

جب کے آپ کی صاحبزادیوں کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ ۱۔ ام فروا۔ ۲۔ اسماء۔ ۳۔ فاطمہ۔

تاہم آپ ہی کی اولاد میں خلفاءِ فاطمیہ بھی گزرے جن کی سلطنت ۲۹۲ء سے قائم ہوئی تاہم اس سلطنت کا دورانیہ تقریباً ۲۷۰ سال بیان کیا جاتا ہے۔

فرقہ اسماعیلیہ آپ کے فرزند اسماعیل بن جعفر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ابتداء میں آپ نے اپنے صاحبزادے اسماعیل بن جعفر کو ولی عہد نامزد کیا لیکن اسماعیل بن جعفر کا انتقال امام جعفر صادقؒ کی زندگی میں ہی ہو گیا بعد ازاں آپ نے اپنے دوسرے بیٹے امام موسیٰ کاظم کو اپنا ولی عہد اور جانشین نامزد کیا۔

لیکن اسماعیل بن جعفر کے ایک صاحبزادے محمد تھے جو کے خلفاءِ فاطمین کے بزرگ مانے جاتے ہیں۔ مورخین لکھتے ہیں کے خاندان فاطمیہ دولت و حشمت، شان و شوکت اور مال و تجارت میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتی تھی تاہم اس سلطنت کے عروج میں بحیرہ روم کے اطراف میں خوشحالی نے ڈیرے ڈال دیئے۔

مورخین خلفاءِ فاطمین کے چودہ بڑے بادشاہوں کے کارناموں کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

شہادت:

۱۵ شوال سن ۱۴۸ھ میں عباسی خلیفہ المنصور کے کہنے پر آپ کو زہر دیا گیا جو جان لیوا ثابت ہوا آپ کے تجہیز و تکفین میں آپ کے اہل خانہ شریک تھے آپ کی نماز جنازہ آپ کے بیٹے امام موسیٰ کاظم نے پڑھائی اور مدینہ منورہ کے جنت البقیع نامی قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ حضرت امام ابو حنیفہ کی نظر میں وقت کے سب سے بڑے فقیہ تھے:

(الف) (امام جعفر صادقؒ) (ب) امام ابو یوسفؒ (ج) امام محمدؒ (د) امام زفرؒ

1. According to Hazrat Imam Abu Hanifa the only Faqih (Jurist) of the present time is:

A. Imam Jafar-e-Sadiq S.A

B. Imam Abu Yousuf S.A

C. Imam Muhammed S.A

D. Imam Zafa S.A

۲۔ حضرت امام جعفر صادق یا تو روزے میں یا نفل اور قیام میں یا بکثرت ذکر میں، یہ قول ہے:

(الف) (حضرت انس بن مالکؒ) (ب) حضرت امام مالکؒ

(ج) حضرت امام شافعیؒ (د) حضرت امام احمد بن حنبلؒ

۳۔ حضرت امام جعفر صادق کی نماز جنازہ پڑھائی:

(الف) جابر بن حیان (ب) (امام موسیٰ کاظم) (ج) امام ابو حنیفہ (د) امام مالک

3. Who lead the funeral prayers of Hazrat Imam Jafar-e-Sadiq S.A

A. Jabir Bin Hyyan

B. Imam Musa Kazim

C. Imam Abu Hanifa

D. Imam Malik

۲۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ ؒ:

نام۔۔۔۔۔۔۔۔ نعمان بن ثابت۔

تاریخ پیدائش۔۔۔۔۔ ۸۰ ہجری بمقام کوفہ (عراق)۔

کنیت۔۔۔۔۔۔۔۔ ابو حنیفہ۔

لقب۔۔۔۔۔۔ امام اعظم

والد کا نام۔۔۔۔۔۔۔ ثابت بن زوطی۔

وصال۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۵۰ ہجری۔

امام ابو حنیفہ کا نام نعمان بن ثابت تھا، لقب امام اعظم اور کنیت ابو حنیفہ تھی جبکہ سلسلہ نسب نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق ایران سے تھا آپ کی کنیت جو کے آپ کے نام سے زیادہ مشہور ہے وہ حقیقی نہیں بلکہ وصفی ہے جس کے معنی ہیں ادیان باطلہ سے اعراض کر کے دین حق کو اختیار کرنے والا۔

امام ابو حنیفہ کے دادا کے حضرت علی ؓ سے گہرے مراسم تھے جب امام ابو حنیفہ کے والد پیدا ہوئے تو وہ انھیں حضرت علی ؓ کی خدمت میں لے کر گئے حضرت علی ؓ نے ثابت اور ان کی اولاد کے لئے دعائے خیر کی۔

آپ کی پیدائش ۸۰ھ میں کوفہ میں ہوئی۔ ابتدائی ورضروری تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ریشمی کپڑے کی تجارت میں مشغول ہو گئے اور اچھی شہرت پائی ۲۰ برس کے بعد امام شعبی کے مشورے سے دوبارہ تحصیل علم میں مصروف ہو گئے۔ ابتداء میں آپ کو علم الکلام ومناظرے سے دلچسپی تھی لیکن جلد ہی اسے ترک کر کے علم حدیث و فقہ کی جانب متوجہ ہوئے اپنے وقت کے نامور فقیہ امام حماد بن ابی سلیمان کے درس میں شرکت کی اپنی تبحر علمی، پختگی عقل اور اصابت رائے کی وجہ سے اپنے معاصرین میں ہمیشہ ممتاز رہے اور امام اعظم کے لقب سے ملقب ہوئے۔ اموی خلفاء نے چاہا کہ آپ کو منصب قضاء پر فائز کیا جائے گا لیکن آپ نے معذرت کر لی جس کے نتیجے میں آپ کو زدو کوب کیا گیا اور قید خانے میں بند رکھا گیا اور وہیں آپ کو زہر دے دیا گیا جس کی وجہ سے آپ کی موت واقع ہو گئی آپ کا انتقال ۱۵۰ ھ میں ۷۰ سال کی عمر میں ہوا۔ آپ کے جنازے میں ۵۰،۰۰۰ سے زائد افراد نے شرکت کی کثرت ازدہام کے سبب آپ کی جنازہ چھ مرتبہ پڑھی گئی۔

آپ بے حد ذہین زیرک تھے عقل و دانائی آپ پر ختم تھی الجھے ہوئے معاملات کی عقدہ کشائی آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھے اس پر سینکڑوں واقعات گواہ ہیں ملا قادری کی تصریح کے مطابق دنیائے اسلام میں دو ثلث سے زائد مسلمان فقہ حنفی کے مقلد ہیں جبکہ ایک ثلث دوسرے آئمہ کرام کے مقلد ہیں اس اعتبار سے بھی لقب امام اعظم کے صحیح مستحق آپ ہی ہیں۔ آپ متعدد اور منفرد خصوصیات کے مالک تھے آپ واحد امام ہیں جو تابعی ہیں۔ آپ کو حضرت انس ؓ بن مالک، عبد اللہ بن اوفی اور دیگر صحابہ کرام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ امام موفق بن احمد مکی نے ابو عبد اللہ بن حفص کے حوالے سے آپ کے ۴۰۰۰ اساتذہ کا ذکر کیا ہے پھر آپ کے شاگردوں کی بھی کثیر تعداد موجود تھی۔ امام اعظم نے حدیثوں کو قبول کرنے کی نہایت کڑی شرائط عائد کیں تھیں۔

ملا علی قادری محمد بن سماعہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ امام اعظم نے ۷۰،۰۰۰ سے زائد احادیث اپنی کتاب 'کتاب الآثار' میں منتخب کیں ہیں۔

درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے:

ا۔حضرت امام ابوحنیفہ کو مزید علم حاصل کرنے کا مشورہ دیا:

(الف) امام عامر شعبی ؒ (ب) امام عاصم کوفی ؒ (ج) امام ابراہیم نخعی ؒ (د) امام حماد بن ابی سلیمان ؒ

1. Who gave the idea to Imam Abu Hanifa to coninue the quest for knowledge.

A. Imam Amir Shabai R.A

B. Imama Asim Kofi R.A

C. Imam Ibraheem Nehfi R.A

D. Imam Hamad Bin Abi Salman R.A

۲۔ حضرت امام ابو حنیفہ کو اللہ تعالیٰ نے شرف عطا کیا:

(الف) صحابی ہونے کا (ب) (تابعی ہونے کا) (ج) تبع تابعی ہونے کا (د) ولی ہونے کا

۳۔حضرت امام ابوحنیفہ سے منسوب کتاب کا نام ہے:

(الف) المبسوط (ب) الزیادات (ج) الجامع الکبیر (د) (کتاب الاآثار)

2. What is the name of Imam Abu Hanifa's book?

A. Al Mubsoot

B. Al Zeyadat

C. Al Jame-al-Kabeer

D. Kitab-al-Asar

۳۔ حضرت امام مالک ؒ:

نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مالک بن انس ؒ۔

تاریخ پیدائش۔۔۔۔۔۹۳ ھجری مدینہ منورہ۔

کنیت۔۔۔۔۔۔۔ابوعبداللہ۔

لقب۔۔۔۔۔۔۔امام دارالھجرۃ

والد کا نام۔۔۔۔۔۔انس بن مالک ؒ۔

وصال۔۔۔۔۔۔۔۱۷۹ ھجری۔

آپ کا نام مالک بن انس ہے، کنیت عبداللہ اور لقب دارالھجرۃ ہے۔

آپ کے پردادا ابوعامر صحابی رسول ﷺ تھے اور غزوہ بدر کے سوا تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے آپ ۹۳ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اجداد یمن سے ہجرت کر کے مدینہ آباد ہوئے۔ آپ مدینہ کے جس گھر میں رہتے تھے وہ گھر حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی رہائش گاہ تھا آپ چونکہ خالص عرب تھے لہٰذا آپ کا حافظہ غضب کا تھا اس بارے میں آپ خود فرماتے ہیں کہ امیں جس چیز کو ایک بار یاد کر لیتا وہ مجھے تمام عمر اسی طرح سے یاد رہتی تھی۔ آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔ ساری عمر کبھی حرم مدینہ میں رفع حاجت نہیں کی ورنہ ہی سواری پر سوار ہو کر چلے صرف حج کرنے مکہ گئے لیکن کبھی مدینے کو نہیں چھوڑا کہ کہیں مدینہ سے باہر موت نہ آجائے آپ نے جب یہ فتویٰ دیا کے زبردستی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے تو اس کے نتیجہ میں اموی خلفا بالخصوص ابو جعفر المنصور نے آپ کو زود و کوب کیا اور ۷۰ کوڑے لگائے لیکن اس کے باوجود آپ نے

زائد اساتذہ اور مشائخ سے اکتساب فیض کیا۔ آپ کے سوائے چھ اساتذہ کے باقی سب کے سب مدنی تھے۔ آپ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ! علم متفرق سینوں میں تھا لیکن وہ تنہا امام مالک کے سینے میں جمع کر دیا گیا۔ آپ کے والد، چچا اور دادا تینوں محدث تھے۔ آپ نے قرآن کریم کی قرات وسند مدینہ کے امام القراء نافع بن عبد الرحمن (متوفی ۱۱۷ھ) سے حاصل کی جن کی قراءت پر آج تمام دنیائے اسلام کی بنیاد ہے۔ نافع بن عبد الرحمن سے اخذ قراءت کی روایت میں خود امام مالک فرماتے ہیں! یہ وہ نافع ہیں جو کے کامل ۳۰ برس تک حضرت عمرؓ کی خدمت میں رہے۔ حضرت امام مالک فرماتے ہیں! جب میں! ابن عمر کی حدیث نافع کی زبان سے سنتا ہوں تو پھر اس کی پرواہ نہیں کرتا ہوں کہ کسی اور سے بھی اس کی تائید سنوں۔ محدثین ایسی روایت کو جو کہ مالک عن نافع عن ابن عمر سے شروع ہو کو سلسلۃ الذہب (سونے کی زنجیر) قرار دیتے ہیں۔

آپ کے تلامذہ کی تعداد ۱۳۰۰ سے زائد بیان کی جاتی ہے۔

اعترافات:

امام شافعی فرماتے ہیں کہ! اگر امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا۔

ابن وہب کہتے ہیں کہ! اگر امام مالک اور امام لیث نہ ہوتے تو ہم گمراہ ہو جاتے۔

امام نسائی کے مطابق! میرے نزدیک تبع تابعین میں امام مالک سے بڑھ کر کوئی عظیم نہیں۔ آپ کا وصال ۱۷۹ھ میں مدینہ میں ہوا۔

موطا:

فن حدیث میں لکھی جانے والی پہلی اور باضابطہ کتاب موطا امام مالک ہے۔ متقدمین اور بالخصوص امام شافعی کا یہ بڑا مشہور قول ہے کے کتاب اللہ کے بعد زمین پر دوسری صحیح کتاب موطا امام مالک ہے جو روئے زمین پر صحیح ترین کتاب ہے۔

امام مالک نے اپنی کتاب خلیفہ منصور عباسی (متوفی ۱۵۷ھ) کے بے حد اصرار پر تصنیف کرنی شروع کی تھی مگر افسوس کے وہ اس کتاب کو اپنی زندگی میں مکمل ہوتے ہوئے نہ دیکھ سکا۔ موطا امام مالک ابتداء میں ایک لاکھ اور بعد میں ۱۰،۰۰۰ احادیث میں سے انتخاب ہے۔ اس کی تالیف کے بعد اس کو مدینہ کے ۷۰ فقہاء کے سامنے پیش کیا۔ ان علماء نے موطا کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا اور اس کے بعد اس کی حمایت کر دی۔ امام مالک نے موطا کی تالیف میں حد درجہ غور و فکر سے کام لیا نیز اس میں ان کی ۴۰ سالہ تحقیق بھی شامل ہے۔

جمہور علماء نے موطا کا شمار طبقات کتب احادیث کے طبقہ اولی میں کیا ہے جب کے طبقہ اولی میں موطا، صحیح بخاری اور صحیح مسلم شمار کی جاتی ہیں اور طبقہ ثانیہ میں جامع ترمذی، سنن ابی داود اور سنن نسائی شامل ہیں اور ان دونوں طبقات کے مجموعے کو صحہ ستہ کہا جاتا ہے۔

امام مالک کی کتاب:

امام مالک کی کتاب کا نام موطا ہے۔ موطا امام مالک کے بارے میں امام شافعی کا یہ بڑا مشہور قول ہے! کتاب اللہ کے بعد زمین پر دوسری صحیح کتاب موطا امام مالک ہے جو روئے زمین پر صحیح ترین کتاب ہے۔

موطا امام مالک ابتداء میں ایک لاکھ اور بعد میں ۱۰،۰۰۰ احادیث میں سے انتخاب ہے۔ اس کی تالیف کے بعد اس کو مدینہ کے ۷۰ فقہاء کے سامنے پیش کیا ان علماء نے موطا کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا اور اس کے بعد اس کی حمایت کر دی۔ امام مالک نے موطا کی تالیف میں حد درجہ غور و فکر سے کام لیا نیز اس میں ان کی ۴۰ سالہ تحقیق بھی شامل ہے، جمہور علماء نے موطا کا شمار طبقات کتب احادیث کے طبقہ اولی میں کیا ہے جب کے طبقہ اولی میں موطا، صحیح بخاری اور صحیح مسلم شمار کی جاتی ہیں اور طبقہ ثانیہ میں جامع ترمذی، سنن ابی داود اور سنن نسائی شامل ہیں اور ان دونوں طبقات کے مجموعے کو صحہ ستہ کہا جاتا ہے۔

امام مالک کی وفات:

امام مالک کی وفات سن ۱۷۹ ہجری میں مدینہ منورہ میں ۸۶ برس کی عمر ہوئی۔ آپ کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔

درست جواب کے سامنے (/) کا نشان لگائیے:

۱۔ حضرت امام مالک کی زندگی میں کوفے میں درس دیتے تھے:

(الف) (امام ابو حنیفہ) (ب) امام شافعی (ج) امام ابو یوسف (د) امام احمد بن حنبل

۲۔ حضرت امام مالک کے شاگردوں میں سے ایک بڑے عالم اور امام تھے:

(الف) (امام شافعی) (ب) امام احمد بن حنبل (ج) امام ابو یوسف (د) امام محمد

۳۔حضرت امام مالک کی مرتب شدہ کتاب کا نام ہے:

(الف) کتاب الا آثار (ب) مسند احمد (ج) الجامع الصغیر (د) (موطا)

۴۔ حضرت امام محمد بن ادریس شافعیؒ:

نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابو عبد اللہ محمد بن ادریس۔

تاریخ پیدائش۔۔۔۔۔ماہ رجب ۱۵۰ ہجری (فلسطین کے شہر غزہ)

والد کا نام۔۔۔۔۔۔ادریس بن العباس۔

وصال۔۔۔۔۔۔۔۲۰۴ ھجری۔

امام شافعی کا پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبد المطلب بن عبد مناف ہے۔ آپ کو یہ شرف حاصل ہے کے ساتویں پشت میں آپ کا سلسلہ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ روایت میں ہے کے آپ کی والدہ کا تعلق قبیلہ ازد سے تھا جو کے یمن کا ایک معزز قبیلہ تھا۔ آپ کے جد امجد 'شافع' اور ان کے والد 'سائب' دونوں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ سائب غزوہ بدر میں اسیر ہوئے اور زر فدیہ ادا کر کے رہا ہوئے اور پھر اسلام قبول کیا آپ غزہ کے مقام پر ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے ابتداء میں شعر و ادب، لغت اور تاریخ عرب کی طرف توجہ دی اس کے بعد تجوید و قراءت اور حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کی سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اور بارہ برس کی عمر میں موطا حفظ کیا پھر امام مالک کی خدمت میں حاظر ہوئے اور اس کی قراءت کی۔ بیس برس کی عمر میں آپ مسند افتاء پر فائز ہوئے آپ نہایت بالغ النظر اور دقیق الفکر عالم تھے۔ مسائل کے استخراج اور استنباط میں ید طولی تھے۔ آپ اپنے زمانے کے نامور ترین مفسر، محدث اور فقیہ تھے۔ اور اسلامی تاریخ تو ایک طرف انسانی تاریخ میں کی صف اول کے چند قانونی دماغوں میں سے آپ ایک تھے۔ اگر انسانی تاریخ کے دس بہترین دماغوں کی فہرست بنائی جائے تو اس میں سے لازماً آپ کا نام لیا جائے گا۔ آپ نے عالم انسانیت کو اصول فقہ کا علم دیا۔ آج دنیا کے ہر قانون میں علم اصول قانون یعنی Jurisprudence پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔ امام شافعی اس دقیق اور عمیق فن کے موجد ہیں۔ آپ کی قابلیت کا اندازہ صرف اسی ایک بات سے لگایا جا سکتا ہے کے آپ نے اصول قانون جیسے غیر معمولی علم کو مدون کر ڈالا۔

حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت امام شافعی شاگرد تھے امام احمد بن حنبل فقیہ، محدث اور نہایت عبادت گزار اور پابند صوم و صلوۃ تھے نیز دین اسلام کے لئے ان کی جد جہد اور خدمات قابل ذکر ہیں وہ خود اپنے بارے میں کہتے ہیں کے گزشتہ ۳۰ سالوں سے میں نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں اپنے استاد امام شافعی کی درازی عمر کی دعا نہ کی ہو۔

امام شافعی کے یوں تو بے شمار اساتذہ تھے لیکن ان میں نمایاں امام محمد بن حسن شیبانی تھے۔ امام محمد بن حسن شیبانی امام ابو حنیفہ کے عظیم القدر شاگرد تھے۔

امام محمد نے امام شافعی کی والدہ سے شادی کر لی اس اعتبار سے وہ آپ کے سوتیلے والد بھی ہوئے۔ امام شافعی نے امام محمد سے متاثر ہو کر کہا کے جو شخص فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ امام ابو حنیفہ کے اصحاب سے استفادہ کرے۔

آپ فرماتے کے اگر میں امام محمد کی کتب کا مطالعہ نہ کرتا تو فقیہ نہ بنتا۔ ابتداء میں آپ امام مالک کے مقلد تھے لیکن بعد میں آپ نے خود اپنے اصول وضع کئے اور ایک نئے مذہب کے بانی کہلائے۔ آپ نے حنفی و مالکی فقہ کے درمیان تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کی۔ جس سے آپ کا مذہب ہر دو مذاہب کے درمیان ایک کڑی کی حیثیت رکھتا ہے آپ کتاب سنت، اجماع اور قیاس یعنی چاروں مصادر سے استنباط کرتے ہیں لیکن حنفیوں کے استحسان و مالکیوں کے مصالح مرسلہ کو تسلیم نہیں کرتے۔

آپ کے اساتذہ اور شیوخ کی تعداد ۸۱ بیان کی جاتی ہے۔ آپ نے تحصیل علم کی خاطر دور دراز کے کئی سفر کئے جن میں صحرائے عرب، یمن، مصر اور عراق شامل ہیں۔

آپ کے تلامذہ (شاگردوں) کی تعداد ۱۰۶ بتائی جاتی ہے۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد ۱۱۳ بیان کی جاتی ہے۔ جن میں کتاب الام، کتاب الرسالہ، مسند امام شافعی، کتاب اختلاف الحدیث، کتاب المبسوط وغیرہم۔ امام شافعی کی روایات کو اصلاً کتاب الام اور کتاب المبسوط میں جمع کیا گیا ہے۔

لیکن جو کتاب امام شافعی کی جامع ہے وہ مسند شافعی کہلاتی ہے۔

اعترافات:

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کے گزشتہ ۳۰ سالوں سے میری زندگی میں کوئی ایسی رات نہیں آئی جس میں، میں نے امام شافعی کے لئے دعا نہ کی ہو۔

امام ابو داود کہتے ہیں کے میں امام احمد بن حنبل کو امام شافعی سے زیادہ کسی اور کی طرف مائل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا بلاشبہ آپ دوسری صدی کے مجدد ہیں۔

آپ کا انتقال ۵۴ برس کی عمر میں ۲۰۴ھ میں مصر کے شہر قرافہ میں ہوا

حضرت امام شافعی کو بچپن سے ہی دو چیزوں کا بہت شوق تھا۔ ا۔ علم کو حاصل کرنا۔ ۲۔ تیراندازی کرنا۔

آپ خود فرماتے ہیں کے میں تیراندازی میں اتنا ماہر تھا کے اگر میرے پاس دس تیر ہوتے تو وہ تمام کے تمام درست نشانے پر لگتے تھے۔ بچپن میں ہی آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا چنانچہ آپ کی والدہ آپ کی تعلیم کے لئے فکرمند رہا کرتیں پھر اللہ کا کرنا یہ ہوا کے آپ جس مدرسے میں پڑھتے تھے استاد جو بھی سبق بچوں کو پڑھاتے آپ اپنے بے مثال حافظے کے سبب اسے فوراً یاد کر لیا کرتے پھر آپ وہ سبق اپنے استاد کی غیر موجودگی میں طلباء کو پڑھاتے تاہم جب استاد کو اس بات کی خبر ہوئی تو وہ یہ جان کر بہت خوش ہوئے اور پھر وہاں سے کوئی فیس نا لیا کرتے اس طرح سے اللہ تعالی نے امام شافعی کی تعلیم کے انتظامات فرمائے، سات سال کی عمر میں آپ قرآن کریم حفظ کر چکے تھے جبکہ موطا امام مالک آپ کو دس برس کی عمر میں معنی کے ساتھ یاد ہو چکی تھی۔ اس کے بعد امام شافعی بڑی پابندی سے علماء کی محافل میں شریک ہوتے اور ان سے حدیث کا علم اور فقہی مسائل کو سیکھ کر یاد کر لیا کرتے تھے۔

حضرت امام شافعی کے استاد امام سفیان بن عنیہ نے مشورہ دیا کے وہ بغداد جائیں اور امام محمد بن حسن شیبانی کی شاگردی اختیار کرتے ہوئے ان سے فقہ کا علم حاصل کریں۔

امام شافعی کے اساتذہ:

امام شافعی نے کئی جلیل القدر اساتذہ سے اکتساب فیض حاصل کیا آپ خود فرماتے ہیں کے میں امام مالک اور امام محمد بن حسن شیبانی کو اپنا استاد مانتا ہوں تاہم آپ نے اپنے وقت کے بڑے بڑے علماء کرام سے اکتساب فیض کیا اور آپ کے اساتذہ میں شامل امام سفیان بن عنیہ بھی شامل ہیں۔

امام شافعی کی تصنیفات:

امام شافعی نے متعدد کتب تصنیف کیں جن میں کتاب الام، الرسالہ، کتاب السنن، اور المسند قابل ذکر ہیں۔

درست جواب کے سامنے (/) کا نشان لگایئے۔

ا۔ حضرت امام شافعی کو شافعی نسب سے بلاتے تھے وہ نسبت ہے:

(الف) عثمان بن شافع سے (ب) (شافع بن سائب سے) (ج) عباس شافعی سے (د) ادریس بن شافع سے

۲۔ حضرت امام شافعی کے والد کی وفات کے بعد ان کی والدہ انھیں لے کر آئیں:

(الف) فلسطین (ب) بصرہ (ج) مدینہ منورہ (د) (مکہ مکرمہ)

۳۔ حضرت امام شافعی کن کے مشہور شاگردوں میں سے تھے:

(الف) حضرت امام جعفر صادق ؒ (ب) حضرت امام ابو حنیفہ ؒ

(ج) (حضرت امام مالک ؒ) (د) حضرت امام محمد بن حسن ؒ

۵۔ امام احمد بن حنبل:

نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل بن ہلال۔

تاریخ پیدائش۔۔۔۔۔۔ ماہ ربیع الاول (بغداد)۔

والد کا نام۔۔۔۔۔۔۔ حنبل بن ہلال۔

وصال۔۔۔۔۔۔۔ ۲۴۱ ھجری۔

آپ کا نام امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل بن ہلال بن اسد اللہ الذہلی الشیبانی المروزی البغدادی ہے۔

آپ ماہ ربیع الاول میں بغداد میں پیدا ہوئے ابتداء میں آپ قاضی یوسف کی مجلس میں جایا کرتے تھے لیکن اسے بعد میں ترک کر دیا سماع حدیث کے سلسلے میں آپ نے کئی سفر کئے جن میں مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، شام، یمن اور جزیرہ شامل ہیں۔ اور علمی اعتبار سے بلند مقام حاصل کیا یہاں تک کہ آپ نے بلند پایہ عادل وضابطہ محدث کی حیثیت سے تمام علمی حلقوں میں شہرت پائی۔

[illegible]

امام احمد بن حنبل فقر وفاقہ میں استغناء کے مالک تھے، زہد و تقوی میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ نہایت غیرت مند انسان تھے۔ بڑے بڑے شیوخ نے یہ چاہا کہ آپ کی مالی مدد کی جائے لیکن آپ نے ان سے کبھی مدد قبول نہیں کی آپ کی پوری زندگی حقوق العباد اور حقوق اللہ میں کی بجاآوری میں گزری۔

عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں کہ اگر کسی کو امام احمد کی تلاش ہوتی تو وہ مسجد، کسی کے جنازے یا کسی بیمار کی عیادت کرتے ہوئے پائے جاتے۔ آپ مستجاب الدعوات بزرگ تھے اور لوگوں کی کثیر تعداد ہر وقت دعا کے لئے آپ کے ارد گرد موجود رہتی۔ امام احمد بن حنبل جتہاد بالرائے سے احتراز کرتے تا اور فقط قرآن و حدیث سے استدلال کرنے میں مشہور تھے اسی وجہ سے بعض علماء نے آپ کو فقط زمرہ محدثین میں شمار کرتے ہوئے 'امیر المومنین فی الحدیث' کے لقب سے یاد کیا ہے مگر اہل سنت کے نزدیک آپ زمرہ مجتہدین میں 'مجتہد مطلق' کے منصب پر فائز چوتھے مذہب کے بانی ہیں نیز زمرہ محدثین میں بھی آپ امتیازی شان کے مالک ہیں۔

ابن قیم جوزی کے بقول آپ کے فقہی مذہب کی بنیاد پانچ اصولوں پر قائم ہے۔

۱۔ قرآن و حدیث سے استدلال۔ ۲۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فتاوی۔ ۳۔ بعض صحابہ کا قول بشرطیکہ وہ قرآن و حدیث کی مطابقت میں ہو۔

۴۔ انتہائی مجبوری کی حالت میں مرسل اور ضعیف احادیث سے استدلال۔ ۵۔ اشد ضرورت کے وقت قیاس۔

اعترافات:

امام ابوداود سجستانی کہتے ہیں! میں نے دو سو ماہرین سے علمی استفادہ کیا لیکن امام احمد بن حنبل کی مثل کوئی نہ دیکھا۔

حافظ ابوزرعہ کہتے ہیں! امام احمد علم و فن میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

سعید بن خلیل کہتے ہیں! امام احمد اگر بنی اسرائیل میں ہوتے تو بلا شبہ ایک معجزہ کہلاتے۔

آپ نے ۷۷ سال کی عمر میں ۲۴۱ھ میں وفات پائی آپ کے جنازے میں کم و بیش آٹھ لاکھ مرد و عورتوں نے شرکت کی۔

مسند احمد:

امام احمد بن حنبل نے جمع احادیث کا کام ۱۸۰ھ میں شروع کیا جو کے تادم مرگ جاری رہا مسند احمد، اٹھارہ مسندوں کا مجموعہ ہے۔

جن میں سب سے پہلے عشرہ مبشرہ کے مسانید ہیں اپنی مسند کے حوالے سے آپ خود فرماتے ہیں کے اس کتاب کا معیار اور مرجع قرار دیا جائے اور جو حدیث اس میں نہ ہو اس کو غیر معتبر سمجھا جائے۔

حضرت امام احمد بن حنبل کی دینی خدمات:

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے بغداد، کوفہ، بصرہ، مکہ مدینہ، یمن اور شام کے بڑے بڑے علماء کرام سے کسب فیض کیا۔ آپ کا حافظہ نہایت با کمال تھا۔ آپ کو دس لاکھ سے زیادہ حدیثیں یاد تھیں اس کے ساتھ ساتھ آپ نے فتوی نویسی اور فقہ اسلامی کا بھی نہایت گہرائی سے مطالعہ کیا آپ فارسی زبان سے بھی واقف تھے اس کے علاوہ آپ سفر میں بھی علم کو حاصل کرتے رہتے۔ آپ کی مشہور حدیث کی کتاب کا نام المسند ہے جبکہ کتاب زہد، کتاب تاریخ ور کتاب التفسیر بھی آپ نے تصنیف فرمائی ہے۔

امام احمد حنبلؒ کو تحصیل علم کا بہت شوق تھا چنانچہ آپ نے علم کے حصول کے لئے کئی دور دراز کے سفر بھی اختیار کئے جن میں بغداد، کوفہ، بصرہ، مکہ مدینہ، یمن اور شام شامل ہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے اخلاق اور اوصاف:

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نہایت متقی، پرہیز گار، عبادت گزار، صبر، شاکر، ذاکر، سخی ور حلیم الطبع تھے۔ آپ نہایت باوقار شخصیت کے مالک تھے آپ اللہ کی مخلوق پر نہایت مہربان اور ان کے لئے بے حد مدرد تھے۔ آپ طبعاً علم دین کی طرف متوجہ تھے اور ساری عمر درس و تدریس سے وابستہ رہے آپ نہایت اونچے پایہ کے محدث، مجتہد اور فقیہ تھے اس کے ساتھ ساتھ آپ نہایت قوی حافظے کے مالک تھے اور آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً دس لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں۔ آپ کو تصنیف و تالیف کا بھی شوق تھا چنانچہ آپ نے کئی دینی کتب بھی تصنیف کیں۔

درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو احادیث یاد تھیں:

(الف) دس ہزار (ب) پچاس ہزار (ج) ایک لاکھ (د) (دس لاکھ)

۲۔ حضرت امام احمد بن حنبل کی تصنیف ہیں:

(الف) کتاب الام (ب) الموطا (ج) (المسند) (د) کتاب الآثار ۔

---ختم شد---